عمران سیریز
ناوا شنگو
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز

ناواشنگو

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ------ اشرف قریشی
[illegible] ------ یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
طابع ------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------ [illegible] روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ [illegible] آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ایک ایسا ایڈونچر ناول ہے جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سروں پر قدم قدم پر موت کے سائے رینگتے رہے ہیں۔ اجنبی اور پُراسرار جنگلات میں ایک ایسا ہولناک کھیل کھیلا جا رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی باوجود انتہائی کوششوں کے چند قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتے تھے۔ اس ناول کا ایک ایک لفظ یقیناً آپ کو سحر زدہ کر دے گا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے معیار پر ضرور پورا اترے گا۔ آئیے اب اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

شہداد پور سے محمد احمد اور ندیم صادق صاحبان لکھتے ہیں:۔ آپ کے تازہ ترین ناولوں نے ہمیں اس قدر متاثر کیا ہے کہ ہم خط لکھنے پر مجبور ہو گئے۔ آخر آپ اس قدر دلچسپ انوکھے اور منفرد ناول کس طرح لکھ لیتے ہیں۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ آپ اسی طرح دلچسپ اور منفرد ناول لکھتے رہیں۔

محمد احمد اور ندیم صادق صاحبان! خط لکھنے کا بیحد شکریہ۔ جہاں تک ناول کس طرح لکھنے کا تعلق ہے تو یہ بات ایسے ہی ہے جیسے کسی شاعر سے پوچھا جائے کہ آپ شعر کیسے کہہ لیتے

ہیں۔ تخلیق منجانب اللہ ہوتی ہے اور یہ اسی کا کرم ہوتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے اس بے پایاں کرم کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ صلاحیت عطا کی ہے۔ آپ کی دعاؤں کے لئے بھی بے حد مشکور ہوں۔

کبروڑ پکا سے عطاء الرحمٰن خان لکھتے ہیں :۔ آپ کے ناول انگلش فلموں سے کہیں زیادہ دلچسپ انوکھے اور منفرد ہوتے ہیں۔ لیکن اگر آپ کے ناولوں کو فلمایا جائے تو یقیناً یہ فلمیں انگلش فلموں سے کہیں زیادہ دلچسپ ثابت ہوں گی لیکن فلم بننے سے پہلے آپ سے ایک فرمائش ہے کہ آپ ٹائیٹل پر عمران' جولیا' اور دوسرے کرداروں کی تصاویر ضرور شائع کریں تاکہ جو بھی فلمساز آپ کے ناولوں پر فلمیں بنائے اسے کرداروں کا انتخاب کرتے وقت کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس تجویز پر ضرور عمل کریں گے۔

عطاء الرحمٰن خان صاحب ! آپ کی تجویز سر آنکھوں پر' لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کی اصلی تصویریں شائع ہونے کے بعد ظاہر ہے انہیں سیکرٹ سروس سے فارغ ہی ہونا پڑے گا کیونکہ پھر سیکرٹ والا معاملہ تو بہر حال ختم ہو جائے گا۔ اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ تصویریں شائع ہونی چاہئیں یا نہیں۔ باقی رہی میرے ناولوں پر فلمیں بننے کی بات تو میرے خیال میں ناول پڑھنے کے بعد اس کی فلم دیکھنے کی ضرورت ہی آپ کو محسوس نہ ہو گی' کیونکہ اچھا ناول تو وہی کہلا سکتا ہے جو ساتھ ساتھ آپ کے ذہن میں سچویشن کا منظر بھی اس طرح پیدا کر دے جیسے آپ پڑھنے کی بجائے اس منظر کو دیکھ رہے ہوں۔ شاید فلم بنانے والے وہ حقیقی منظر پیدا نہ کر سکیں جو ناول پڑھتے وقت آپ کے ذہن میں اجاگر ہوتا ہے اور پھر آپ یہ کہنا شروع کر دیں کہ فلم میں تو وہ لطف نہیں آتا۔ ویسے بھی آپ جن مشہور ناولوں پر مبنی فلمیں دیکھتے ہیں، اگر آپ فلم دیکھنے سے پہلے وہ ناول پڑھ لیں تو آپ یقیناً اس فیصلے پر پہنچیں گے کہ اگر اس پر فلم نہ بنتی تو بہتر تھا۔

گورنمنٹ کالج آف کامرس سیالکوٹ سے محمد خلیل چوہان لکھتے ہیں :۔ آپ کے ناول بے حد پسند آتے ہیں لیکن میں نے ایک بات کی کمی محسوس کی ہے کہ اب عمران کا مزاح آہستہ آہستہ کم ہوتا جا رہا ہے اس پر ضرور توجہ دیں۔

محمد خلیل چوہان صاحب ! ناولوں کی پسندیدگی کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ دراصل عمران کے سامنے اب کمبخت ہی اس قدر تیز رفتار آتے ہیں کہ اس کے لئے مزاح کا وقت نکالنا ہی مشکل ہو جاتا ہے بہر حال جہاں اس کا داؤ لگتا ہے وہ چوکتا تو نہیں ہے۔ دعا کریں کہ آئندہ سست رفتار مجرم ہی عمران سے ٹکرائیں تاکہ اسے مزاح کا زیادہ سے زیادہ وقت ملتا رہے لیکن پھر آپ کو ہی شکایت پیدا ہو جائے گی کہ یہ کیسے مجرم ہیں جن میں تیزی اور پھرتی نام کو بھی نہیں۔ بس مذاق مذاق میں ناول ختم ہو گیا۔ فیصلہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

پرانی جہلم ضلع گجرات سے عبدالرشید ناز صاحب لکھتے ہیں :۔ مجھے عمران سے یہ شکایت ہے کہ وہ اب بوڑھا ہوتا جا رہا ہے کیونکہ

وہ اپنی بہت سی عادتیں بھول گیا ہے یعنی چیونگم چبانا اور خس کم جہاں پاک والا فقرہ استعمال کرنا۔

عبدالرشید ناز صاحب ! جو خصوصیات آپ نے حوالوں کیلئے لکھی ہیں وہ واقعی بیحد دلچسپ ہیں لیکن یہ خصوصیات تو بوڑھوں میں بھی ہوسکتی ہیں اصلی نہ سہی نقلی بتیسی سے بھی چیونگم چبائی جاسکتی ہے اور خس کم وجہاں پاک والے محاورے کا استعمال تو سب سے آسان بات ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر شاید بوڑھا آپ کسی کو بھی نہ کہہ سکیں گے۔ رہا عمران کے بوڑھا ہونے کا مسئلہ تو بڑھاپا دراصل نفسیاتی کیفیت کا بات ہوتی ہے۔ جن کے دل جوان ہوتے ہیں وہ بوڑھے ہو کر بھی بوڑھے نہیں ہوسکتے اور عمران کے دل سے تو آپ واقف ہی ہوں گے

پشاور شہر سے فواد احمد لکھتے ہیں ! آپ کی تصویر ہم پچیس سال سے دیکھ رہے ہیں اور تصویر سے جو عمر آپ کی نظر آتی ہے اس لحاظ سے آپ کی عمر اب کم از کم ستر اسی سال کے قریب ہو گی۔ کیا آپ کی عمر واقعی اتنی ہو گی۔

فواد احمد صاحب ! آپ نے تصویر دیکھ کر میری عمر کا جو اندازہ لگا ہے وہ اس لئے غلط ہوگیا ہے کہ آپ نے اس میں تصویر کے بعد کے سال شامل کر دیئے ہیں حالانکہ یہ تصویر جب میں نے کھینچوائی تھی تو فوٹوگرافر نے کہا تھا کہ کیمرے میں یقیناً کوئی گڑبڑ ہوگئی ہے اور آپ کی یہ تصویر تو پچیس سال بعد کی لگتی ہے۔ اب عمر کا فیصلہ آپ خود کر لیجئے۔

مجھے اب اجازت دیجئے

والسلام منظہر کلیم ایم اے

عمران باتھ روم سے نکل کر ابھی ناشتے کے لئے بیٹھا ہی تھا کہ پاس رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر ایک نظر فون کو دیکھا اور پھر منہ بناتے ہوئے اس نے رسیور اٹھالیا۔

" سوری ــــــ رعائتی نرخ والی کال کا وقت ختم ہوگیا ہے۔ اب پورا چارج ہو گا "ــــــ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" سلیمان ـــ جلدی ناشتہ لے کر پہنچو ورنہ یہ سائرن مجھے اطمینان سے ناشتہ بھی نہ کرنے دے گا "ــــــ عمران نے اونچے لہجے میں کہا۔

" ابھی میرا ناشتہ تیار ہو رہا ہے اور میں آپ سے بھی زیادہ اطمینان سے ناشتہ

کرنے کا قائل ہوں۔ میں جب اطمینان سے ناشتہ کرلوں گا اس کے بعد آپ کا ناشتہ تیار ہو گا ابھی آپ دو تین گھنٹے سو سکتے ہیں"۔۔۔۔ کچن سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ارے پتہ ہے ۔۔۔ سات بج چکے ہیں ۔۔۔ اور طبی اصولوں کے تحت یہ ناشتے کا صحیح وقت ہے ۔۔۔ زبدۃ الحکما حکیم جالینوس نے اپنی کتاب میں ناشتے کا یہی وقت لکھا ہے"۔۔۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کے علاوہ بھی دنیا میں پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں جنہوں نے کبھی یہی وقت پڑھا ہے لیکن اپنے لئے ۔۔۔ آپ کے لئے نہیں"۔۔۔۔ سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"اچھا حکیم ہے سب کو ایک ہی نسخہ لکھ کر دے دیتا ہے ۔۔۔۔ تمہارے لئے تو اسے خاص طور پر دس بجے کا وقت لکھنا چاہیئے تھا ٹھیک ہے۔ اب میں خود کتاب لکھوں گا جس میں باورچیوں کے لئے ناشتہ ممنوع قرار دے دیا جائے گا"۔۔۔ عمران نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"جب آپ کی کتاب کوئی پڑھے گا تو اسے پتہ بھی چلے گا جس طرح کی کتاب آپ نے لکھنی ہے اس کی تو پڑیاں ہی بنیں گی"۔۔۔۔ سلیمان نے ترت جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"کیا آپ نے حکیم جالینوس کی کتاب نہیں پڑھی کہ یہ وقت ناشتہ

کا ہوتا ہے ٹیلیفون کرنے یا سننے کا نہیں ہوتا"۔۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی تلخ لہجے میں کہا۔

"سوری۔ کیا آپ علی عمران بول رہے ہیں"۔۔۔۔ ایک نامانوس سی نسوانی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"ویری سوری۔ میں علی عمران ہی بول رہا ہوں ۔۔۔ لیکن آپ میری ہمت کی داد تو دے سکتی ہیں کہ ناشتہ کئے بغیر بول رہا ہوں حالانکہ زبدۃ الحکما کا قول ہے کہ ناشتے کے بغیر بولنا اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہوتا ہے کیونکہ رات کا کھانا تو رات سے پہلے ہی ہضم ہو جاتا ہے اور کھانا بھی کیا ہوتا ہے ۔۔۔ بس برائے نام ہی ہوتا ہے ۔۔۔ دس بارہ چپاتیاں ۔۔۔ ایک ڈونگہ قورمہ ۔۔۔ ایک ڈونگہ جلفرازی ۔۔۔ دو مرغ مسلم ۔۔۔ کچھ سلاد ۔۔۔ اور کچھ اچار اب آپ خود ہی سوچ لیجئے ۔۔۔ کہ یہ کھانا کب تک کام آسکتا ہے ۔۔۔ بلکہ اسے کھانا کہنا بھی کھانے کی توہین ہے ۔۔۔ اس کے باوجود میں بول رہا ہوں ۔۔۔ ویسے ایک بات ہے کہ ماشاء اللہ آپ کی آواز میرے اعصاب کے لئے اس قدر قوت بخش ہے کہ سلیمان کا حریرہ مقوی اعصاب بھی اس قدر مقوی نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل رہی تھی۔

"میرا نام مس مورتی ہے اور اپنے باورچی کو کہہ دیجئے کہ میرے لئے بھی ناشتہ تیار کرلے ۔۔۔ کیونکہ میں نے بھی رات کا کھانا نہیں کھایا اس کے باوجود میں بول رہی ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے جواب دیا گیا۔

"موتی اوہ تو اب مورتیاں میرا مطلب ہے مجسمے بھی کہ ناشتہ کرنے لگے ہیں۔ اوہ میں بھی سوچتا تھا کہ آخر ملک میں اتنی فصلیں ہوتی ہیں لیکن ہر چیز کا قحط کیوں پڑ جاتا ہے ____ اور سلیمان ہر وقت رونا کیوں روتا رہتا ہے کہ یہ نہیں ہے، وہ نہیں ہے...... ارے ارے پوری بات تو سن لیجیے" عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا کیونکہ دوسری طرف رسیور رکھا جا چکا تھا۔

"سلیمان جناب سلیمان صاحب اور نہ دو ناشتہ مجھے۔ ایک مورتی بھی آرہی ہے ناشتہ کرنے "____ عمران نے بڑا سا منہ بنا کر رسیور رکھتے ہوئے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"جب آپ کو ملے گا تو اس میں سے اُسے بھی حصہ دے گا ____ فی الحال تو میں ناشتہ شروع کرنے والا ہوں اور پلیز کرتے ہوئے مجھے ڈسٹرب نہ کیجیے گا"____ سلیمان کی آواز دی اور عمران بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ دراصل وہ اس پوز میں بیٹھا اس محترمہ مورتی کے بارے میں سوچ رہا تھا ____ آواز قطعی نامانوس تھی۔ لیکن یہ محترمہ اس طرح بات کر رہی تھی جیسے پچھلے جنم سے واقف ہو۔ سوچتے سوچتے جب کچھ سمجھ میں اس کا کوئی خدوخال یا ربط نہ آیا تو عمران نے تنگ آکر سوچنا ہی چھوڑ دیا۔

اُسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"یہ لیجیے میں اپنا ناشتہ آپ کو دے رہا ہوں ____ آپ

دکریں گے اب مجھے آپ والا ناشتہ زہر مار کرنے پڑے گا"____ سلیمان نے سامان ٹرالی سے اُٹھا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ ناشتہ ہے ____ تم ایسا ناشتہ کرتے ہو ____ آدھا انڈہ، ایک پیالی چائے"____ عمران نے حیران ہو کر کہا ____ کیونکہ تھی میز پر آدھا اُبلا ہوا انڈہ اور ایک پیالی چائے ہی سلیمان نے رکھی تھی۔

"تو ایک غریب آدمی کا باورچی اور ناشتے میں کیا کھا سکتا ہے"____ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری سیڈ ____ اوہ یہ تو بہت سنگین معاملہ ہے ____ تم مجھے تو اتنا بھرپور ناشتہ دیتے ہو اور خود یہ چڑیوں جیسا ناشتہ کرتے ہو ____ تم نے آج تک بتایا ہی نہیں ____ اماں بی کہتی ہیں جو خود کھاؤ وہی اپنے ساتھی کو بھی کھلاؤ"____ عمران نے بڑے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑی بیگم صاحبہ نے یہ نصیحت آپ کو کی ہوگی ____ آپ ضرور اس پر عمل کریں ____ میرے لیے انہوں نے دوسری نصیحت فرمائی ہے کہ جو بچ جائے وہ ساتھی کو دے دیا کرو ____ اس لیے مجبوری ہے۔ بابا یہی کچھ ہے"____ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کُک کُک کیا مطلب یعنی بچ گیا ہے"____ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجبوری ہے ____ آدھا درجن انڈے ____ تین قیمہ بھرے پراٹھے ____ دو بڑی ٹکیاں مارجرین اور دو گلاس شہد ملے دودھ کے

بعد بھی کچھ بچ سکتا ہے وہی لے آیا ہوں" ـــــ سلیمان نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ میں بھی حیران تھا کہ آدھا اُبلا ہوا انڈہ اور ایک پیالی چائے سے اگر تم پہ روز بروز جوانی آتی جا رہی ہے تو پھر مجھے تو فاقہ ہی کرنا پڑے گا" ـــــ عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"اپنے اپنے نصیب کی بات ہے جناب بزرگ کہتے ہیں ہر کوئی اپنے مقدر کا کھاتا ہے دوسرے کا گال سرخ دیکھ کر اپنے مُنہ پہ تھپڑ نہیں مارنا چاہیئے ـــــ ویسے ٹرالی کے نچلے خانے میں بھی کچھ بچ گیا ہے بزرگ کہتے ہیں اپنے کھانے میں سے مسکینوں، غریبوں کا حصّہ بھی نکالنا چاہیئے ـــــ چنانچہ وہ حصّہ بھی پڑا ہے" ـــــ سلیمان نے دروازہ کراس کرتے ہوئے کہا اور غائب ہو گیا۔

"یہ بزرگ بھی ساری باتیں باورچیوں کو بتاتے رہتے ہیں" ـــــ عمران نے مُنہ بناتے ہوئے کہا اور اس نے ٹرالی کو گھسیٹ کر اپنی طرف کیا تو نچلی ٹرے میں واقعی اس کا بھرپور ناشتہ موجود تھا عمران نے ناشتہ اٹھا کر میز پہ رکھا اور وہ آدھا انڈہ اور پیالی چائے اٹھا کر ٹرالی کی نچلی ٹرے میں رکھی اور ناشتہ شروع کرتے ہی لگا تو کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"ارے سلیمان دیکھنا کوئی تمہاری طرح کا غریب مسکین تو نہیں آ گیا ناشتے میں سے حصّہ لینے" ـــــ عمران نے اونچی آواز میں کہا ـــــ اور جلدی جلدی ناشتے میں مصروف ہو گیا ـــــ اسی لمحے کال بیل دوبارہ

بجی اور اس بار تو مسلسل ہی بجتی چلی گئی۔ شاید کال بیل بجانے والے نے جھنجھلا کر بٹن سے انگلی ہٹانے کی قسم کھالی تھی۔ عمران نے کوئی توجہ نہ دی اور کان لپیٹے ناشتے میں مصروف رہا۔

"کون بدتمیز ہے ـــــ جسے بزرگوں نے آداب نہیں سکھائے" ـــــ سلیمان کی غصیلی آواز سنائی دی اور پھر اس کے تیز تیز قدموں کی آواز بیرونی دروازے کی طرف جاتی سنائی دی۔ وہ غصے میں مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔

"ارے چھری تلے دم لو کیا آگ زیادہ تیز ہو گئی ہے نیچے" ـــــ سلیمان نے دروازے کے قریب جا کر انتہائی غصیلے انداز میں خالص باورچیوں والا محاورہ بولتے ہوئے کہا اور عمران ناشتہ کرتے کرتے بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ عمران صاحب ہیں ویسے شکل وصورت سے تو مجھے عمران کی بجائے اس کے دادا جان لگ رہے ہیں ـــــ کیونکہ مجھے تو یہی بتایا گیا ہے کہ عمران صاحب بڑے وجیہہ خوبصورت ـــــ اور نوجوان آدمی ہیں" ـــــ اسی لمحے مترنم سی آواز دروازہ کھلتے ہی سنائی دی اور عمران چونک پڑا ـــــ وہ اب تک اس کے نہ آنے سے یہی سمجھے بیٹھا تھا کہ کسی نے رانگ نمبر ڈائل کیا ہے اور عمران کم یہ فقرہ سننے کے بعد شرارتاً یہ ناشتے والا فقرہ کہہ دیا ہے ـــــ لیکن یہ رانگ نمبر تو فلیٹ کے دروازے تک آ پہنچا تھا۔

"جی میں عمران صاحب کا پوتا ہوں" ـــــ سلیمان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کو اتنی زور کی ہنسی

آئی کر اُسے اچھو سا لگ گیا۔

"اوہ تو عمران دادا بھی بن چکا ہے ۔۔۔ میرے خیال میں پیدا ہونے سے پہلے ہی شادی ہو گئی ہو گی اس کی" ۔۔۔ اس لڑکی نے بھی بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور عمران کے کان یہ فقرہ سُنتے ہی کھڑے ہو گئے کیونکہ یہ فقرہ بتا رہا تھا کہ یہ محترمہ مس موتی خاصی ستم ظریف واقع ہوئی ہیں۔

"اب یہ آپ کا اپنا قصور ہے کہ آپ نے آنے میں دیر کر دی اب تو میں ہی خدمت بجا لا سکتا ہوں" ۔۔۔ سلیمان بھلا کسی سے کم تو نہ تھا۔

"اچھا تو ایک سو چھ نمبر یاد رکھیے گا۔ ہو سکتا ہے کہ قرعہ فال آپ کے ہی نام نکل آئے" ۔۔۔ مس موتی نے بھی تُرت جواب دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"ارے ایک سو سات نمبر تک تو پہنچنے دو اسے ۔۔۔ قرعہ اندازی ہی تو ہونی ہے" ۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"جائیے محترمہ میں جانتا ہوں کہ آپ کی قسمت میں ایک سو سات ہی لکھا ہوا ہے" ۔۔۔ سلیمان نے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا اور عمران مُسکرا دیا۔

"سات تو لکی نمبر ہوتا ہے" ۔۔۔ مس موتی نے کہا اور پھر تیز تیز قدموں کی آواز راہداری میں اُبھرنے لگی۔

"اچھا تو باوجود کہنے کے آپ نے اکیلے ہی ناشتہ شروع کر دیا" ۔۔۔ دروازے میں سے غصیلی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے میں ناشتہ تو نہیں کر رہا ۔۔۔ یہ تو ناشتے کی ریہرسل ہو رہی ہے ۔۔۔ تشریف لائیے ۔۔۔ آپ کے لئے ٹرالی کی نچلی ٹرے میں سامان ناشتہ موجود ہے ۔۔۔ یہ اور بات ہے کہ انڈہ اب سخت ہو کر شُتر مُرغ کا بن چکا ہو گا اور چائے شربت کوفت جان میں بدل چُکی ہو گی۔ بہرحال جو کچھ ہے حاضر ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کے یہاں مُرغ انڈے دیا کرتے ہیں۔ واہ کیا انوکھا ملک ہے ۔۔۔ آپ کے بطن سے کتنے بچے ہو چُکے ہیں" ۔۔۔ مس موتی نے مُسکراتے ہوئے کہا اور سامنے والے صوفے پر آ کر بیٹھ گئی۔ اُس نے شُتر مُرغ کے مُرغ کو بڑے خوبصورت انداز میں استعمال کیا تھا ۔۔۔ اور عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پہنچ گیا ۔۔۔ کیونکہ مس موتی کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے بھی دو جوتے آگے ہی ہے۔

"اوہ ۔۔۔ میری بطن سے نہیں بلکہ سر سے پیدا ہوتے ہیں بچے ۔۔۔ پھر تو عقلی بچے ہوتے لیکن ایک بات ہے ۔۔۔ عقل تو چلی گئی بچوں میں باقی کیا بچا" ۔۔۔ مس موتی نے عمران کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہی فوراً کہا اور عمران مُسکرا دیا ۔۔۔ مس موتی واقعی خاصی تیز جا رہی تھی۔

"باقی ظاہر ہے صُورت ہی بچ سکتی ہے ۔۔۔ اور مزید ایک دو دن کے بعد صورت بھی مس موتی میں تبدیل ہو گئی ہو گی ۔۔۔ لیکن آپ کی گنتی تو شاید سینکڑوں میں چل رہی تھی ۔۔۔ ایسی صورت میں تو مس موتی کی بجائے بدصورتی زیادہ بہتر رہے گی" ۔۔۔ عمران بھلا کب باز رہنے والا تھا ۔۔۔ اور اس بار مس موتی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"آپ کا یہ خوبصورت جواب بتا رہا ہے کہ آپ واقعی علی عمران ہیں یہ لیجئے کارڈ" ___ مس موری نے اپنے ہینڈ بیگ سے ایک سُرخ رنگ کا کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو کارڈ اب بانٹے جا رہے ہیں اور سینکڑے کارڈ سے پہلے ہی پورے ہو گئے ہیں واہ پھر تو یقیناً ہزاروں میں جائے گا" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مس موری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اب بس بھی کیجئے بہت ہو گئی ہے ___ مجھے دراصل یہی بتایا گیا تھا کہ آپ مذاق کرنے میں بے حد تیز ہیں اور یہی آپ کی خاص نشانی ہے اس لئے مجھے ایسے فقرے کہنے پڑے" ___ مس موری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یعنی ابھی سے بس ابھی تو آپ نے کارڈ ہی دیا ہے ___ کارڈ کے بعد کے مراحل تو کارڈ بانٹنے کے بعد ہی طے ہوتے ہیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کارڈ اٹھا لیا۔

"آپ کے لئے ناشتہ لے آؤں" ___ اسی لمحے سلیمان نے دروازے پر آ کر خاصے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ شکریہ میں ناشتہ کر آئی ہوں" ___ مس موری نے مسکرا کر کہا اور سلیمان نے خاموشی سے ناشتے کے برتن سمیٹنے شروع کر دیئے مس موری نایالی لڑکی تھی۔ اس کا رنگ گہرا سانولا تھا ___ لیکن اس گہرے سانولے رنگ میں بھی ایک عجیب سی کشش تھی ___ اس نے جینز اور بُشش کوٹ پہنا ہوا تھا ___ اس کے اخروٹی رنگ کے بال اس کے شانوں تک بڑے نفیس انداز میں ترشے ہوئے تھے

کانوں میں سُرخ رنگ کے ٹاپس تھے ___ لیکن وہ جس روانی سے پاکیشیا کی مقامی زبان بول رہی تھی ___ اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ طویل عرصے سے پاکیشیا میں رہ رہی ہے ___ کارڈ پر صرف ایک نمبر لکھا ہوا تھا ___ اور اس کے نیچے کسی کے دستخط تھے ___ عمران نے اُلٹ پلٹ کر کارڈ کو دیکھا لیکن اس نمبر اور دستخطوں کے علاوہ اس کارڈ پر اور کچھ درج نہ تھا ___ عمران غور سے دستخط کو دیکھنے لگا ___ لیکن اُسے قطعاً یاد نہ آ رہا تھا کہ یہ کن صاحب یا صاحبہ کے دستخط ہیں۔

"آپ کی طرح آپ کے دستخط بھی بے حد خوبصورت ہیں لیکن یہ نمبر تو خاصا طویل ہے ___ اس نمبر تک پہنچتے پہنچتے تو میں واقعی دادا جان بن چکا ہوں گا" ___ عمران نے مُسکرا کر کارڈ واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا اور مس موری ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ دادا جان بن جانے کے باوجود قابل قبول ہو سکتے ہیں ___ بہر حال یہ نمبر نایال سیکرٹ سروس کے چیف وکرم کا اور یہ دستخط بھی انہی کے ہیں ___ اور میں اُن کی ٹیم کی ایک رُکن ہوں" مس موری نے ہنستے ہوئے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا ___ لیکن عمران وکرم کا نام سُن کر چونک پڑا ___ اس نے جلدی سے کارڈ دوبارہ اٹھایا اور دستخطوں کو غور سے دیکھنے لگا۔

"یعنی وکرم نے نیا اکاؤنٹ کھول لیا ہے ___ خاصا فارورڈ جا رہا ہے" ___ عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"نیا اکاؤنٹ کیا مطلب" ___ اس بار مس موری نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔

"ہمارے ہاں جب ٹیکس بچانے کے لئے کوئی نیا اکاؤنٹ کھولا جاتا ہے تو دستخط تبدیل کر دیئے جاتے ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا اور مس مورتی اس بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ تو چیف کے دستخط پہلے اور تھے ـــــ اس لئے آپ انہیں پہچان نہیں سکے" مس مورتی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اُسے دراصل نئے سے نئے دستخط بنانے کا بڑا شوق تھا ـــــ اور انہی دستخطوں کی تبدیلی نے اُسے ایک بار مشکل میں ڈال دیا تھا ـــــ اس کے والد نے جب آکسفورڈ یونیورسٹی میں اس کے بنک اکاؤنٹ میں خرچہ بھیجا تو اس وقت تک وکرم وہ دستخط ہی بھول چکا تھا ـــ جو اس نے اکاؤنٹ کھلاتے وقت کئے تھے چنانچہ اس نے بڑے اطمینان سے تازہ ترین دستخط کر کے چیک بھجوا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بنک والوں نے اُسے جعلی دستخط کرنے پر قانونی نوٹس دے دیا ـــــ بڑی مشکل سے معاملہ رفع دفع ہوا لیکن یہ معاملہ رفع دفع ہونے تک اس کے فاقے شروع ہو گئے تھے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو کیسے معلوم ہو گیا ـــــ کیا آپ آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھتے رہے ہیں" ـــــ مس مورتی نے بے حد حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے کہاں ہماری ایسی قسمت کہاں کہ ہم آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھ سکیں۔ وہاں تو وکرم جیسے پرنس ہی پڑھ سکتے ہیں ـــــ میں تو وہاں جوتے مارنے پر مامور تھا" ـــــ عمران نے کہا۔

"جوتے مارنے پر کیا مطلب" ـــــ مس مورتی اور زیادہ حیران ہو گئی۔

"جی اتنی بڑی پوسٹ نہیں تھی کہ آپ کو حیران ہونا پڑے ـــــ جو طالب علم ٹیسٹ میں فیل ہو جاتا اُسے جوتے مارنے کے لئے مجھے تعینات کیا گیا تھا ـــــ اور آپ کے ان چیف صاحب کے سر کے بال تو پہلے ہی سال میں اُڑ گئے تھے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایک بار پھر مس مورتی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ بالکل ویسے ہی ہیں جیسا چیف نے بتایا تھا ـــــ وہ تو مجھے بھیج ہی نہ رہے تھے کہتے تھے کہ تم اس سے ملنے کے بعد واپس ہی نہ آؤ گی لیکن میں نے ضد کی تو مجبوراً انہوں نے مجھے بھیجا ـــــ اور واقعی آپ سے ملنے کے بعد واپس جانے کو جی نہیں چاہتا" ـــــ مس مورتی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تو ٹیسٹ میں اوّل نمبر پاس ہو رہا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور مس مورتی اتنے زور سے ہنسی کہ کمرہ اس کی مترنم ہنسی سے گونج اٹھا۔

"آپ بے فکر رہیں آپ فیل بھی ہو جائیں تب بھی مجھ میں یہ جرأت نہیں کہ میں آپ کے سر کے بال اُڑا سکوں" ـــــ مس مورتی نے ہنستے ہوئے بڑے خوبصورت انداز میں بات کی تو عمران بھی مسکرا دیا۔

"اچھا اب یہ وکرم صاحب ناپالی سیکرٹ سروس کے چیف ہیں اور یہ ان کا فون نمبر ہے اور نیچے ان کے تازہ ترین دستخط ہیں ـــــ پھر" ...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ کہ آپ انہیں فون کریں اور اُن سے بات کریں" ـــــ مس مورتی

نے مُسکراتے ہوئے کہا اُسی لمحے سلیمان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں کافی کی ایک خوبصورت اور نفیس سی پیالی موجود تھی۔ اس نے کافی کی پیالی مس مورتی کے سامنے رکھ دی۔

"اوہ شکریہ" ۔۔۔ مس مورتی نے مُسکراتے ہوئے کہا ۔۔ اور سلیمان مُسکراتا ہوا واپس مُڑنے لگا۔

"سلیمان ٹیلیفون کا بل کتنا آیا ہے اس مہینے" ۔۔۔ عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس مہینے ۔۔ پچھلے کئی مہینوں سے نہیں آیا" ۔۔۔ سلیمان نے مڑ کر مُنہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تم تو ہر مہینے مجھ سے بل وصول کر لیتے ہو" ۔۔۔ عمران نے آنکھیں نکال کر پوچھا۔

"وہ تو میں اپنے فون کا بل وصول کرتا ہوں آخر آپ بھی تو کال اُسی فون پہ سنتے ہیں ۔۔ اس لئے سُننے کا ٹیکس تو آپ کو ہی دینا چاہیئے" ۔۔۔ سلیمان نے کہا اور واپس مُڑ گیا مس مورتی بڑی دلچسپ نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی ۔۔ ساتھ ساتھ وہ بڑے اطمینان سے کافی کی چسکیاں لے رہی تھی۔

"آپ نے سُن لیا مس مورتی" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری میرے پاس سننے کا ٹیکس دینے کی رقم نہیں ہے" ۔۔ مس مورتی نے مُسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا مس مورتی واقعی بے حد ذہین اور حاضر جواب لڑکی تھی۔

"اچھا چلو میں وکرم سے سُننے کا ٹیکس وصول کر لوں گا ویسے کیا آپ سپاسنامہ پیش نہیں کریں گی" ۔۔۔ عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"سپاسنامہ ۔ وہ کیا ہوتا ہے" ۔۔۔ مورتی نے چونک کر پوچھا۔

"جب کسی ایسے مہمان خصوصی کو بُلایا جاتا ہے جس سے کچھ رقم اینٹھنی ہو تو پھر اس کے سامنے سپاسنامہ پیش کیا جاتا ہے ۔۔۔ جس میں پہلے تو مہمان خصوصی صاحب کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں ۔۔ اس کے بعد مطالبات کی ایک طویل فہرست ہوتی ہے ۔۔ ظاہر ہے وکرم صاحب نے آپ کو جب یہ کارڈ دے کر بھیجا، تو مقصد مجھے مہمان خصوصی بنانا ہو گا ۔۔ اور ظاہر ہے مطالبات کی بھی لمبی فہرست ہو گی تو کم از کم وہ قصیدوں والا حصہ تو سُن لوں کچھ تو تقویت بھی ہو دل کو" ۔۔۔ عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کا مطلب سمجھ گئی ہوں آپ اس بارے میں کوئی آئیڈیا سُننا چاہتے ہیں جس کے بارے میں چیف نے آپ کے پاس مجھے بھیجا ہے لیکن عمران صاحب مجھے قطعاً کچھ معلوم نہیں ۔۔ کل صبح چیف نے مجھے کال کیا اور پھر انہوں نے پہلے تو آپ کا تفصیلی تعارف کرایا ۔۔۔ اس کے بعد مجھے یہ کارڈ دیا ۔۔۔ لیکن ساتھ یہ شرط لگا دی کہ میں نے یہ کارڈ اصلی علی عمران کو ہی پہنچانا ہے ۔۔ آپ کا فون نمبر یہاں ہوٹل سے میں نے فون کر کے انکوائری سے پوچھ لیا۔ آپ کو کال کیا تو پھر آپ کی تقریر سُن کر مجھے آدھا یقین ہو گیا کہ آپ واقعی علی عمران ہیں ۔۔۔ اس کے بعد باقی نصف یقین یہاں آ کر آپ کی باتیں سُن کر ہو گیا چنانچہ میں نے کارڈ آپ کو

دے دیا" ۔۔۔ موری نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ شکر ہے ۔ ورنہ میں تو واقعی گھبرا گیا تھا ۔ آج کل بزنس بڑا مندا جا رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیسا شکر ۔" ۔۔۔ موری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے ۔ آپ ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہیں پھر ٹھیک ہے ورنہ سلیمان نے مجھے بیدخلی کا نوٹس دے دینا تھا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا۔ اور موری ہنس پڑی ۔ اس کے چہرے سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ واقعی علی عمران کی باتوں سے محظوظ ہو رہی ہے۔

"یس انکوائری پلیز" ۔۔۔ چند لمحوں بعد رسیور سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"نایال ڈائریکٹ کال کرنے کے لیے کوڈ نمبر کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا ۔ کیونکہ اُسے کبھی نایال فون کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی تھی ۔ ویسے وکرم اس کا آکسفورڈ میں کلاس فیلو رہا تھا وہ نایال کے شاہی خاندان کا فرد تھا ۔ اس نے آکسفورڈ سے سائنس میں ایم ۔ ایس ۔ سی کی ڈگری حاصل کی تھی اور اس کے بعد وہ واپس اپنے وطن چلا گیا تھا ۔ اس کے بعد عمران سے اس کی ملاقات شاید دس بارہ بار ایکریمیا کے مختلف ہوٹلوں میں اچانک ہی ہوئی تھی اور تب عمران کو اس نے خود بتایا تھا کہ وہ نایالی سیکرٹ سروس کا چیف ہے اور اُس نے ہی بتایا تھا کہ اُس کے پاس عمران کے کارناموں

کی پوری فائل موجود ہے لیکن ظاہر ہے عمران نے اُسے ہنس کر ٹال دیا تھا لیکن اب اُسی وکرم نے اس پُر اسرار انداز میں اس خوبصورت اور ذہین لڑکی کو عمران کے پاس بھیجا تھا تو لازماً اُسے کوئی خاص مشکل پیش آگئی ہو گی ۔ وہ دراصل موری سے اس مشکل کے بارے میں کوئی آئیڈیا لینا چاہتا تھا تاکہ اس کے مطابق وہ وکرم کو ڈیل کر سکے لیکن موری نے جس انداز میں جواب دیا تھا اس سے عمران کو محسوس ہوا تھا کہ واقعی موری اس بارے میں کچھ نہیں جانتی اس لیے مجبوراً عمران کو براہِ راست فون کرنا پڑ گیا تھا ۔ عمران نے انکوائری سے کوڈ نمبر معلوم کر کے وہ نمبر ڈائل کیے اور پھر کارڈ پر لکھا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس وکرم سپیکنگ" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی وکرم کی مخصوص کرخت سی آواز سنائی دی وکرم کی آواز شروع سے ہی ایسی تھی ، جیسے کوئی پہاڑی کوا بول رہا ہو ۔ اس کی آواز سُن کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کوئی انتہائی ظالم اور سفاک آدمی بول رہا ہو لیکن عمران جانتا تھا کہ وکرم بے حد نفیس ذوق کا مالک ہے۔

"یار تم آج تک اپنا ساؤنڈ باکس ہی ٹھیک نہیں کرا سکے ۔ مس موری سے ٹھیک کرا لینا تھا ۔ اس کے گلے میں تو بڑی مترنم گراریاں فٹ ہیں اور تمہاری گراریوں کو تو یوں لگتا ہے جیسے صدیوں سے تیل ہی نہ ملا ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور موری عمران کی بات سُن کر مُسکرا دی۔

"اوہ عمران تو موری تم تک بخیریت پہنچ ہی گئی ہے مجھے تو بڑی فکر تھی" ۔۔۔ دوسری طرف سے وکرم نے ہنستے ہوئے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے ابھی غور سے دیکھا تو نہیں ویسے تم کہتے ہو تو مورتی مان لیتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں" ـــــ دوسری طرف سے وکرم نے انتہائی اُلجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یار دیکھنے سے ہی تو پتہ چلے گا کہ خالی مورتی ہے یا اس کے ساتھ جان اور ایمان لگایا جا سکتا ہے اماں بی کہتی ہیں کہ نامحرم لڑکیوں کو دیکھنا گناہ ہے ہاں پہلی نظر معاف ہوتی ہے اب یہ دوسری بات ہے کہ پہلی نظر ہی اتنی طویل ہو جائے کہ دوسری اور تیسری کی نوبت ہی نہ آئے لیکن اب بھابھی پر اتنی طویل پہلی نظر تو نہیں ڈالی جا سکتی" ـــــ عمران کی زبان چل پڑی۔

"بھابھی کیا مطلب اوہ تو تم اُسے میری بیوی سمجھ رہے ہو۔ یہ بات نہیں ہے وہ میری ٹیم کی سب سے ذہین ممبر ہے ـــــ اور اس لئے میں نے اُسے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ تم تک بخیریت پہنچ جائے" ـــــ دوسری طرف سے وکرم نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا تو خالی مورتی میرے پاس روانہ کر دی اور خود جان سے شادی رچا بیٹھے ہو۔ یار یہ تو دوستی کے آداب کے خلاف ہے" ـــــ عمران نے قدرے خفیف لہجے میں کہا۔

"اچھا تو یہ ارادے ہیں ویسے عمران اگر میرے سامنے اس شاہی خاندان والی پخ نہ ہوتی تو یقین کرو میں مورتی کو ہی ترجیح دیتا" ـــــ وکرم نے کہا اور عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ مورتی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"تو کیا ہوا شاہی خاندان چھوڑ دو ـــــ گریٹ لینڈ کے ایک بادشاہ نے بھی تو ایسا ہی کیا تھا ـــــ اور تم تو خالی فرد ہو بادشاہ بہرحال نہیں ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"تمہیں اس قدر پسند آ گئی ہے تو تم بات کر لو مجھے خوشی ہو گی" ـــــ وکرم نے جوابی وار کرتے ہوئے کہا۔

"چلو میں بات کر لیتا ہوں بات کرنے میں کیا حرج ہے ـــــ شاہی خاندان تمہیں چھوڑنا پڑے گا مجھے نہیں" ـــــ عمران نے اس کی بات اس پر ہی پلٹتے ہوئے کہا۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو ـــــ مجھے بتاؤ کہ کیا تم دوستی کے ناطے سے میرا ایک کام کرو گے یہ دیکھ لو کہ میں نے بڑے اعتماد سے مورتی کو تمہارے پاس بھیجا ہے" ـــــ وکرم نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اعتماد قائم رہے گا ابھی اماں بی کی نصیحتیں مجھے یاد ہیں اور جب میں کوئی نصیحت بھولنے کی کوشش کرتا ہوں تو اماں بی جوتیاں دکھا کر فوراً اُسے یاد دلا دیتی ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور وکرم کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ارے تم غلط سمجھے ہو۔ میرا یہ مقصد نہ تھا۔ مجھے تمہارے متعلق سب کچھ معلوم ہے مجھے اچھی طرح علم ہے کہ تمہارا کردار کتنا بلند ہے ویسے اگر تمہیں میری معلومات پر یقین نہ آ رہا ہو تو ایک مثال دے دیتا ہوں تم نے دو ماہ پہلے سی برائٹ تنظیم کے خلاف جو کام کیا ہے اس کی پوری تفصیل میرے پاس موجود ہے" ـــــ وکرم نے کہا۔

اور عمران کی آنکھیں پھیلتی گئیں ـــ واقعی یہ حیرت انگیز بات تھی کیونکہ سن برائٹ تنظیم کے خلاف اس نے مشن حال ہی میں مکمل کیا تھا اور یہ فالسٹا پاکیشیا کا مسئلہ تھا۔ اس کی تفصیلات وکرم تک کیسے پہنچ سکتی تھیں۔

"ارے تم نے نجوم تو نہیں سیکھ لیا اگر ایسی بات ہے تو ذرا زائچہ بنا تاکہ میری شادی کب ہو گی" ـــ عمران نے کہا۔

"نجوم کی بات نہیں۔ تم میرے آئیڈیل ہو اس لئے میں تمہاری کارکردگی سے واقف رہنے کے لئے بڑی جدوجہد کرتا ہوں اور مجھے واقعی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کارکردگی تمہاری نہیں میری ہے"۔ وکرم کے لہجے میں بے پناہ خلوص تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا وکرم کے خلوص نے واقعی اسے متاثر کیا تھا۔

"چلو سپاسنامے کا پہلا حصہ تو مکمل ہو گیا اب مطالبات کی فہرست باقی رہ گئی ہو گی وہ بھی سنا دو" ـــ عمران نے مسکرا کر موری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور موری مسکرا دی۔

"سپاسنامہ کیا مطلب میں سمجھا نہیں" ـــ وکرم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہیں موری سمجھا دے گی میں پہلے اسے سمجھا چکا ہوں ـــ تم بتاؤ مسئلہ کیا ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"موری تمہارے پاس موجود ہے" ـــ وکرم نے کہا۔

"میرے پاس تو نہیں البتہ کمرے میں موجود ہے" ـــ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو وکرم کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اور موری کا

چہرہ بھی گلنار سا ہو گیا۔

"اسے فون دو" ـــ وکرم نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے رسیور موری کی طرف بڑھا دیا۔

"یس چیف" ـــ موری نے رسیور لیتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"موری اپنے ہینڈ بیگ کی اندرونی سطح جو دائیں طرف ہے۔ اس کی سائیڈ پر تمہیں ایک بٹن نظر آنے لگا۔ اس بٹن کو کھینچو تو یہ سطح کھل جائے گی۔ اس کے اندر ایک لفافہ موجود ہے وہ عمران صاحب کو دے دو" ـــ وکرم نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو موری کے چہرے پر یکلخت بے پناہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"میرے ہینڈ بیگ میں مگر......" موری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"میں فون بند کر رہا ہوں عمران صاحب کو کہو کہ وہ لفافہ میں موجود کاغذات کو اچھی طرح پڑھ لیں اب میں خود انہیں فون کروں گا" ـــ وکرم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ آواز چونکہ عمران کو بھی سنائی دے رہی تھی اس لئے اس کی نظروں میں بھی تجسس کے آثار ابھر آئے۔ ویسے موری جس طرح حیران ہوئی تھی اس سے عمران وکرم کی ذہانت پر خاصا خوش ہوا تھا کہ اس نے موری جیسی لڑکی کو بھی یہ پتہ نہ چلنے دیا کہ اس کے ہینڈ بیگ میں کوئی خاص کاغذات موجود ہیں۔

"کمال ہے۔ میرے ہینڈ بیگ میں" ـــ موری نے رسیور کریڈل پر

رکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں صوفے پر رکھا ہوا اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتے ہوئے کہا اس نے ہینڈ بیگ کھولا اور اس کے اندر جھانکنے لگی پھر شاید اُسے وہ بٹن نظر آ گیا۔ اس کے چہرے پر مزید حیرت اُبھری اور چند لمحوں بعد جب اس کے بیگ سے پلاسٹک کا ایک بڑا سا لفافہ برآمد ہوا تو اس کی شکل واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"ویسے آپ حیرت کے دوران زیادہ خوبصورت لگنے لگ جا ہیں اس لئے شاید وکرم نے یہ کھیل کھیلا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس سے لفافہ لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب یقین کریں یہ ہینڈ بیگ میرا ذاتی ہے۔ میں نے ایک لمحے کے لئے بھی اسے اپنے سے علیحدہ نہیں کیا پھر اس کے اندر بٹن، خفیہ خانہ اور لفافہ واقعی میں سخت حیران ہو رہی ہوں۔ پھر مجھے اس لفافے کا احساس تک نہیں ہوا"۔۔۔ موروتی نے کہا۔

"جب آپ کو کال کیا گیا تو کیا یہ ہینڈ بیگ آپ کے پاس تھا" عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ لیکن یہ میرے کمرے میں تھا اور کمرے کو مخصوص نمبرو والا تالا لگا ہوا ہے"۔۔۔ موروتی نے کہا۔

"سارا کھیل تو انہی نمبروں کا ہے۔ مس موروتی بہرحال یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے جس سے آپ جیسی ذہین لڑکی اس قدر حیران آپ کو کال کیا گیا اور اس دوران آپ کے کمرے میں موجود آپ کا ہینڈ بیگ بدل دیا گیا۔ آپ کی چیزیں البتہ اس میں شفٹ

کر دی گئیں۔ لفافہ اسی لئے نرم پلاسٹک کا بنایا گیا تا کہ آپ کو اس کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکے چونکہ آپ کو اس کا تصور تک نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے آپ نے کسی قسم کا خیال بھی نہ کیا ہو گا ویسے اس بات نے وکرم کی عزت میرے دل میں بڑھا دی ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ وکرم صرف شاہی خاندان سے متعلق ہونے کی وجہ سے ہی سیکرٹ سروس کا چیف نہیں بن گیا بلکہ اس میں ایسے جراثیم بھی موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے لفافہ کھولتے ہوئے کہا اور موروتی نے سر ہلا دیا۔

"بالکل ایسا ہی ہوا ہو گا"۔۔۔ موروتی نے کہا اور عمران نے لفافے سے کاغذ نکالے تو یہ انتہائی باریک اور نرم رائس پیپر تھے جن کی تعداد چار تھی لیکن رائس پیپر ہونے کی وجہ سے نہ ہی ان کا حجم محسوس ہوتا تھا اور نہ ان میں عام کاغذوں جیسی سختی تھی۔ رائس پیپروں پر سرخ سیاہی سے باریک الفاظ ٹائپ شدہ تھے۔ عمران نے ان کاغذوں کو پڑھنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ کاغذات پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر دلچسپی کے آثار نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔ یہ وکرم کی طرف سے ذاتی خط کی صورت میں لکھے گئے تھے۔ اس میں وکرم نے لکھا تھا کہ نیپال سے اوپر تابات کی سرحد کے اندر مخصوص قبائل رہتے ہیں جنہیں شرپا قبائل کہا جاتا ہے پوری سرحد میں انہی قبائل کی آبادیاں ہیں لیکن یہاں انتہائی گھنے جنگلات بھی دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ شرپا قبائل اپنے رواج کے مطابق ان جنگلات میں داخل نہیں ہو سکتے البتہ ان قبائلیوں کا سردار جسے تادا کہتے ہیں وہ

ان جنگلات کا ہی محافظ ہوتا ہے اور اس کی سرپرستی میں سال میں ایک بار ان جنگلات میں پائی جانے والی انتہائی قیمتی عمارتی لکڑی کاٹی جاتی ہے۔ یہ لکڑی کھمبا مردوں سے کٹوائی جاتی ہے اور انہیں اس کا معمولی سا معاوضہ دیا جاتا ہے لیکن رواج کے مطابق کھمبا مردوں کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر انہیں جنگل میں پہنچا دیا جاتا ہے اور پھر جب تک لکڑی مکمل طور پر نہیں کاٹی جاتی اس وقت تک یہ لوگ اس جنگل کے ایک محدود علاقے سے باہر نہیں آسکتے۔ کٹائی مکمل ہونے کے بعد دوبارہ ان کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر انہیں جنگلات سے باہر لایا جاتا ہے۔ یہ رواج صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ تایات کا یہ علاقہ شوگران میں شامل ہے لیکن شرپا قبائل آزاد سمجھے جاتے ہیں۔ وہ سوائے اپنے سردار ناوا کے اور کسی کی بات نہیں مانتے۔ اور شوگران حکومت بھی ان کی اس آزادی کا اقرار کرتی ہے۔ اس لئے شوگران حکومت کا کوئی افسران کے علاقوں میں نہیں جاتا۔ البتہ یہ لکڑی انتہائی سستے داموں حکومت شوگران اس ناوا سے خرید لیتی ہے اور ناوا کو اس کی باقاعدہ ادائیگی کی جاتی ہے۔ ناوا شرپا قبائل کی سرحدوں سے دور یہ لکڑی پہنچا کر اس کا سودا کرتا ہے اور رقم لے کر آتا ہے۔ یہ رقم شرپا قبائل کے مذہبی پیشوا بڑے لامہ کے پاس جمع کرا دی جاتی ہے اور بڑا لامہ اس سے اپنے عبادت خانوں کا خرچ چلاتا ہے اور اسے غریب شرپا قبائلیوں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی خرچ کیا جاتا ہے۔ شرپا جن کی اس علاقے میں کثرت ہے اپنے آپ کو اعلیٰ ذات کے لوگ سمجھتے ہیں جب کہ کھمبا کی یہاں اقلیت

ہے ایسے لوگ سمجھے جاتے ہیں جو انتہائی حقیر ہوں۔ جس طرح کافرستان میں کھشتری اعلیٰ ذات اور شودر نیچ ذات کے سمجھے جاتے ہیں بہرحال کھمبا شرپا قبائل کے شودر ہوتے ہیں یہ کھمبا جب بھوک سے تنگ آجاتے ہیں تو پھر یہ اکثر نایال کی سرحدوں کے اندر مزدوری کرنے پہنچ جاتے ہیں۔ ایسے ہی ایک کھمبا سے ہمیں ایک اہم اطلاع ملی کہ اس سال جب وہ لکڑی کاٹنے گیا تو اس نے اس جنگل میں ایک سفید فام عورت کو دیکھا جو ناوا سے باتیں کر رہی تھی وہ وقت کھبا کے سونے کا تھا اور سارے کھمبا تھک ہار کر گہری نیند سو رہے تھے لیکن یہ کھمبا نجانے کیوں نہ سو سکا۔ بہرحال اس نے اس سفید فام عورت کو ناوا سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا تو وہ بے حد حیران ہوا۔ اس نے اپنے کان ان کی باتوں پر لگا دیئے لیکن وہ کوئی بات نہ سمجھ سکا کیونکہ وہ کسی اجنبی زبان میں باتیں کر رہے تھے لیکن اُسے کھوج سی ہو گئی اس نے صبح دوسرے کھمبا ساتھیوں سے بات کی تو ان میں سے ایک نے اُسے سرگوشی کے انداز میں بتایا کہ اس نے چار سفید فام مردوں اور ایک عورت کو اچانک ایک جھاڑی کے اندر غائب ہوتے دیکھا ہے۔ چونکہ ناوا ان کی کڑی نگرانی کرتا تھا اور لکڑی بھی کاٹی جا چکی تھی اس لئے وہ لوگ واپس چلے گئے۔ جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں نے چند خاص ایجنٹ اس جنگل میں بھیجے تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ یہ سفید فام لوگ کون ہیں اور کیوں ان جنگلوں میں موجود ہیں لیکن ان میں سے صرف ایک ٹرانسمیٹر پر اہم اطلاع دے سکا اس کے بعد شاید اس کا بھی خاتمہ کر دیا گیا۔ بہرحال اس نے جو اطلاع دی

ہے اس کے مطابق یہ سفید فام لوگ روسیاہی ہیں اور اُن کے ساتھ کچھ کافرستانی لوگ بھی ہیں یہ جنگل کے نیچے زیرِ زمین کوئی اہم اڈہ تیار ہے ہیں یا بنایا ہوا ہے۔ یہ اطلاع ہمارے لئے بے حد تشویش ناک تھی۔ کیونکہ کافرستانیوں اور روسیاہیوں کی وہاں موجودگی ناپال کی آزادی کے لئے بھی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ کافرستان اور روسیاہ ناپال کے ہمیشہ خلاف رہے ہیں اور ناپال کی آزادی کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں لیکن اس بار انہوں نے جو سازش کی ہے وہ انتہائی خطرناک ہے کیونکہ کوئی ناپالی کسی طرح بھی شریا تک نہیں جا سکتا ہے۔ یہ لوگ ناپالیوں کی موجودگی اپنے علاقے میں کبھی صورت میں بھی برداشت نہیں کرتے۔ وہ انہیں فوراً قتل کر دیتے ہیں۔ ہم نے اس پر سوچا کہ شوگران کو اس کی اطلاع دے دی جائے لیکن شوگران نے ہمیں جواب دے دیا کہ انہوں نے مکمل انکوائری کر لی ہے۔ ایسا کوئی اڈہ یہاں موجود نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ چونکہ وہ شریا تک نہیں جا نہیں سکتے اس لئے انہوں نے لازماً کسی سیٹلائٹ کے ذریعے انکوائری کرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن ظاہر ہے روسیاہی اس معاملے میں بے حد تیز ہیں اس لئے انہوں نے پہلے سے اس کا انتظام کر رکھا ہو گا۔ بہرحال بہت سوچ سوچ کر مجھے تمہارا خیال آیا اور میں یہ خط بحیثیت دوست تمہیں لکھ رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر تم چاہو تو کم از کم یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ اڈہ کس کے خلاف بنایا جا رہا ہے۔ اگر ناپال کے خلاف ہے تو پھر یقیناً تم ہم ناپالیوں کی مدد کرو گے کیونکہ کافرستان کی بجائے پاکیشیا ناپال کے حق میں

رہے ہیں اور کافرستانیوں کو ناپالیوں سے سب سے زیادہ گلہ بھی یہی ہے اور اگر یہ اڈہ ناپالیوں کی بجائے شوگران کے خلاف ہے تو پھر تمہاری مرضی کہ تم اپنے طور پر شوگران کو اطلاع کر دو۔ وہ اتنی طاقت بہرحال رکھتے ہیں کہ روسیاہ اور کافرستان سے ٹکرا سکیں لیکن ناپال اتنی طاقت نہیں رکھتا اس لئے وہ تمہارا سہارا لے رہا ہے“۔

خط یہاں آ کر ختم ہو گیا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کاغذات تہہ کر کے اس نے میز پر رکھ دیئے۔ اُسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یس علی عمران سپیکنگ“ ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اُسے یقین تھا کہ فون وکرم کی طرف سے ہی ہو گا۔

”وکرم بول رہا ہوں۔ تم نے وہ خط پڑھ لیا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ تم ہماری مدد ضرور کرو گے لیکن تم اگر ایسا نہ کرنا چاہو تو میں تمہیں اس کے لئے مجبور نہیں کر سکتا۔ پھر جو ناپالیوں کی قسمت میں ہو گا بھگت لیں گے“ ——— وکرم نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

”جب تم مخبری کرنے کے لئے ایجنٹ وہاں بھیج سکتے ہو تو اس اڈے کو تباہ کرنے کے لئے ٹیم کیوں نہیں بھیج سکتے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی“ ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ٹیم بھی بھیج سکتا ہوں لیکن میری ٹیم کے پاس ایسی کوئی ٹریننگ نہیں ہے کہ کسی سائنسی اڈے کو تباہ کر سکیں۔ ہمیں چونکہ ناپال میں ایسے کسی چکر سے کبھی واسطہ ہی نہیں پڑا۔ اس لئے میری ٹیم تو یہاں ملکی سلامتی کے خلاف عام سی سازشوں کے خلاف ہی کام کرتی رہتی ہے

اس لئے میں مجبور ہوں" ــــ وکرم نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں پہلے اپنے طور پر انکوائری کروں گا اس کے بعد اگر میں نے محسوس کیا کہ واقعی ایسا کوئی اڈہ ہے تو پھر میں لازماً اس اڈے کے خلاف حرکت میں آؤں گا کیونکہ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ اڈہ ناپال کی بجائے دراصل پاکیشیا کے خلاف ہی بنایا جا رہا ہو۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب باقی میرا کام ہے ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ بہت بہت شکریہ۔ ایک بات اور بتا دوں جو میں نے جان بوجھ کر اس خط میں نہیں لکھی کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ میرے مخبروں وہاں پکڑے جانے کے بعد لازماً انہوں نے ان سے یہ بات اگلوائی ہو کہ ناپال سیکرٹ سروس کو اس اڈے کا علم ہو گیا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری کڑی نگرانی کر رہے ہوں اور جب موتی پاکیشیا جا تو وہ چونک پڑیں۔ حالانکہ موتی نے اپنی نو عمری کا زمانہ پاکیشیا میں گزارا ہے۔ اس کا والد یہاں گریٹ لینڈ کی فوج میں ملازم تھا بہرحال وہ موتی کے پاکیشیا اچانک جانے سے چونک سکتے تھے اور ہو سکتا کہ وہ موتی سے یہ خط حاصل کر لیتے۔ اس خطرے کے پیش نظر ب نے خط میں وہ اہم ترین بات نہیں لکھی کیونکہ اس طرح انہیں کم یقین ہو جاتا کہ مجھے اس اڈے کے بارے میں اہم ترین اطلاع حاصل اور وہ یقیناً سب سے پہلے ہمارا خاتمہ کرنے کی کوشش کرتے اور ظا ہے ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے" ــــ وکرم نے کہا اور عمران نے س دیا کیونکہ وہ بھی سمجھتا تھا کہ ناپال سیکرٹ سروس کسی طرح بھی

یا کافرستانی ایجنٹوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

"وہ اہم بات تو بتاؤ" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ اہم بات یہ ہے کہ میرے ایجنٹ نے بتایا کہ اس اڈے کے اندر پچاس فٹ لمبے دیوہیکل راکٹ لانچر نصب کئے جا رہے ہیں اور ان کا رُخ مغرب کی طرف ہے۔ اتنے بڑے لانچروں کی تنصیب سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ پورے ناپال کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس قدر طاقتور راکٹوں کا تو ظاہر ہے مقابلہ نہیں کر سکتے" ــــ وکرم نے کہا۔

"تمہارے ایجنٹ کو اتنی تفصیل کا کیسے علم ہوا کیا وہ اڈے کے اندر گیا تھا" ــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں اس نے بتایا کہ ایک سفید فام اچانک جنگل میں اس کے ہتھے چڑھ گیا تو اس نے اس پر مخصوص ناپالی انداز میں خوفناک تشدد کر کے اس سے یہ ساری باتیں معلوم کی ہیں لیکن اس کال کے بعد پھر نہ ہی اس کی کال آئی اور نہ وہ واپس آیا" ــــ وکرم نے جواب دیا۔

"یہ کال کتنا عرصہ پہلے تمہیں موصول ہوئی تھی" ــــ عمران نے پوچھا

"دو ہفتے پہلے" ــــ وکرم نے جواب دیا۔

"اوکے تھینک یو۔ اب باقی کام میں کر لوں گا۔ تم مطمئن رہو" ــــ عمران نے کہا اور وکرم اس کا شکریہ ادا کرنے لگا لیکن عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے اجازت ہے۔ میں جا سکتی ہوں" ــــ موتی نے جو

اسں دوران خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ صوفے سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم کبھی تابات یا ان شریا قبائل میں گئی ہو"——
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں تو کبھی نہیں گئی لیکن آپ کو یہ سُن کر شاید حیرت ہو کہ ہمارے خاندان میں ایک عورت شریا تھی جو حال ہی میں فوت ہوئی ہے وہ رشتے میں میری چچی لگتی تھی۔ وہ چونکہ بے اولاد تھی اس لئے وہ مجھ سے بے حد محبت کرتی تھی۔ میرے رشتے کا چچا اور اس کا شوہر ناپال سے تابات چلا گیا تھا اور وہاں وہ لاماؤں کا خدمت گزار بن گیا اور لاما اس پر بے حد اعتماد کرنے لگے۔ پھر ایک بار ایک لاما اُسے اپنے ساتھ شریا قبائل میں لے گیا۔ میرا وہ چچا جس کا نام ڈھاکم تھا شریا قبائل میں کافی عرصہ رہا۔ لاما کی وجہ سے وہ اُسے رکھنے پر مجبور تھے۔ وہیں اس کی اور میری چچی کی محبت ہو گئی لیکن چونکہ شریا یہ کبھی برداشت نہ سکتے تھے کہ کوئی شریا عورت کسی ناپالی مرد کے ساتھ شادی کرے۔ حالانکہ شریا عورتیں رواج کے مطابق مکمل آزاد ہوتی ہیں لیکن معاملہ دوسرا تھا چنانچہ ڈھاکم اس شریا عورت کو ساتھ لے کر فرار ہو گیا اور بڑی جدوجہد کے بعد کسی نہ کسی طرح بچتا بچاتا وہ ناپال پہنچ ہی گیا۔ اس طرح وہ شریا عورت ہمارے خاندان کا ایک فرد بن گئی۔ ڈھاکم یہاں پہنچنے کے بعد جلد ہی ایک خوفناک بیماری میں مبتلا ہو کر مر گیا لیکن شریا عورت زندہ رہی وہ ابھی حال ہی میں فوت ہوئی ہے۔ وہ مجھے بڑی تفصیل سے شریا قبائل، ان کے رواجات اور وہاں کے علاقوں کی کہانیاں سُنایا کرتی تھی۔ اس لئے مجھے ویسے شریا قبائل کے متعلق کافی معلومات حاصل

ہیں لیکن ظاہر ہے میں وہاں جا تو نہیں سکتی کیونکہ وہ لوگ ناپالیوں کے اب جانی دشمن ہیں شاید ایسا ڈھاکم اور اس شریا عورت کے فرار ہونے کے بعد ہوا ہو۔ بہرحال بات ایسی ہی ہے"—— موزتی نے بڑی سنجیدگی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ ابھی فی الحال کچھ دن یہاں رہو اور خوب سیر وغیرہ کرو۔ میں اس دوران کچھ ابتدائی کام مکمل کر لوں اگر اس کے بعد میں نے ضرورت محسوس کی تو ہو سکتا ہے اس مشن میں تمہیں ساتھ لے جاؤں"—— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب میں تو ناپالی ہوں میں نے"........
موزتی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے اس بات کی فکر نہ کرو یہ جادو مجھے آتا ہے۔ میں تمہیں شریا بنا دوں گا"—— عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا اور موزتی نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔ بہرحال مجھے آپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے انتہائی مسّرت ہوگی لیکن ایک بات اور ہے میں یہاں اکیلی کیسے سیر کروں گی۔ اگر آپ اس سلسلہ میں میرا ساتھ دیں تو"...... موزتی نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارا تعارف اپنے ایک دوست سنٹرل انٹیلی جینس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے کرا دوں گا۔ اس کے بعد تم دارالحکومت کی ملکہ بن جاؤ گی۔ میرا وہ یار بس ذرا عاشق مزاج

واقع ہوا ہے۔ لیکن بہرحال اس کا کردار خراب نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ پھر تو زیادہ لطف رہے گا۔ عاشقوں سے تو مجھے ویسے بھی دلچسپی ہے"۔۔۔ مورتی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔ اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فیاض سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جینس بیورو"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سوپر فیاض کی آواز سنائی دی۔

"سپرنٹنڈنٹی صاحبہ گھر پر ہیں"۔۔۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کک کون۔۔ کس کی بات کر رہے ہو۔۔ کون ہو تم"۔۔۔ سوپر فیاض نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اُن کی بات کر رہا ہوں جو اصل سپرنٹنڈنٹ ہیں لیکن مجبوری یہ ہے کہ سپرنٹنڈنٹ کی مؤنث مجھے نہیں آتی"۔۔۔ عمران نے اس بار اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران تم۔ یہ کیا بکواس ہے"۔۔۔ سوپر فیاض نے عمران کی آواز پہچانتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا تو اب بھابھی سلمٰی بکواس ہو گئی ہے۔۔ ٹھیک ہے میں کرتا ہوں انہیں فون۔۔ میں نے سوچا کہ تم سے پہلے پوچھ لوں ورنہ کل کو تم گلہ کرو گے کہ مس مورتی کو پہلے مجھے ملاتا تھا۔۔ گھر کیوں بھجوا دیا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مس مورتی۔ کون مس مورتی کس کی بات کر رہے ہو"۔۔۔ سوپر فیاض نے بُری طرح چونک کر پوچھا۔

"نایال سے آئی ہوئی مہمان ہے۔ ویسے وہ ہوٹل میں رہ رہی ہے میں نے سوچا کہ بیچاری خواہ مخواہ ہوٹل کے بھاری اخراجات ادا کرتی رہے گی۔ پھر وہ سیر و تفریح کی بھی بڑی شوقین ہے اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا کہ اُسے سلمٰی بھابھی کے پاس بھیج دوں۔ سلمٰی بھابھی اس سے مل کر بے حد خوش ہوں گی اور پھر وہ نہیں کہہ بھی سکتی ہے کہ مورتی کو سیر و تفریح کراؤ اور تم ہو کہ سلمٰی بھابھی کو ہی بکواس کہہ رہے ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے ارے میرا یہ مطلب نہ تھا۔ ویسے مس مورتی ہے کون اس کا حدود اربعہ"۔۔۔ سوپر فیاض کے لہجے میں پیدا ہونے والی چمک نمایاں تھی اور عمران مسکرا دیا۔

"نایال کی ملکہ حسن ہے اور مجھے یقین ہے کہ ورلڈ کی ملکہ حسن بھی منتخب ہو جائے گی۔ ویسے بڑی شوخ۔۔ ذہین۔۔ خوبصورت اور کھلی باتیں کرنے والی لڑکی ہے۔ سلمٰی بھابھی ضرور اس سے مل کر خوش ہوں گی"۔۔۔ عمران جان بوجھ کر آخر میں سلمٰی بھابھی کی میخ لگا دیتا تھا۔

"ارے چھوڑو وہاں گھر میں۔ بیچاری بور ہو گی۔ ہوٹل کے اخراجات کی فکر نہ کرو۔ کس میں جرأت ہے کہ ہماری مہمان سے بل وصول کر سکے اور سیر و تفریح بھی ہو جائے گی۔ بس ایک بات ہے کہ تم اپنی بھابھی سے کوئی بات نہ کرو گے"۔۔۔ سوپر فیاض عمران کی توقع کے عین مطابق پٹڑی پر جلد ہی چڑھ آیا۔ مورتی مسکرا رہی تھی۔

"ارے وہ تو میں ہوٹل کے اخراجات کی وجہ سے کہہ رہا تھا۔ یار تم سے اب کوئی پردہ نہیں ہے۔ تم جانتے تو ہو۔ کڑکی کا زمانہ ہے سلیمان نے پچھلے دو ماہ سے مجھے گزشتہ دو سالوں کی تنخواہوں ـــ اوور ٹائم ـــ ٹی۔ اے ـــ ڈی۔ اے کی ادائیگی کا قانونی نوٹس دے رکھا ہے ـــ ایسے حالات میں مہمان ـــــ اب ظاہر ہے تم سمجھدار ہو تو تمہیں سنٹرل انٹیلی جینس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ جلیلہ تفویض کیا گیا ہے"ـــــ عمران نے کہا۔

"ارے چھوڑو اس جلیلہ جمیلہ کو۔ مورتی کی بات کرو کہاں ہے وہ اس وقت"ـــــ سوپر فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے فلیٹ میں موجود ہے لیکن میں نے اسے جان بوجھ کر دوسرے کمرے میں بٹھایا ہے تاکہ میرا بھرم نہ کھل جائے۔ نایاب کے شاہی خاندان سے اس کا تعلق ہے"ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں آ رہا ہوں"ـــــ فیاض نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسیور رکھ دیا گیا۔

"آپ کے یہ سپرنٹنڈنٹ صاحب کچھ بیوقوف سے لگتے ہیں"ـــــ مورتی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ بڑا شاطر اور تیز آدمی ہے ـــ لیکن دل کا برا نہیں۔ بڑا مخلص دوست ہے۔ اب تم بیٹھو میں تمہارے چیف باس کی اطلاع کی تصدیق کر لوں"ـــــ عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب آپ تابات جا رہے ہیں"ـــــ مورتی نے حیران ہو

کر کہا۔

"ارے نہیں۔ ابھی وہ تابوت بنا ہی نہیں جس میں مجھے ڈالا جائے گا ـــ میرے کچھ اپنے ذرائع ہیں تصدیق کے جنہیں میں استعمال کروں گا ـــ سوپر فیاض سے ملیے چوڑے تعارف کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اپنا تعارف خود ہے"ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سلیمان کو بلا کر اسے سوپر فیاض کے بارے میں ہدایات دیں اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں یہی آئیڈیا تھا کہ وہ شوگران سیکرٹ سروس کے چیف سے بطور ایکسٹو اس اڈے کے بارے میں بات کرے گا تاکہ صحیح صورت حال سامنے آ سکے کیونکہ اسے یقین تھا کہ اگر وکرم نے شوگران حکومت کو اطلاع دی ہو گی تو وہاں کی سیکرٹ سروس نے لازماً اس کی تصدیق کر لی ہو گی۔

چونکہ آج کل سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اس لیے سیکرٹ سروس کے سارے ممبران سوائے گپ شپ اور شہر میں تفریح کرنے کے اور کچھ نہ کرتے تھے۔ گزشتہ ایک ہفتے سے انہوں نے ایک نیا معمول بنا لیا تھا کہ روزانہ سارے ممبران کسی ایک ممبر کی رہائش گاہ پر اکٹھے ہوتے اور پھر وہاں اس ممبر کی ذمہ داری ہوتی کہ وہ ممبران کے لئے کیا پروگرام بناتا ہے۔ آج تنویر کی باری تھی اس لئے صبح سے سارے ممبران تنویر کے فلیٹ پر اکٹھے ہو رہے تھے۔ سیکرٹ سروس کے باقی ممبر چھوٹے فلیٹوں میں رہتے تھے لیکن تنویر نے گزشتہ دو سالوں سے ایک رہائشی پلازہ میں فلیٹ لے رکھا تھا۔ اس فلیٹ کے بڑے کمرے میں اس وقت آدھے سے زیادہ ممبر اکٹھے ہو چکے تھے۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور چوہان تو کافی پہلے آگئے تھے جب کہ صدیقی بعد میں آیا تھا لیکن ابھی جولیا، نعمان اور خاور نہ پہنچے تھے اور سب کو

ان کا ہی انتظار تھا۔

"یار پہلے یہ بتاؤ ناشتے کے لئے کیا انتظام کیا ہے تم نے"—— ہوہان نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ناشتہ فائیو سٹار ہوٹل سے آئے گا—— بس جولیا اور باقی ممبر آ جائیں پھر فون کر دوں گا اور ناشتہ آ جائے گا"—— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یک بات تو بتاؤ تنویر۔ کیا تم واقعی مس جولیا سے شادی رنا چاہتے ہو —— تم نے آج تک سنجیدگی سے ہمیں کچھ بتایا نہیں —— آخر ہم تمہارے ساتھی ہیں۔ اگر ایسی بات ہے ہم سب مل کر کوشش کرتے ہیں"—— صدیقی نے مسکراتے ستے کہا۔

"یہ تمہیں بیٹھے بیٹھے کیا سوجھ گئی ہے —— خواہ مخواہ بور کرو"—— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو تنویر۔ ایسا نہ ہو کہ تم بات ہی نہ کرو۔ اور ہڈیاں کھیت چگ جائیں"—— صفدر نے بھی گفتگو میں حصہ یتے ہوئے کہا۔

"چگ کر تو دیکھیں۔ میں گولی نہ مار دوں انہیں"—— یر نے بے اختیار غصیلے لہجے میں کہا اور اس کی اس ت سے پورا کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا اور تنویر بے اختیار رمندہ ہو کر رہ گیا۔

اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔ اور چوہان جو

...ں دروازے کی طرف بیٹھا تھا اٹھ کر دروازہ کھولنے چل پڑا۔ اس نے دروازہ کھولا تو نعمانی اور جولیا اکٹھے اندر داخل ہوئے۔

"آپ نے بڑی دیر کر دی مس جولیا"۔۔۔ تنویر نے بڑے لاڈ بھرے انداز میں شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

"دیر کیسے تنویر۔ آٹھ بجے کا وقت تھا اور ابھی آٹھ بجنے میں دس منٹ رہتے ہیں"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں میں تو بھول گیا تھا بہرحال تشریف رکھیں۔ یہ خاو... تب نے کہاں رہ گیا ہے۔ وہ آئے تو میں ناشتہ منگواؤں"۔۔۔ تنویر نے قدرے جھینپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کی بوکھلاہٹ پر سارے ممبرز کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز ایک بار پھر گونجی اور چوہان ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس بار خاور ہی تھا۔

"یار جلدی آؤ۔ تمہاری وجہ سے ہمیں ناشتہ نہیں مل رہا۔۔۔ بھوک سے پیٹ میں چوہے بلیاں تو ایک طرف اونٹوں کا دنگل ہو رہا ہے"۔۔۔ صدیقی نے اونچی آواز میں کہا اور سا... ممبران کے قہقہوں سے ہال گونج اٹھا۔ جولیا بھی ہنس دی۔

"تو کیا رات کو کچھ نہیں کھایا تھا"۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے صدیقی سے کہا۔

"ڈٹ کر کھایا تھا مس جولیا۔ لیکن نجانے کیا بات ہے۔ میرا ہاضمہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیز بلکہ یوں کہو کہ عمران بنتا جا رہا ہے"۔۔۔ صدیقی نے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران اگر ہماری محفل میں شریک ہوتا تو یقیناً لطف دوبالا ہو جاتا"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو فون پر شاید ناشتے کا آرڈر دینے کے بعد ان کی طرف متوجہ ہو رہا تھا۔

"ارے چھوڑو اس کا نام مت لو۔۔۔ خواہ مخواہ موڈ آف ہو جاتا ہے"۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور سارے ممبر ایک بار پھر ہنس پڑے۔ جولیا بھی مسکرا رہی تھی۔

"اسے یہاں آنے کی ضرورت ہی کیا ہے غیر ملکی لڑکیاں آج کل اس کی مہمان بنی ہوئی ہیں"۔۔۔ خاور نے کہا تو باقی ممبرز کے ساتھ ساتھ جولیا بری طرح چونک پڑی۔

"غیر ملکی لڑکیاں کیا مطلب"۔۔۔ جولیا نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

"کوئی نیپالی لڑکی ہے۔۔۔ موتی۔۔۔ وہ مہمان ہے۔۔۔ میں ادھر آنے کے لئے فلیٹ سے اتر کر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں پبلک مارکیٹ کے سامنے سلیمان نظر آگیا۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ صرف ہفتے کے روز شاپنگ کرتا ہے اس لئے آج خلاف معمول اس کے ہاتھ میں سامان والا تھیلا دیکھ کر میں چونک پڑا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ کوئی انتہائی خوبصورت نوجوان اور بے باک لڑکی موتی صبح سے عمران کے فلیٹ میں موجود ہے اور عمران نے خاص طور پر اس کی مہمان نوازی کے لئے آرڈرز دیئے ہیں جس کی وجہ سے اسے فوری خریداری

کرنی پڑگئی ہے۔ سلیمان بتا رہا تھا کہ محترمہ موڈی کی گفتگو سے ایسے لگتا ہے جیسے وہ عمران کی صدیوں پرانی واقف بلکہ گہری دوست ہو"۔۔۔۔ خاور نے نمک مرچ لگا کر پوری تفصیل سنا دی۔

" ہو گی کوئی آوارہ گرد لڑکی۔ عمران کی تو یہ عادت ہے کہ ذرا خوبصورت لڑکی دیکھی اور پھسل پڑا"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن جولیا کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کے چہرے پر خاصے غصے اور کشیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے ہیں۔

" میں ابھی معلوم کرتی ہوں"۔۔۔۔ جولیا سے جب نہ رہا گیا تو وہ اٹھ کر اس میز کی طرف بڑھ گئی جس پر فون رکھا ہوا تھا۔

" رہنے دیں مس جولیا یہ عمران کا ذاتی معاملہ ہے"۔۔۔۔ تنویر نے جولیا کو اور زیادہ غصہ دلانے کیلئے کہا۔

" نہیں اس قسم کی بدکرداری ذاتی معاملہ نہیں ہو سکتی۔ میں بحیثیت ڈپٹی چیف اس کی جواب طلبی کر سکتی ہوں"۔۔۔۔ جولیا نے ریسیور اٹھاتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور ریسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ہیلو۔ عمران صاحب تو موجود نہیں ہیں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مترنم سی آواز سنائی دی۔

" تم کون ہو ۔۔۔ اور عمران کے فلیٹ میں کیا کر رہی ہو"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" میرا نام موڈی ہے ۔۔۔ اور میں عمران صاحب کی مہمان ہوں آپ کون ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا گیا۔

" ہو نہہ تو تم مہمان ہو عمران کی ۔۔۔ یہ عمران خود کیوں بات نہیں کرتا بلاؤ اُسے فون پر اُسے کہو کہ جولیا سے بات کرے"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

" میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ عمران صاحب ابھی اُٹھ کر کہیں گئے ہیں اگر وہ میری موجودگی میں واپس آئے تو میں آپ کا پیغام دے دوں گی لیکن آپ جس لہجے میں بات کر رہی ہیں اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس کی افسر ہیں یا پھر بیگم"۔۔۔۔ دوسری طرف سے موڈی نے کہا۔

" شٹ اپ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں تم جیسی آوارہ لڑکیوں کو جو مہمان کے نام پر ہر مرد کے گلے پڑ جاتی ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا لیکن اُسی لمحے صفدر نے آگے بڑھ کر جولیا کے ہاتھ سے ریسیور لے لیا۔

" ہیلو مس موڈی۔ میں عمران صاحب کا دوست صفدر بول رہا ہوں آپ پلیز ان کے باورچی سلیمان سے میری بات کرا دیں"۔۔۔۔ صفدر نے ہاتھ کے اشارے سے جولیا کو ایزی ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے بڑے خلیق سے لہجے میں کہا۔

" جی میں نے بتایا تو ہے کہ وہ ابھی چند منٹ پہلے اُٹھ کر کہیں گئے ہیں اور مجھے علم نہیں ہے کہ وہ کہاں گئے ہیں ۔۔۔ سلیمان کو البتہ میں بُلا دیتی ہوں"۔۔۔۔ مس موڈی نے کہا اور چند لمحوں بعد ریسیور پر سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" میں سلیمان بول رہا ہوں صفدر صاحب"۔۔۔۔ سلیمان کا لہجہ مؤدبانہ

تھا وہ ہمیشہ صفدر اور کیپٹن شکیل سے اسی لہجے میں بات کرتا تھا کیونکہ وہ دونوں بڑے سنجیدہ رہتے تھے۔

"سلیمان۔ عمران صاحب کہاں گئے ہیں" ___ صفدر نے پوچھا۔

"جی میں تو کچھ سودا سلف لینے گیا تھا میرے بعد گئے ہیں۔ مس مورتی بتا رہی ہیں کہ انہوں نے سوپر فیاض کو فون کیا اور اُسے فلیٹ میں بُلا کر خود چلے گئے ہیں" ___ سلیمان نے جواب دیا۔

"او۔کے شکریہ" ___ صفدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا جب کہ جولیا ابھی تک مسلسل ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

"چھوڑیں۔ مس جولیا آپ جب عمران کو اچھی طرح جانتی ہیں تو پھر کیوں ایسی بات سوچتی ہیں۔ آئیے ناشتہ شروع کیجیے۔ ناشتہ آگیا ہے" ___ صفدر نے رسیور رکھ کر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ اسی دوران ہوٹل سے ناشتہ آچکا تھا اور تنویر اُسے علیحدہ کمرے میں موجود ڈرائنگ ٹیبل پر سیٹ کر رہا تھا۔

"نہیں میں ایکسٹو سے بات کروں گی اس سلسلہ میں" ___ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا شاید بس نہ چل رہا تھا کہ وہ اُٹھ کر عمران کے فلیٹ میں جائے اور وہاں سے اس مورتی کو دھکے دے کر باہر نکال دے۔ اس کی طبیعت ہی کچھ ایسی بن گئی تھی کہ وہ اب عمران کے ساتھ کسی لڑکی کے نام کو کسی بھی صورت میں برداشت نہ کر سکتی تھی۔

"باس سے آپ کیا کہیں گی" ___ صفدر نے کہا۔ لیکن جولیا نے کوئی جواب دینے کی بجائے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ___ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب عمران کے فلیٹ میں کوئی نایالی لڑکی مورتی آئی ہوئی ہے اور عمران فلیٹ سے غائب ہے" ___ جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"پھر......" ایکسٹو کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہو گیا۔

"مم مم میرا مطلب ہے جناب کہیں وہ عمران کے خلاف کسی سازش کے لیے نہ آئی ہو اور اس کی غیر موجودگی میں کوئی چکر چلا جائے" جولیا نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تمہاری نظروں میں عمران بچہ ہے جس کی حفاظت کا کام اب ہمیں کرنا ہو گا" ___ ایکسٹو نے اُسے بُری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔

"سس سوری سر" ___ جولیا نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"آئی ایم سوری فرینڈز میری طبیعت خراب ہو رہی ہے میں واپس فلیٹ جاؤں گی" ___ جولیا نے رسیور رکھ کر بجھے بجھے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"خاور کے چہرے پر شدید پشیمانی کے آثار نمایاں تھے کیونکہ اس کی اطلاع کے بعد ہی یہ ہنستا کھیلتا ماحول خراب ہوا تھا۔

"مس جولیا آپ جا رہی ہیں ___ میری بات سنیں۔ اگر آپ کو اپنے دوسرے ساتھیوں کے جذبات کا خیال نہیں ہے تو کم از کم آپ میزبان کے جذبات کا تو خیال رکھیں" ___ تنویر نے اسی لمحے دوسرے کمرے

سے نکلتے ہوئے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور جولیا دروازے کے قریب سے ایک جھٹکے سے مڑی۔ اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ موجود تھی لیکن صاف نظر آ رہا تھا کہ مسکراہٹ جبری ہے۔

"اوہ آئی ایم سوری تنویر۔ واقعی مجھے ایسا نہ کرنا چاہیئے تھا آؤ ناشتہ کر لیں"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کا چہرہ فرطِ مسرت سے بری طرح کھل اٹھا ۔۔۔ اس کے لئے شاید اتنا ہی کافی تھا کہ جولیا نے اس کی بات مان لی تھی۔

"ناشتے کی میز پر ایک بار پھر ہنسی مذاق شروع ہو گیا اور اس طرح گھٹن کا شکار ہو جانے والا ماحول ایک بار پھر مسرت بھرے قہقہوں اور ہنسی سے پُر ہو گیا۔

"اچھا اب ناشتے کے بعد کیا پروگرام ہے۔ تنویر صاحب"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے خود کوئی پروگرام نہیں بنایا۔ جیسا آپ کہیں ویسا ہی پروگرام بن جائے گا"۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر پروگرام پر زور شور سے بحث ہونے لگی۔ کوئی کسی جگہ جا کر پکنک منانے کے حق میں تھا تو کوئی یہیں بیٹھ کر کارڈز کھیلنے کے حق میں تھا۔ ابھی یہ بحث جاری ہی تھی کہ کال بیل کی آواز سنائی دی اور سب چونک پڑے۔

"اس وقت کون آ سکتا ہے"۔۔۔ تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم بیٹھو میں دیکھتا ہوں اگر کوئی غیر متعلق آدمی ہوا تو میں اُسے

آسانی سے ٹال دوں گا"۔۔۔ چوہان نے کہا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی چوہان کی تیز آواز سنائی دی۔

"ارے عمران صاحب آپ۔ آئیے آئیے"۔۔۔ چوہان نے کہا اور جولیا کا چہرہ تو کھل اٹھا لیکن تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"واہ۔ بڑے مزے ہو رہے ہیں۔ مفت خوروں کی مجلس جمی ہوئی ہے"۔۔۔ عمران نے کمرے کے دروازے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"دیکھو عمران اگر تم آ ہی گئے ہو تو پھر تمیز سے بات کرو۔۔۔ میں اپنے فلیٹ میں کوئی بدتمیزی برداشت کرنے پر تیار نہیں ہوں"۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"بدتمیزی کو تم نے اپنے ساتھ بٹھایا ہوا ہے ۔۔ لیکن یہ پارٹی آخر کس خوشی میں ہو رہی ہے ۔۔ کیا تمہارا عقیقہ وغیرہ ہو رہا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ کہ یہ مورتی کون ہے"۔۔۔ جولیا جو اب تک خاموش بیٹھی تھی یکلخت پھٹ سی پڑی۔

"مورتی۔ ارے وینس کہو مس جولیا ۔۔ واہ مت پوچھو ایسا لاثانی حسن ہے کہ بس دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ۔۔ میں تو یہاں آیا اس لئے تھا کہ تنویر کو چیلنج کر سکوں کہ آؤ دیکھو اسے کہتے ہیں خوبصورتی۔ یہ بیچارہ خواہ مخواہ سڑی لمبی لڑکیوں کو خوبصورت سمجھ کر رال ٹپکاتا پھرتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پھر وہی بکواس چلو نکلو یہاں سے گٹ آؤٹ" ـــــ تنویر عمران کے اس فقرے سے ہتھے سے اکھڑ گیا۔

"سن لیا تم نے صفدر اور کیپٹن شکیل بڑے سینئر ممبر بنے پھرتے ہیں اب سیکرٹ سروس کے یہ عزت ہے آپ کی" ـــــ عمران نے اپنی بات صفدر اور کیپٹن شکیل پہ الٹتے ہوئے کہا۔

"تنویر کیا تم عام اخلاق بھی چھوڑ بیٹھے ہو۔ اس طرح کسی گھر آئے ہوئے سے بات کی جاتی ہے" ـــــ جولیا جو عمران پر غصہ نکال رہی تھی تنویر کی بات سن کر اس پر چڑھ دوڑی ـــــ ظاہر ہے اسے عمران پر کتنا غصہ ہی سہی بہر حال وہ اپنے سامنے اس کی توہین تو کسی صورت بھی برداشت نہ کر سکتی تھی۔

"مم۔ مس جولیا آپ نے عمران کی بات نہیں سنی" ـــــ تنویر جولیا کے اس طرح یکلخت بدل جانے پر بے اختیار گڑبڑا گیا۔

"وہ میں نے سنی ہے لیکن تم تو اس وقت میزبان ہو" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ آئی ایم سوری۔ سوری عمران" ـــــ تنویر نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ جولیا کو تو ناراض نہ کر سکتا تھا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں تنویر۔ یہ صفدر اور کیپٹن شکیل خواہ مخواہ تم پہ سینئر ہونے کا رعب جھاڑتے رہتے ہیں حالانکہ یہ کیپٹن شکیل تو بہت بعد میں سیکرٹ سروس میں شامل ہوا ہے جب کہ تم تو پرانے خلیفہ ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ شرارت سے کب باز آسکتا تھا اس لئے آخری فقرے میں وہ تنویر پہ ایک ا

طنز کر گیا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں سینئر ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اس سینئر جونیئر کے چکر کو چھوڑو یہ مورتی ہے کون" ـــــ جولیا نے کہا۔

"سوپر فیاض کی مہمان ہے ـــــ ناپال میں شاید سوپر فیاض کا اس سے تعارف ہوا ـــــ فیاض نے ڈر کے مارے اپنے گھر کا پتہ بتایا نہیں۔ میرے فلیٹ کا پتہ بتا دیا۔ چنانچہ محترمہ صبح ہی صبح آوارد ہوئی۔ خواہ مخواہ میرا ناشتہ بھی ضائع ہوا۔ اب ظاہر ہے کوئی مہمان آجاتے تو تنویر کی طرح اسے گٹ آؤٹ تو نہیں کہہ سکتا چنانچہ میں نے اپنا ناشتہ اس کے سامنے رکھ دیا اور پھر میں نے سوپر فیاض کو اس کی آمد کی اطلاع دی۔ وہ چونکہ خواہ مخواہ مجھ سے بے تکلف ہونے کی کوشش کر رہی تھی اس لئے میں تو اٹھ کر فلیٹ سے ہی چلا گیا۔ تم جانتی تو ہو غیر مردوں سے اس طرح بے تکلف ہو جانے والی لڑکیوں سے میں کتنا الرجک ہوں ـــــ لیکن میرے لئے ایک اور مسئلہ بن گیا ـــــ جلدی میں جیب میں بٹوہ رکھا ہی تھا۔ اور مفت میں مجھے ناشتہ کوئی کرانے سے رہا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اپنے یار تنویر کے فلیٹ پہ چلتے ہیں وہ بڑا مہمان نواز آدمی ہے۔ ضرور تگڑا سا ناشتہ کرائے گا۔ لیکن بہر حال ٹھیک ہے۔ سچ بات ہے کہ آدمی کا پیٹ بھرا ہوا ہو تو اسے ہر جگہ کھانے کی آفر ہوتی ہے لیکن بھوکے کو کوئی مڑ کر بھی نہیں پوچھتا" ـــــ عمران نے کہا اور اس کا منہ اس طرح

لٹک گیا جیسے وہ واقعی صدیوں سے بھوکا ہو۔

"ناشتہ منگواؤ تنویر فوراً تمہیں اب تک منگوا لینا چاہیئے تھا"—— جولیا تنویر پر اُلٹ پڑی۔ اس کا چہرہ اب غصے کی بجائے مسرت سے چمک رہا تھا جیسے اُسے عمران کے اس اعلیٰ کردار پر بے حد مسرت ہو رہی ہو جب کہ باقی ساتھی ہونٹ بھینچے اپنی مسکراہٹوں کو روکنے کی شدید جدوجہد کر رہے تھے۔ کیونکہ وہ عمران کی نس نس سے واقف تھے

"رہنے دو مس جولیا—— کوئی بات نہیں —— میں اب چلتا ہوں —— میں نے خواہ مخواہ آپ کی اچھی خاصی محفل کو ڈسٹرب کیا"—— عمران نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا اور کرسی سے اُٹھنے لگا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ —— پہلے ناشتہ کرو گے پھر کوئی اور بات ہو گی"—— جولیا نے مصنوعی غصے سے اُسے ڈانٹتے ہوئے کہا —— اور عمران اس طرح بیٹھ گیا جیسے واقعی صرف حکم کی تعمیل کے لئے بیٹھ رہا ہو —— تنویر کے ہونٹ بھینچے ہوتے تھے لیکن بہر حال اُسے ناشتے کا آرڈر تو دینا ہی تھا —— اس لئے وہ رسیور اُٹھا کر ہوٹل والوں کو آرڈر دینے لگا۔

"لیکن عمران صاحب سلیمان تو اس مس مونتی کے لئے شاپنگ کر رہا تھا اور آپ کہتے ہیں کہ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کی مہمان تھی" —— خاور سے نہ رہا گیا تو بول ہی پڑا۔ اور جولیا خاور کی بات سُن کر یکلخت چونک پڑی جیسے اس بات کا تو اُسے خیال ہی نہ رہا ہو۔

"بس اب کیا کروں۔ یہ سارے باورچی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ذرا سا بہانہ ملے تو خرچہ کرنے چل پڑتے ہیں۔ اس نے یہی سمجھا کہ شاید مونتی

میری مہمان ہے۔ اس لئے وہ چل پڑا ہو گا شاپنگ کرنے"—— عمران نے کہا اور جولیا کا چہرہ ایک بار پھر نارمل ہو گیا۔

اتنی دیر میں عمران کا ناشتہ آ گیا۔ ناشتہ خاصا ہیوی تھا لیکن عمران تو پہلے ہی بھرپور ناشتہ کر چکا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے ڈبل ناشتہ تو وہ کر نہیں سکتا تھا۔ لیکن اب اگر وہ ناشتے سے انکار کر دیتا تو لازماً تنویر اور جولیا دونوں ہی ہتھے چھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ جاتے۔

"میں اکیلا ناشتہ نہیں کروں گا کہ تم سب منہ دیکھتے رہو اور میں ناشتہ کرتا رہوں اس لئے یا تو سب کے لئے ناشتہ آئے گا یا پھر میں بھی نہیں کروں گا"—— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم تو ابھی ناشتہ کر چکے ہیں تم نے نہیں کیا اس لئے تم کرو"—— جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"چلو ایک اور صورت ہے کہ اس ایک ناشتے کو ہم سب مل کر کرتے ہیں تمہیں تو معلوم ہے کہ میں تو درویشِ منش آدمی ہوں۔ ایک آدھے انڈے سے میرا گزارہ ہو جاتا ہے اب میں تم لوگوں کی طرح بھاری تنخواہیں تو نہیں لیتا کہ ایسے شاندار ناشتہ کرنے کی عادت ڈالوں چلو شروع ہو جاؤ"—— عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک ایک سلائیس سب میں خود ہی بانٹ دیا۔ ایک انڈہ خود کھایا اور باقی زبردستی دوسروں کو کھلا دیئے۔

"اگر تمہیں بھوک نہیں تھی تو پھر خرچہ کیوں کرایا"—— تنویر نے لال پیلے ہوتے ہوئے کہا۔

"کتنا بل آیا ہے تمہارا سب کو ناشتہ کرانے میں"—— عمران نے

بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فائیو سٹار ہوٹل سے منگوایا ہے۔۔۔ کسی ایرا غیرا ہوٹل سے نہیں آیا۔۔۔ پوچھ ایسے رہے ہو جیسے ابھی بل ادا کر دو گے"۔۔۔ تنویر کو بھی غصہ آگیا تھا۔

"تم ناشتے کی بات کر رہے ہو۔۔۔ میں تم سب کے ڈنر کا بل بھی ادا کر سکتا ہوں۔ بولو بھر دوں"۔۔۔ عمران نے چیلنج کرنے والے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو ٹھیک ہے بھر دو مجھے معلوم ہے کہ تم نے سوپر فیاض کو کہنا ہے۔۔۔ تمہارے پلے کیا ہے"۔۔۔ تنویر نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"سوپر فیاض کو کیوں کہوں گا۔ میں یہ تاوان تمہارے اس چیف باس پر کیوں نہ ڈالوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اوہ کبھی نہیں وہ تو زندگی بھر یہ بل ادا نہ کرے گا۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر دیکھو کیسے نہیں مانتا۔ اگر وہ میری بات نہیں مانے گا تو پھر میں بھی کل اس کی بات ماننے سے انکار کر دوں گا پھر ہاتھ جوڑتا پھرے گا میرے پیچھے"۔۔۔ عمران نے بڑے فاخرانہ انداز میں کہا۔

"ہوں باس اور ہاتھ جوڑتا پھرے تمہارے پیچھے۔ کبھی شکل دیکھی ہے اپنی۔ یہ تم ہی ہو جو چار ٹکوں کی خاطر اس کے پیچھے دُم ہلاتے پھرتے ہو"۔۔۔ جولیا نے جھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ و

واقعی عجیب فطرت کی مالکہ تھی۔ چیف باس کی بے عزتی کبھی صورت بھی برداشت نہ کرتی تھی چاہے ایسا کرنے والا عمران ہی کیوں نہ ہو اور عمران کی بے عزتی بھی اس سے برداشت نہ ہوتی تھی چاہے وہ ایکسٹو ہی کیوں نہ کرے۔

"اچھا یہ بات ہے تو پھر دیکھو کہ کون کس کے پیچھے دُم ہلاتا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا اور اُٹھ کر ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔

"رہنے دیجئے عمران صاحب خواہ مخواہ شرمندہ ہونے کا کیا فائدہ ویسے مجھے یقین ہے کہ فائیو سٹار ہوٹل کا منیجر تو کیا مالک بھی آپ کا نام سن کر بل چھوڑ دے گا"۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں صفدر یہ میری اَنا کا مسئلہ ہے اور تم جانتے ہو کہ مجھ میں چنگیزی خون دوڑ رہا ہے۔ میں تو صرف ملک کی خاطر دھکے کھاتا پھرتا ہوں ورنہ ایکسٹو جیسے کئی خرید کر مار ڈالوں"۔۔۔ عمران نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"بس بس بچو اس کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ جولیا غصے سے پھٹ پڑی۔

"مس جولیا آپ اسے کیوں منع کر رہی ہیں اور یہ باس سے جھاڑ کھائے گا تو دُم دبا کر اور منہ لٹکا کر بیٹھ جائے گا"۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ تو یہی چاہتا تھا کہ عمران چیف باس سے جھاڑ کھائے اس طرح اس کی نفسیاتی تسکین ہو جاتی تھی۔ عمران نے ریسیور اُٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز اُبھری۔

"میں عمران بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

"کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے" ـــــ ایکسٹو کا لہجہ پہلے سے زیادہ سرد ہو گیا۔

"کیا آپ میری خاطر ہوٹل فائیو سٹار کا ناشتے اور ڈنر کا بل ادا کر سکتے ہیں۔ میرا اور تنویر کا چیلنج ہو گیا ہے" ـــــ عمران جھجکتے ہوئے لہجے میں بولا ـــ اور اُسے جھجکتا دیکھ کر تنویر اور جولیا کا چہرہ کھل اٹھا جب کہ باقی سارے ممبروں کے چہروں پہ مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"سوری میں ایسے فضول چیلنجوں کا قائل نہیں ہوں ہاں تم اس وقت فون کہاں سے کر رہے ہو" ـــــ ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تنویر کے فلیٹ سے ـــ اس وقت سارے ممبر یہاں موجود ہیں اور میری بے عزتی ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ کیا آپ کو اتنا خیال بھی نہیں آ کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر حکومت کے خزانے سے آٹھ دس ہزار روپے ہماری خاطر خرچ ہو جائیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"تم سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہو۔ اس لئے تم پہ تو ویسے بھی کوئی سرکاری پیسہ خرچ نہیں ہو سکتا اور جہاں تک دوسرے ممبروں کا تعلق ہے۔ انہیں تنخواہ کے علاوہ ہر قسم کی سہولیات پہلے سے ملتی ہیں اور عزت بے عزتی کا مسئلہ صرف اپنے تک محدود رکھا کرو۔ مجھے کسی کی اِس ٹائپ کی عزت، بے عزتی سے کوئی سروکار نہیں ہے ـــ تم یہ بتاؤ۔ کہ میں نے ثریا کے سلسلہ میں جو کام تمہارے ذمے لگایا تم نے وہ کیا ہے یا نہیں" ـــــ ایکسٹو کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔

"ایک صورت میں وہ کام ہو سکتا ہے کہ آپ معاوضہ دُگنا دیں ورنہ میں کام نہیں کروں گا" ـــــ عمران نے بھی صاف جواب دے دیا۔

"تمہیں پہلے ہی تمہارے کام سے زیادہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ عوام اس لئے اپنے خون پسینے کی کمائی سے ٹیکس ادا نہیں کرتے کہ اُسے اس طرح لٹا یا جائے۔ بولو کام کرنا ہے یا میں کسی اور کے ذمے لگاؤں" ـــــ ایکسٹو نے اُسے بُری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔

"جی کرنا تو بہر حال پڑے گا۔ لیکن دیکھیں جناب اس قدر سختی بھی اچھی نہیں ہوتی۔ بہر حال ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی" ـــــ عمران نے بُری طرح مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور تنویر کا چہرہ عمران کو اس طرح شکست خوردہ دیکھ کر گلاب کے پھول کی طرح کھل اُٹھا۔

"زیادہ منہ لٹکانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے ایسے آدمیوں سے سخت نفرت ہے جو معمولی معمولی باتوں پہ اس طرح مایوس ہو جاتے ہیں۔ تمہارا پچھلے کیس کا بونس ابھی تک ڈیو ہے۔ اس لئے بل ادا ہو جائے گا۔ اوکے" ـــــ ایکسٹو نے اس بار نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ تمہارا باس کیسے نہیں ادا کرے گا بل۔ آخر اُسے شکست ماننی پڑی ناں" ـــــ عمران نے بُری طرح خوش ہوتے ہوئے کہا اور سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"کیا مطلب تم ہنس کیوں رہے ہو تمہارے سامنے ہی تو اس نے کہا ہے کہ بل ادا ہو جائے گا" ـــــ عمران نے بڑے حیرت بھرے انداز میں ان

سب کے ہنستے ہوتے چہرے دیکھ کر کہا۔

"ہم نے یہ بھی سُن لیا ہے کہ بل تمہارے کسی بونس سے ادا ہوگا"۔۔۔۔ اِس بار خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یا اللہ تو نے اِن لوگوں کو اتنے بڑے کان کیوں دے دیتے ہیں یہ تو ہر بات سُن لیتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یہ شریا والا کون سا کام ہے"۔۔۔۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ارے ہاں یاد آیا بڑا ایڈونچر سا مشن ہے۔ تابات کے اس علاقہ میں جاتا ہے جو ناپال کی سرحدوں کے قریب ہے۔ وہاں شریا قبائل رہتے ہیں بڑے عجیب و غریب رواج ہیں ان کے۔ وہاں ایک عورت کو اتنی آزادی ہے کہ ایک خاوند کی موجودگی میں دوسرا خاوند کر سکتی ہے۔ میں نے سوچا کہ چلو شاید اسی طرح کسی کو مجھ پر رحم آجائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"شٹ اپ اب تم اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرنے لگے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا کہا ہے۔ میں تو شریا قبائل کا رواج بتا رہا ہوں۔ میں نے بڑا چکر دے کر تمہارے چیف باس کو منوایا ہے کہ اگر اس مشن پر ٹیم بھیجنی ہی پڑے تو اس میں جولیا کو شامل نہ کرنا۔ کیونکہ اگر میرا اسکوپ بن گیا تو اس نے راہ روک دینی ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں ہر صورت میں ساتھ جاؤں گی سمجھے ہر صورت میں"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ اب میں سمجھا کہ یہ ناپالی لڑکی مورتی کیوں عمران کے فلیٹ میں آئی ہے۔ شریا ناپال کی سرحدوں کے پاس رہتے ہیں۔ میں نے ان کے متعلق کافی کچھ پڑھا ہوا ہے۔ ویسے مس جولیا آپ بے فکر رہیں شریا قبائل میں یہ رواج ضرور ہے کہ ایک عورت ایک خاوند کی موجودگی میں دوسرا خاوند کر لیتی ہے لیکن شریا قبائل آپس میں شادیاں کرتے ہیں۔۔۔۔ غیروں سے نہیں"۔۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا صفدر کے اس فقرے پر کہ آپ بے فکر رہیں بری طرح جھینپ سی گئی۔

"مجھے کیا ضرورت ہے فکر کرنے کی میری طرف سے یہ دس خاوندوں والی عورت سے شادی کر لے۔ ہونہہ بڑا بنا پھرتا ہے۔ غیرت مند"۔۔۔۔ جولیا نے جھینپتے ہوئے انداز میں کہا۔

"سُن لیا تنویر اسی لئے تو کہتا ہوں کہ غیرت اچھی چیز ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر سے کہا۔

"پھر وہی بکواس"۔۔۔۔ تنویر نے غصے کی بجائے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔ یہ زمانہ آگیا ہے کہ غیرت بھی اب بکواس بن گئی ہے۔ بہرحال مس جولیا آپ تو وہاں جا ہی نہیں سکتیں اس لئے کہ شریا قبائل سفید فام عورتوں کو پکا کر کھانے کا بھی تکلف نہیں کرتے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں مس جولیا ایسی کوئی بات نہیں شریا قبائل آدم خور نہیں ہیں۔ وہ تو بے چارے بے حد سیدھے سادھے محنت کش لوگ ہیں ویسے

ایک بات ہے کہ وہ اپنے علاقے میں کسی اجنبی کی موجودگی پسند نہیں کرتے" ـــــ صفدر نے فوراً کہا۔

"پہلے یہ تو پتہ چلے کہ چکر کیا ہے۔ ہم خواہ مخواہ کی بحث میں اُلجھ گئے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"چکر کیا ہونا ہے۔ کیپٹن شکیل یہ تو مقدر کی بات ہے۔ رشتے تو آسمانوں پر طے ہوتے ہیں اور ہوسکتا ہے کہ شریا قبائل میں کوئی ایسا رشتہ میرے انتظار میں بیٹھا بوڑھا ہو رہا ہو۔ جو میرے مقدر میں لکھا جا چکا ہو بہرحال ناشتے کا شکریہ۔ اب تک یقیناً وہ سوپر فیاض اپنی جہان کو لے گیا ہوگا۔ اس لئے اجازت" ـــــ عمران نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اُسے روکتا۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اُٹھی اس بار تنویر نے رسیور اٹھالیا۔

"تنویر بول رہا ہوں" ـــــ تنویر نے کہا۔

"ایکسٹو سپیکنگ۔ کیا عمران ابھی تک تمہارے فلیٹ میں ہے"۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں" ـــــ تنویر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"جی فرمایئے" ـــــ عمران نے رسیور لیتے ہی بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران۔ شوگران سے ضروری کال آگئی ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ انہیں بھی ایسے شواہد ملے ہیں کہ وہاں کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔ لیکن وہ اس معاملے میں واضح نہیں ہیں اور ساتھ ہی وہ شریا قبائلیوں کو سیاسی وجوہ پر ناراض بھی نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اس طرح سارا بابات ان کے خلاف مذہبی بنیادوں پر اُٹھ کھڑا ہوگا اور کافرستان والوں کو موقع مل جائے گا اس لئے انہوں نے بھی باقاعدہ درخواست کی ہے کہ اگر ہم اس سلسلہ میں کوئی کام کریں تو وہ مشکور ہوں گے" ـــــ ایکسٹو نے عمران سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے۔ میرے لئے چیک کا سکوپ بن گیا ہے۔ ویری گڈ" ـــــ عمران نے بے طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جولیا کو فون دو وہ بھی یقیناً وہیں ہوگی" ـــــ ایکسٹو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے دوسری بات کردی۔ اور جولیا نے اپنا نام سنتے ہی جلدی سے عمران کے ہاتھوں سے رسیور جھپٹ لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس" ـــــ جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا۔ تم سب ممبرز کو الرٹ کردو۔ ہوسکتا ہے کہ تمہیں تابات میں مشن پر ٹیم بھیجنی پڑے" ـــــ ایکسٹو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔

عمران صاحب۔ ممبرز کی موجودگی کی وجہ سے میں کھل کر بات نہ کرسکا شوگران والوں کی طرف سے انتہائی اہم اطلاع ملی ہے"۔۔۔۔ آپریشن روم میں عمران کے داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بڑے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"یہی اطلاع ملی ہو گی کہ اگر یہ اڈہ ہے تو ناپال کی بجائے پاکیشیا کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اطلاع تو یہی ہے لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ ان کے سیکرٹ سروس کے چیف نے تو مجھ سے بات کی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے بے حد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں وکرم کی بات سنتے ہی صورت حال سمجھ گیا تھا اس لئے تو میں نے اس سے حامی بھر لی تھی۔ کیونکہ پچاس فٹ لمبے راکٹ لانچروں پر جو

راکٹ لوڈ کر کے فائر کئے جاتے ہیں ان کی رینج بے حد وسیع ہوتی ہے اور نیپال تو بالکل قریب ہے اس کے لئے اتنے بڑے لانچر فٹ کرنا سراسر حماقت ہے اور پھر روسیاہ اور کافرستان والے صرف ناپال جیسے کمزور اور چھوٹے ملک کے لئے اتنی بڑی دردسری کہاں مول لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کا رُخ مغرب کی طرف ہے تو مغرب کی طرف نیپال اور کافرستان کا بالائی حصّہ کراس کرتے ہوئے پاکیشیا کا وہ حصّہ ٹارگٹ میں آتا ہے جہاں پاکیشیا کی اٹیمک لیبارٹری ہے اور جسے تباہ کرنے کے لئے یہ لوگ اب تک ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اگر ایسی بات تھی تو پھر شوگران سے تصدیق کرانے کی کیا ضرورت تھی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شوگران والوں سے بات کرنا اس لئے ضروری تھا کہ بہرحال ناپال کا علاقہ شوگران کی حدود میں ہے اور وہاں ہمارا کوئی خفیہ اسرار مشن شوگران اور پاکیشیا کے درمیان پیچیدگیاں اور الجھنیں بھی پیدا کر سکتا تھا۔ اب وہ لوگ اس بارے میں مطمئن رہیں گے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ اڈہ شوگران کے خلاف استعمال ہونے کے لئے بنایا جا رہا ہو۔ ایسی صورت میں تو شوگران کو خود حرکت میں آنا چاہیئے تھا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ذرا دُنیا کا نقشہ اٹھا لاؤ۔ ابھی بات سمجھ میں آجائے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اٹھ کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نقشہ لے آیا اور اس نے اُسے میز پر بچھا دیا۔

عمران اس نقشے پر جھک گیا۔ اس نے میز پر موجود سرخ پنسل اٹھالی۔
"یہ دیکھو یہ ہے تابات کی وہ پٹی جو ناپال کی سرحد کے قریب ہے۔ جہاں یہ جنگلات واقع ہیں"۔۔۔ عمران نے پنسل سے نشان لگاتے ہوئے کہا۔
"اب دیکھو شوگران کا دارالحکومت یانگ یہاں سے کس قدر فاصلے پر ہے"۔۔۔ عمران نے یانگ کے گرد دائرہ لگاتے ہوئے کہا۔
"ہاں یہ تو بہت طویل فاصلہ ہے۔ پورا شوگران کراس ہوتا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"اور تم جانتے ہو کہ ایسے خفیہ اڈوں کا مقصد زیادہ سے زیادہ کوئی خاص ٹارگٹ تباہ کرنا ہوتا ہے اور شوگران کے اہم ترین دفاعی ٹارگٹ یانگ کے اردگرد کے علاقے کے اس سارے درمیانی حصے میں کوئی ایسا ٹارگٹ نہیں ہو سکتا اور پچاس فٹ لمبے لانچر تو ایک طرف سو فٹ لمبے لانچر سے جو راکٹ فائر ہو وہ یانگ تک پہنچنا تو ایک طرف شوگران کے کسی اہم ترین دفاعی علاقے تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اب آؤ اس طرف پاکیشیا اور ناپال دونوں جنگلات سے مغرب کی طرف ہیں ناپال بالکل ہی چھوٹا سا علاقہ ہے۔ اس کے بعد کافرستان کا تھوڑا سا علاقہ آتا ہے اور پھر پاکیشیا آجاتا ہے۔ اب دیکھو میں لائن لگاتا ہوں کہ اگر ان جنگلات میں موجود کسی اڈے سے انتہائی دور مار راکٹ فائر کیا جائے تو اس کا ٹارگٹ پاکیشیا کا کون سا علاقہ بن سکتا ہے۔ یہ دیکھو"۔۔۔ عمران نے نقشے پر باقاعدہ لائن لگاتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ یہ تو بالکل ایٹمک لیبارٹری کا علاقہ بنتا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"اب دیکھو اگر اس اینگل کو تھوڑا سا بدل دو تو پھر یہ راکٹ کافرستان کے علاقے میں گرتے ہیں اور کافرستانی روسیاہوں سے مل کر اس نے تو اڈہ نہیں بنا رہے ہوں گے کہ اپنے ہی ملک کو ٹارگٹ بنائیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"عمران صاحب۔ آپ نے سو فی صد درست آئیڈیا لگایا ہے یہ اڈہ ہر صورت میں پاکیشیا کی ایٹمک لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"اب دیکھو ان کی منصوبہ بندی اگر یہ اڈہ کافرستان میں بنتا تو لازماً ہمارے ایجنٹ اس کی بو سونگھ لیتے۔ پھر اڈہ تباہ کر دیا جاتا۔ ناپال میں ویسے نہیں بنایا جا سکتا تھا کیونکہ ناپال کے ہمارے ساتھ انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔ شوگران کے کسی اور علاقے میں ایسے تعمیر نہ کیا جا سکتا تھا کیونکہ ظاہر ہے شوگران ایسے اڈے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ یہ علاقہ شوگران کی حدود میں شامل ہونے کے باوجود مقامی، مذہبی رواجات کی بنا پر عملی طور پر شوگران کے کنٹرول سے باہر ہے۔ شرپا قبائل کسی اجنبی کی موجودگی سوائے مذہبی پیشواؤں کے اپنے علاقے میں برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لئے اگر جنگل کے اندر کوئی خفیہ اڈہ بنایا جائے تو لازماً یہ خفیہ رہے گا اور پاکیشیا کے ایجنٹوں کی یہاں موجودگی کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے اب تم خود سوچو کہ یہ اڈہ کس قدر محفوظ ہے یہاں سے اگر راکٹ فائر کر کے پاکیشیا کی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کر دیا جائے تو پاکیشیا کس پر الزام لگائے گا۔ شوگران پر یا ناپال پر۔ اب یہ تو شاید

قدرت پاکیشیا پہ مہربان ہے کہ اس اڈے کی سُن گن جیب وکرم کو ملی۔ تو اس کے مخبروں نے اس کے بارے میں جو اطلاعات دیں ان پہ وکرم یہ سوچ کر پریشان ہوگیا کہ روسیاہی اور کافرستانی نایال کو تباہ کرنے کی سازش کر رہے ہیں اور چونکہ میں اس کا آئیڈیل ہوں اس لیے اس نے میری طرف رُخ کیا۔ اس طرح ہمیں اس کی اطلاع بھی مل گئی ورنہ تو یقیناً اس خوفناک سازش سے ہم مکمل طور پہ بے خبر رہتے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب میں سمجھ گیا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں فوری طور پہ حرکت میں آنا ہوگا ورنہ وہ لوگ اس اڈے کو کسی بھی وقت استعمال کر سکتے ہیں لیکن یہاں ایک بات ہے کہ آخر اتنا بڑا سائنسی اور دفاعی اڈہ بنانے کے لیے تو بھاری مشینری وہاں پہنچی ہوگی اور انڈر گراؤنڈ تعمیرات بھی ہوئی ہوں گی پھر شوگران والوں کو اس کی اطلاع کیوں نہ ہو سکی کیونکہ ان کا کہنا یہی ہے کہ جب نایال سے اس کی انہیں اطلاع ملی تو انہوں نے سیٹلائٹ سے اسے چیک کرایا لیکن کسی اڈے کی موجودگی کی شہادت نہ ملی لیکن مبہم سے اشارات ضرور ملے ہیں کہ ایسا امکان ہو سکتا ہے" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے نقشہ خود سے نہیں دیکھا۔ کافرستان کا بھی کافی علاقہ تابات کی اس سرحد سے ملتا ہے اور یہ جنگلات نایال کے ساتھ ساتھ کچھ کافرستان کے علاقے میں بھی جاتے ہیں اس لیے یقیناً اس اڈے کی تعمیر کے لیے ساری مشینری وغیرہ کافرستان سے ان جنگلات میں پہنچائی گئی ہوگی شرپا قبائل کا تو رواجی طور پہ داخلہ ان جنگلات میں ممنوع ہے صرف سال

میں ایک بار کٹائی کے لیے لوگوں کو وہاں لے جایا جاتا ہے اور وہ بھی صرف چند دنوں کے لیے اور وہ بھی شرپا قبائل کے ان لوگوں کو جو وہاں بے حد حقیر سمجھے جاتے ہیں لیکن ان شرپا قبائل کا جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے۔ ایک چیف وہ ہوتا ہے جو صرف قبائلی علاقوں میں نظم و نسق قائم رکھنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ ایک اور چیف ہوتا ہے جو جنگلات کا محافظ ہوتا ہے۔ اُسے ناوا شنگو کہتے ہیں اور بعض اوقات "ناوا شنگو" بیک وقت جنگل اور شرپا قبائل دونوں کا چیف ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ روسیاہ اور کافرستان کی اس سازش میں کسی ناوا شنگو کا ہاتھ ضرور ہے کیونکہ اس کے بغیر کسی طرح بھی اس جنگل میں یہ اڈہ تعمیر نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یہ صرف شنگو ہوتا یعنی جنگل کا محافظ تو پھر سال کے بعد جب گاؤں کا محافظ ناوا لوگوں کو کٹائی کے لیے وہاں لے جاتا تو لازماً یہ اڈہ ٹریس ہو جاتا۔ ہو سکتا ہے کہ کافرستانیوں نے اصل ناوا شنگو کو ختم کر کے اس کی جگہ میک اَپ میں اپنا آدمی تعینات کر دیا ہو اس طرح ان کا کام آسان ہو جاتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے عمران صاحب تو پھر تو ٹیم کی وہاں موجودگی کا ان لوگوں کو فوراً علم ہو جائے گا اور ٹیم کے لیے کام کرنا بے حد مشکل ہو جائے گا" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں نے ان مشکلات پہ غور کیا ہے میرے ذہن میں دو تجویزیں ہیں ایک تو یہ کہ ہم پہلے تابات جائیں اور وہاں مذہبی پیشواؤں اور لاماؤں کا بھیس بدل کر شرپا قبائل میں جائیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ لاما جنگل میں سرے سے داخل ہی نہیں ہوتے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہاں تک پہنچنے کے بعد آپ شریا قبائل کے چند آدمی اغوا کر کے ان کا روپ دھار لیں" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں اس طرح وہ لاما اچانک غائب ہو جائیں۔ اور شریا قبائل میں اتنے لاماؤں کے اچانک غائب ہو جانے سے تہلکہ مچ جائے گا لیکن اگر ایسا بھی ہو جائے تو مسئلہ یہ ہے کہ شریا تو سرے سے جنگل میں جاتے ہی نہیں۔ جنگل میں کٹائی کے لئے صرف کھمبا جاتے ہیں جنہیں یہ شریا انتہائی حقیر سمجھتے ہیں اگر ہم کھمبا کا روپ دھار لیں تو پھر بھی ہم مخصوص وقت میں ہی جا سکتے ہیں اور چونکہ ابھی حال ہی میں کٹائی ہو چکی ہے اس لئے مزید ایک سال انتظار کرنا پڑے گا تب تک یہ لوگ اڈے کو مکمل کر کے اس سے کام بھی لے چکے ہوں گے" ___ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن آپ نے دوسری تجویز نہیں بتائی" ___ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دوسری تجویز یہ ہے کہ ہم ایک جہاز میں اڑتے ہوئے وہاں جہاز کی خرابی ظاہر کر کے کریش لینڈنگ کریں اول تو یہ انتہائی خطرناک مسئلہ ہے کیونکہ وہ سارا پہاڑی علاقہ ہے۔ کریش لینڈنگ کا مطلب سیدھی موت ہے اور اگر کریش لینڈنگ ہو جائے اور ہم مجبوراً وہاں شریا قبائل کے پاس پناہ لے لیں کیونکہ شریا قبائل کسی مجبوری کی بنا پر آتے ہوئے اجنبیوں کی خاص خدمت کرتے ہیں تو اڈے والوں کو یقیناً علم ہو جائے گا اور پھر ناواشنگران کا آدمی ہونے کی وجہ سے ہمیں جنگل سے باہر ہی ختم کرنے یا روکنے کی کوشش کرے گا۔ اس طرح مسئلہ اور الجھ جائے گا" ___ عمران نے کہا۔

"یہ کریش لینڈنگ والی بات تو ناممکن ہے عمران صاحب اس طرح تو پوری ٹیم ہی موت کا شکار ہو جائے گی۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ناپال کے راستے براہ راست ان جنگلوں میں داخل ہو جائیں۔ اس طرح شریا قبائل والا مسئلہ بھی ختم ہو جائے گا اور آپ براہ راست ان جنگلوں میں پہنچ جائیں گے" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں یہ جنگل بے حد وسیع، گھنے اور خوفناک ہیں اور شریا قبائل جن جنگلات سے لکڑی کاٹتے ہیں وہ جنگلات شریا قبائل کی آبادی کی طرف واقع ہیں۔ ناپال کی طرف جنگلات میں عمارتی لکڑی نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر ہم ناپال کی طرف سے داخل ہوں تو ہمیں وسیع اور خطرناک جنگلوں کو عبور کر کے ان عمارتی لکڑی والے جنگلوں تک پہنچنے میں ہفتوں لگ جائیں گے اور ہو سکتا ہے ہم وہاں تک پہنچ ہی نہ پائیں اور راستے میں ہی انتہائی خوفناک درندوں کا شکار بن جائیں۔ عمارتی لکڑی والے جنگلوں میں درندے اول تو ہوتے ہی نہیں اگر ہوتے بھی ہیں تو ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے جب کہ دوسرے جنگلوں میں ان کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ لازماً ہمیں بکتر بند گاڑیوں میں بیٹھ کر جانا پڑے گا اس لئے ہمیں جانا تو لازماً شریا قبائل کی طرف سے ہو گا" ___ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ خود ہی کوئی تجویز سوچیں۔ میری تو عقل کام نہیں کرتی" ___ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ پہلے تمہاری عقل کام کرتی تھی اب کام کرنا چھوڑ گئی ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار

ہنس پڑا۔

"میں ذرا لائبریری میں بیٹھ کر ان شریا قبائل کے متعلق تفصیل پڑھ لوں شاید کوئی اچھی صورت نکل آئے" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

عمران تقریباً ایک گھنٹے تک لائبریری میں موجود تھا وہ مواد پڑھتا رہا جس میں شریا قبائل کے متعلق تفصیلات دی گئی تھیں اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کچھ بات بنی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کے دوبارہ آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر بات بن جاتی تو سہرا نہ بندھا ہوا ہوتا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ایک پیالی چائے اگر مل جائے تو میں ضرور بات بنا لوں گا۔ سنا ہے آجکل چائے پہ بڑے بڑے مسائل ہو جاتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا اُٹھا اور چائے بنانے کے لئے ایک طرف بنے ہوئے کچن کی طرف چلا گیا۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں اور کرسی کی پشت پہ سر ٹکا دیا۔

"یہ لیجیے چائے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا کر آنکھیں کھول دیں۔ بلیک زیرو اپنے لئے بھی چائے لے آیا تھا۔ وہ پیالی لے اپنی سیٹ پہ بیٹھ گیا۔

"ایک ہی صورت سمجھ میں آتی ہے وہی کریش لینڈنگ والی۔ میں تفصیلی نقشہ دیکھا ہے۔ شریا قبائل جس علاقے میں رہتے ہیں وہاں

کچھ فاصلے پہ ایک ایسی وادی موجود ہے جہاں ایسا رسک لیا جا سکتا ہے کیونکہ شریا قبائل اور اس ناہوا شنگو کی مکمل تسلی صرف اسی طرح ممکن ہو سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرے خیال میں دنیا کا کوئی بھی پائلٹ اس پہ تیار نہ ہو گا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں موجود ہوں ہر قسم کے خطرات مول لینے کے لئے۔ بس ذرا میرا چیک بھاری بنا دینا۔ اتنا کہ کم از کم میں سلیمان کی ایک ماہ کی تنخواہ تو دے سکوں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"لیکن عمران صاحب وہ علاقہ کسی بھی طرح مسافر جہازوں کا روٹ نہیں ہے پھر اس علاقے میں جہاز کیسے جا سکتا ہے اس طرح تو سارا معاملہ ہی مشکوک ہو جائے گا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مسافر جہاز تو نہیں جا سکتا لیکن بین الاقوامی جغرافیائی سروے کرنے والوں کا مخصوص جہاز تو جا سکتا ہے اور ہماری ٹیم ویسے بھی بین الاقوامی تو ہی جائے گی جب جولیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس میں شامل ہوں گے اور پھر حکومت تنوگرالی کی طرف سے مخصوص اجازت نامہ بھی موجود ہو گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سوچ لیجیے" ۔۔۔ بلیک زیرو شاید ذہنی طور پر ابھی تک اس کے لئے تیار نہ ہو سکا تھا۔

"چائے ختم ہو گئی۔ اس لئے اب مزید تو سوچ ہی نہیں سکتا۔ او۔ کے تم ٹیم کو الرٹ کر دو میں کاغذات کے ساتھ ساتھ ایسے جہاز کا بھی

بندوبست کر لوں اور باقی تیاریاں بھی مکمل کر لوں پھر روانگی کا وقت دے دوں گا" ـــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا پوری ٹیم ساتھ جائے گی" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ زیادہ ایشیائی ہوتے تو معاملہ مشکوک ہو سکتا ہے۔ اس لئے صرف کیپٹن شکیل جولیا تنویر ـــ اور صفدر کو ساتھ لے جاؤں گا جوزف اور جوانا کے ساتھ ساتھ موری بھی ساتھ ہو گی۔ اس طرح واقعی ایک بین الاقوامی ٹیم تشکیل پا جائے گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"اس موری کو ساتھ لے جانے کا مقصد" ـــــ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"موری کو تبت کے قبائل کی مخصوص زبان بھی آتی ہے اور وہ ان لوگوں کے متعلق ہم سب سے زیادہ جانتی ہے۔ میں اس سے یہ زبان بھی سیکھ لوں گا اور پھر جولیا کو سیٹ رکھنے کے لئے بھی اس کی ضرورت پڑے گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا عمران صاحب کہ اس مشن میں آپ مجھے بھی ساتھ لے جائیں۔ جولیا کو یہاں چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ باقی ممبروں کے ساتھ مل کر کوئی مسئلہ ہوا تو آسانی سے سنبھال لے گی" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس مشن میں وقت کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کافی طویل عرصہ لگ جائے۔ اس صورت میں ہم دونوں کی دارالحکومت میں عدم موجودگی خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا کیونکہ عمران کی بات واقعی درست تھی۔ عمران اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ایک درمیانے سائز کا لیکن خاصا جدید جہاز اس وقت شوگران کے علاقے شیانگ کے اوپر خاصی بلندی پر محو پرواز تھا۔ پائلٹ سیٹ پر عمران موجود تھا جبکہ نیوی گیٹر کے فرائض صفدر سرانجام دے رہا تھا باقی سیٹوں پر جولیا۔ موری۔ تنویر۔ کیپٹن شکیل۔ جوزف اور جوانا موجود تھے۔ جہاز پر بین الاقوامی جغرافیائی سروے شعبے کا مخصوص نشان واضح طور پر بنا ہوا تھا۔ اور جہاز کے اندر ایسے آلات بھی موجود تھے جس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ واقعی یہ ٹیم جغرافیائی سروے کرتی پھر رہی ہے۔ ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں نہ تھا۔ موری اور جولیا کے درمیان شروع سے ہی گاڑھی چھن رہی تھی کیونکہ موری نے اپنی ذہانت سے جولیا کی نفسیات سمجھ لی تھی۔ اس لئے اس نے اس کے سامنے عمران کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے نایال میں اپنے منگیتر کے قصیدے پڑھنے شروع کر دیئے تھے۔ ظاہر ہے اس پر جولیا نے مکمل طور پر مطمئن ہو

جانا تھا۔ ویسے بھی عمران نے روانگی سے پہلے موتی کا اصل تعارف کرا دیا تھا کہ موتی نایال سیکرٹ سروس کی رُکن ہے اور نایال سیکرٹ سروس نے اس کے ذریعے اس اہم مشن کے بارے میں تفصیلات ان تک پہنچائی ہیں۔ عمران نے اس اڈے کے بارے میں بھی تفصیلات بتا دی تھیں تاکہ اس اہم مشن کے دوران ہر ممبر اپنے طور پر پوری طرح چوکنا رہے۔ ان کا جہاز ساؤتھ آریا سے اڑا تھا اور اب تک مسلسل چھ گھنٹے کی پرواز کے بعد وہ یہاں تک پہنچے تھے ابھی جس جگہ انہوں نے جانا تھا وہاں تک ایک گھنٹے کی پرواز باقی تھی۔

"عمران صاحب اس علاقے میں کوئی ایئرپورٹ تو ہے نہیں۔ پھر یہ جہاز آپ کہاں اتاریں گے"۔۔۔۔ موتی نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا اور اس کی بات سن کر واقعی سب چونک پڑے کیونکہ اب تک انہوں نے اس پہلو پر تو غور ہی نہ کیا تھا۔

"ایئرپورٹ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ لینڈپورٹ ہی کافی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لینڈپورٹ وہ کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔ موتی نے چونک کر پوچھا۔

"ایئرپورٹ تو ظاہر ہے خلائی جہازوں کے لئے ہی بنائے جاتے ہوں گے تاکہ وہ ہوا میں پورٹ کر سکیں۔ یہ خلائی جہاز تو نہیں اس لئے لینڈپورٹ یعنی زمین پورٹ پر ہی لینڈ کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور موتی کا چہرہ درحقیقت سوالیہ نشان بن گیا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں آپ کی بات"۔۔۔۔ موتی نے حیران

ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا مقدر ہی ایسا ہے کہ میری بات صنفِ نازک کو سمجھ میں ہی نہیں آتی۔ اگر یقین نہ آئے تو جولیا سے پوچھو کتنے سالوں سے لسے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اگر اسے سمجھ میں آجاتی تو اب تک جہاز چیاؤں چیاؤں بھرا ہوا ہوتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو تمہیں بات کرنے کی تمیز ہی نہیں رہی"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور موتی جو اب تک خاموش بیٹھی عمران کی بات کا مطلب سوچ رہی تھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ میں سمجھ گئی۔۔۔۔ میں بھی سوچ رہی تھی کہ یہ چیاؤں چیاؤں سے کیا مطلب لیا ہے آپ نے"۔۔۔۔ موتی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لو بھئی صفدر مبارک ہو۔۔۔۔ جلدی سے چھلانگ لگا دو اور جا کر ریچھ ہار سے لے آؤ۔ موتی کی سمجھ میں بات آ ہی گئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار موتی اور زیادہ کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ جب کہ جولیا کے ہونٹ بُری طرح بھینچ گئے اور غصے کی شدت سے آنکھوں سے شرارے سے نکلنے لگے۔

"پھر وہی بکواس یہ تم مردوں کو کیا مصیبت ہے۔۔۔۔ جہاں کوئی عورت نظر آئی اور تمہاری رال ٹپکنے لگی"۔۔۔۔ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سارے مرد نہ گن لیں۔ میں تو پائلٹ ہوں۔۔۔۔ لیکن ایک بات میرے خیال میں جہاز میں بیٹھنے کے بعد سے اب تک تو ہمیں کوئی عورت نظر ہی نہیں آئی پھر رال بیچاری کیسے ٹپک سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا ہم دونوں تمہیں چڑیلیں نظر آتی ہیں" ـــــ جولیا نے بُری طرح جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے تم عورتیں ہو۔ لاحول ولا قوۃ۔ میں اب تک تمہیں لڑکیاں سمجھتا رہا۔ میرا خیال ہے اب مجھے اپنی نگاہ چیک کرانی ہی پڑے گی کہ پھیلی ہوئی چیزیں سکڑتی ہوئی نظر آنے لگ گئی ہیں" ـــــ عمران نے مُنہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار مورتی کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل کا بھی قہقہہ نکل گیا۔

"بس اسے بکواس کرنی ہی آتی ہے ـ زبان اس طرح چلتی ہے کہ میرٹھ کی قینچی بھی شرما جائے" ـــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"رال اس وقت ٹپکتی ہے جناب تنویر صاحب جب وہ ساکت ہو۔ جب چل رہی ہو تو ٹپکنے کا بیچاری رال کو موقع ہی نہیں ملتا" عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تنویر صاحب تو انتہائی شریف اور باوقار آدمی ہیں۔ آپ خواہ ان پر الزام تراشی نہ کیا کریں" ـــــ اس بار مورتی نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"آدمی کمال ہے ـــ اب تمہاری بھی نگاہ ٹیسٹ کرانی پڑے گی تمہیں یہ آدمی نظر آرہا ہے۔ حد ہو گئی" ـــــ عمران نے کہا اور جی ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اُٹھا۔

"صفدر صاحب۔ اسے سمجھا لیں پھر آپ گلہ کریں گے۔ اگر اس بکواس اسی طرح جاری رہی تو میں اسے گولی مار دوں گا" ـــــ تنو نے بُری طرح بگڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ کو کتنی بار سمجھایا ہے کہ باس کے بارے میں سوچ سمجھ کر بات کیا کریں مسٹر تنویر" ـــــ یکلخت پچھلی سیٹ پر خاموش بیٹھے ہوئے جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میرے مُنہ مت لگا کرو" ـــــ تنویر نے پلٹ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور جوزف یکلخت ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جاؤ جوزف" ـــــ یکلخت عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جوزف جس کا چہرہ غصے کی شدت سے اور زیادہ سیاہ ہو گیا تھا ایک جھٹکے سے واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"تنویر تم اب خاموش رہو گے سمجھے میں مشن کے دوران اس قسم کی تلخی پسند نہیں کرتی" ـــــ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن مس جولیا۔ آپ اس عمران کو بھی سمجھا لیں یہ میرے متعلق بات ہی کیوں کرتا ہے کیا کیپٹن شکیل اور صفدر ٹیم کے ممبر نہیں ہیں ان کے متعلق ایسی بات کیوں نہیں کرتا" ـــــ تنویر نے بُری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل اور صفدر تو بیچارے بے ضرر سے لوگ ہیں اللہ میاں کی گائے کی طرح سیدھے سادھے" ـــــ عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بھی خاموش رہو عمران۔ میں تمہیں اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتی کہ تم ہر وقت تنویر کا مذاق اڑاتے رہو" ـــــ جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر کا سخت

جھنجھلایا ہوا سا چہرہ جولیا کی یہ بات سُن کر یکلخت نارمل ہوگیا۔

"ٹھیک ہے ٹائم ٹیبل بنا کر دے دو"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ٹائم ٹیبل۔ کس کا ٹائم ٹیبل"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تنویر سے مذاق کرنے کا خود تو کہہ رہی ہو کہ ہر وقت اجازت نہیں دے سکتی"۔۔۔ عمران نے اسی طرح معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم باز نہیں آؤ گے"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آجاؤں گا۔ بلکہ سر کے بل آؤں گا۔ تم اجازت تو دو"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار جولیا۔۔۔ یکلخت جھینپ سی گئی اور مورتی مسکرا کر جولیا کو دیکھنے لگی۔

"عمران صاحب۔ جب ادھر جنگلات اور پہاڑیاں ہیں تو ہم جہاز سے نیچے کیسے اتریں گے۔ کیا پیراشوٹوں کے ساتھ"۔۔۔ صفدر نے موضوع بدلنے کی خاطر عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"پیراشوٹ ہیں تمہارے پاس"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ واقعی پیراشوٹ تو ہیں نہیں۔ کیا مطلب جہاز میں پیراشوٹ کیوں موجود نہیں ہیں"۔۔۔ صفدر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا اور صفدر ہی کیا کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا سمیت سب چونک پڑے۔ البتہ جوزف اور جوانا بدستور خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں اس بات کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو۔

"مسٹر اللہ میاں کی گائے۔ یہ جغرافیائی سروے کرنے والا مخصوص جہاز ہے اس لئے یہ زیادہ اونچائی پہ پرواز نہیں کر سکتا اور پیراشوٹ صرف زیادہ اونچائی پر ہی کام کرتے ہیں۔ کم بلندی سے اگر چھلانگ لگائی جائے تو جب تک پیراشوٹ کھلے گا آپ زمین پہ استراحت فرما رہے ہوں گے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر اس بار واقعی جھینپ گیا۔

"اوہ واقعی مجھے اس بات کا تو خیال ہی نہ آیا تھا لیکن عمران صاحب جغرافیائی سروے والا جہاز بھی تو خراب ہو سکتا ہے"۔۔۔ صفدر نے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تو یہ ہوا میں یکلخت پھٹ جائے گا۔ پھر تو چاہے پیراشوٹ ہوں یا نہ ہوں بات ایک ہی ہے کیونکہ ان کے استعمال کی نوبت ہی نہ آئے گی لیکن اگر ایسی خرابی ہو جس میں کچھ دیر جہاز اُڑتا رہے تو پھر اسے کہیں پہ اُتارا جا سکتا ہے۔ یہ جہاز سڑک جتنی چوڑائی پر بھی اُتر جاتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا۔

"لیکن تم اسے یہاں کہاں اُتارو گے۔ یہاں تو کوئی سڑک نہیں ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"کوئی بات نہیں میں اسے کسی درخت کی چوٹی پہ اتار دوں گا۔ یا کسی پہاڑی چٹان پہ اتارنا ہی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر استعمال کیا جاتا تو زیادہ بہتر نہ تھا"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جتنا فاصلہ یہ جہاز طے کر آیا ہے اتنا فاصلہ ہیلی کاپٹر تو مسلسل طے نہ کر سکتا تھا"۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے بھی سر ہلا دیا۔

"وہ شریلہ قبائل کی حدود ابھی کتنی دور ہے"۔۔۔ مورتی نے پوچھا۔

یہ تو شرپا قبائل سے ہی پوچھنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مورتی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"کیا ان اڈے والوں کو ہماری آمد کا علم نہ ہو گا"۔۔۔۔ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہو بھی چکا ہو گا اور وہ استقبال کے لئے پھولوں کے گیٹ تیار کرنے اور بینڈ باجے بک کرانے کے انتظامات میں مصروف ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا وہ جہاز پر فائر کھول دیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ جہاز پر بھی فائر کر سکتے ہیں۔ تم سے ٹائم ٹیبل تیار کرانے کے تو پابند نہیں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اسی لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے تم آج مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ ہر بات کا جواب طنزیہ انداز میں دے رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے مس جولیا کہ تم لوگ اس مشن کو جتنا آسان سمجھ رہے ہو یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ ہم پکنک منانے نہیں جا رہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ ہم پکنک منانے جا رہے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"تم لوگ باتیں ہی ایسی کر رہے ہو۔۔۔ یہ تو وقت کمر پٹخنے کا ہے۔ کیونکہ یہاں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں جہاز آسانی سے اتارا جا سکے

ایک بات۔ دوسری بات یہ کہ اس پوائنٹ کے مدنظر اڈے والے بھی مطمئن ہوں گے کہ ہم لوگ لازماً آگے نکل جائیں گے ورنہ وہ اب تک ہم پر کوئی نہ کوئی میزائل فائر کر چکے ہوتے۔ یہاں انہیں کس نے پوچھنا ہے۔ اس لئے میں نے اس بار جو فیصلہ کیا ہے اس میں زندہ رہنے کا چانس بے حد کم ہے۔ مجھے اچانک کریش لینڈنگ کرنی پڑے گی تاکہ اس سے پہلے کہ وہ لوگ کچھ سمجھیں جہاز زمین پر پہنچ چکا ہو۔ اس طرح ہمارا جہاز تباہ ہونے سے بچ جائے گا۔ اور اگر اس جگہ پر کریش لینڈنگ کرنے کے بعد ہم زندہ بچ گئے تو پھر انہیں مطمئن کیا جا سکتا ہے کہ ہم واقعی بین الاقوامی سروے کے لوگ ہیں اور جہاز کی اچانک خرابی کی وجہ سے ہمیں مجبوراً یہاں اترنا پڑا ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ تو صریحاً خود کشی ہے۔ یہاں کریش لینڈنگ کے بعد تو ہم کسی صورت بھی زندہ نہ بچ سکیں گے"۔۔۔۔ مورتی نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں اس طرح مر جانے والوں کو شہید کہا جاتا ہے اور شہید زندہ ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا کیا جو کچھ عمران صاحب کہہ رہے ہیں وہ درست ہے"۔۔۔۔ مورتی واقعی عمران کی بات سن کر بری طرح گھبرا گئی تھی۔

"ظاہر ہے عمران غلط بات تو نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن یہ تو خود کشی ہے۔ اگر آپ لوگوں نے یہ کام کرنا تھا تو مجھے کیوں ساتھ شامل کر لیا"۔۔۔۔ مورتی نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس موری آپ مطمئن رہیں۔ عمران کی صرف زبان ہی غلط چلتی ہے دماغ اور ہاتھ غلط نہیں چلتے۔ اگر اس نے یہ فیصلہ کیا ہے تو ظاہر ہے سوچ سمجھ کر کیا ہو گا۔ ویسے بھی موت تو ایک دن آنی ہی ہے ـــــ وہاں پاکیشیا اور ناپال میں نہ سہی یہاں تاپات میں ہی سہی" ـــــ تنویر نے کہا اور موری حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگی۔ جیسے کہہ رہی ہو کہ تم بھی عمران کی حمایت کرنے لگے۔

"مس موری۔ اگر آپ مرنے سے ڈرتی ہیں تو میں جہاز کو نیچے لے جا کر جوزف کو کہہ دوں گا کہ وہ آپ کو اٹھا کر کسی نرم جگہ پہ پھینک دے گا۔ بس صرف ہڈیاں ٹوٹیں گی۔ زندہ آپ بہرحال رہیں گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں یہ ظلم ہے ـــ یہ زیادتی ہے ـــ پلیز جہاز واپس لے چلو میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی" ـــ موری نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا اور جسم موت کے خوف سے کانپنے لگ گیا تھا۔

"ارے ارے اگر صرف موت کے تصور سے اتنا خوف آ رہا ہے تو موت کے وقت کیا حال ہو گا" ـــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ سب یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ موری نے منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر بُری طرح رونا شروع کر دیا۔

"ارے ارے موری رو کیوں رہی ہو ـ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں ہیں۔ فکر نہ کرو جہاز بھی لینڈ کر جائے گا اور ہم میں سے کسی کو کچھ نہیں ہو گا" ـــ جولیا نے اُسے پکڑ کر گلے سے لگا کر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

نہیں میں مر جاؤں گی یہاں تو نوکیلی چٹانیں ہیں۔ جہاز نیچے اُترتے ہی پھٹ جائے گا" ـــــ موری نے کہا۔

"مس موری۔ حوصلہ کریں سیکرٹ سروس تو ہے ہی موت زندگی کا کھیل اور آپ تو سیکرٹ سروس کی رُکن ہیں" ـــ صفدر نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تم تم ـــ میں نے ایسی سیکرٹ سروس کبھی نہیں دیکھی جو اس طرح خود ہی موت کے منہ میں چھلانگ لگا دے" ـــ موری نے چیختے ہوئے کہا۔

"جوزف" ـــ یکلخت عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــ جوزف نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"مس موری کو اُٹھا کر جہاز سے باہر پھینک دو مجھے بزدلوں سے شدید نفرت ہے چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں" ـــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ جوزف نے بڑے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور یکلخت وہ مس موری پہ جھپٹ پڑا۔ موری کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں وہ بُری طرح ہاتھ پیر مارنے لگی۔

"مت پھینکو میں اب کچھ نہیں کہوں گی" ـــ موری نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"جوزف۔ پیچھے ہٹ جاؤ ـــ میں ذمہ دار ہوں اب یہ نہیں گھبرائے گی" ـــ جولیا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے جوزف بیٹھ جاؤ" ـــ عمران نے کہا اور جوزف خاموشی

سے پیچھے ہٹ کر واپس سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"موزتی اب جولیا کے ساتھ لگی آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑا ہوا تھا۔

"اپنی بیلٹیں باندھ لو۔۔۔ ہم شرپا قبائل کی حدود میں پہنچنے والے ہیں اور میں کسی بھی جگہ کریش لینڈنگ کروں گا جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے یکلخت تیز لہجے میں کہا اور سب چونکا ہو کر بیٹھ گئے اور انہوں نے تیزی سے اپنی بیلٹیں باندھنی شروع کر دیں۔

"بیلٹ باندھ لو موزتی اور بالکل بے فکر رہو۔۔۔ ہم سب بخیریت رہیں گے۔ عمران چاہے تو پہاڑ کی چوٹی پہ جہاز بخیریت اتار سکتا ہے"۔۔۔ جولیا نے موزتی کو علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور موزتی نے جلدی سے بیلٹ باندھ لی اور پھر اس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لئے اور نیچے کی طرف جھک گئی۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اب ذہنی طور پر مرنے کے لیے تیار ہو چکی تھی۔

یکلخت جہاز نیچے کی طرف جھکا اور پھر تیزی سے جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ نوک کے بل پوری رفتار سے چٹانوں سے جا ٹکرائے گا۔ جولیا سمیت سب لوگوں کے چہرے اس قدر سخت دکھائی دے رہے تھے جیسے پتھر کے بنے ہوئے ہوں۔ جوزف بار بار اپنے سینے پر صلیب کا نشان بنا رہا تھا۔ عمران کی نظریں ونڈ سکرین سے چپکی ہوئی تھیں اور جہاز مسلسل نیچے گرتا جا رہا تھا۔ جہاز کے اس طرح تیزی سے نیچے گرنے سے ان سب کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان سب کی آنتیں ان کے حلق میں آ رہی ہوں۔ دوسرے لمحے جہاز نے ایک

جھٹکا کھایا۔ وہ ذرا اوپر کو اٹھا لیکن اسی وقت خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز جہاز کے نچلے حصے سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ اور وہ سب اپنی سیٹوں سمیت نہ صرف اچھلے بلکہ بے اختیار ان کے جسم موت کے پسینوں میں ڈوب گئے۔ موزتی کے حلق سے طویل چیخ نکلی لیکن دوسرے لمحے فضا یکلخت پرسکون ہو گئی اور زمین پر رگڑ کھا کر دوڑتا ہوا جہاز رک گیا۔

"مس موزتی کا پتہ کرو وہ تابات کی جگہ تابوت میں تو نہیں پہنچ گئی"۔۔۔ عمران کی مسکراتی ہوئی انتہائی مطمئن آواز سنائی دی۔ اور موزتی یکلخت بوکھلاتے ہوئے انداز میں سیدھی ہوئی اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ باقی سب ساتھی بھی بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگے۔ ان کے پیروں تلے سے جہاز کی باڈی تقریباً غائب ہو چکی تھی اور انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ صرف زمین پہ کھڑے ہوں۔

"کیا۔ کیا مطلب ہم زندہ ہیں صحیح سلامت ہیں"۔۔۔ موزتی نے یکلخت مسرت بھرے انداز میں چیخ مارتے ہوئے کہا۔

"مس موزتی جب آدمی موت سے ڈرے تو موت جھپٹ لیتی ہے لیکن جب وہ خود موت پر جھپٹنے لگے تو پھر موت اس سے بھاگتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی بیلٹ کھول کر اٹھ کھڑا ہوا۔ باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے چہرے اس خوفناک کریش لینڈنگ کے باوجود بالکل صحیح سلامت زندہ بچ جانے پر فرط مسرت سے جگمگا اٹھے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئے اور پھر

مورتی تو ایک طرف تقریباً سارے ہی ساتھی انتہائی حیرت بھرے انداز میں جہاز کی حالت دیکھ رہے تھے۔ جہاز کا اگلا انجن والا حصہ بُری طرح ٹوٹ پھوٹ کر تباہ ہو چکا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے جہاز کسی چٹان سے پوری رفتار سے دوڑتا ہوا ٹکرا گیا ہو۔ نیچے کا حصہ خوفناک رگڑ کی وجہ سے غائب ہو چکا تھا اور جہاز بالکل زمین کے ساتھ چپکا کھڑا تھا
"اوہ اوہ۔ بغیر پہیوں کے کریش لینڈنگ"۔۔۔ اس بار مورتی کے حلق سے بُری طرح چیخ نکل گئی۔
"اگر میں پہیئے کھول دیتا تو پھر کریش لینڈنگ کی ضرورت ہی کیا تھی اور انجن اس لئے تباہ کر دیا تاکہ وہ لوگ کہیں چیکنگ نہ کریں کہ انجن میں واقعی خرابی ہوئی بھی تھی یا نہیں۔ اب یہ چیکنگ نہ ہو سکے گی اور پہیے بھی نہ کھل سکے اس لئے مجبوراً ایسا رسک لینا پڑا۔ اب یہ اللہ کا کرم ہے کہ اس نے معجزہ دکھا دیا اور ہم زندہ اور صحیح سلامت بچ گئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کم از کم میں اس قدر خوفناک لینڈنگ کا تصور بھی نہ کر سکتا۔ یہ عمران صاحب آپ کا ہی کام ہے"۔۔۔ صفدر نے بے اختیار ہو کر کہا۔
"لیکن اس قدر خوفناک رگڑ اور پھر انجن کے تباہ ہو جانے کے بعد جہاز میں آگ کیوں نہیں لگی"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور عمران نے بے اختیار مسکرا دیا۔
"یہ سب اللہ کا کرم ہے۔ وہ چاہے تو آگ کو گلزار بھی بنا سکتا اور چاہے تو لگنے بھی نہ دے۔ بہرحال اصل بات یہ ہے کہ میں نے ٹینکوں میں پٹرول ہی اتنا رکھوایا تھا کہ یہاں تک پہنچتے ہوتے تقریباً ختم

ہو جاتے۔ ہم یہی کہیں گے کہ کریش لینڈنگ کے اصول کے مطابق پٹرول ہمیں گرانا پڑا۔ دوسری بات یہ کہ جہاز کی باڈی کے نیچے اور انجن والے حصے کے گرد ایسا کیمیکل خصوصی طور پر لگوایا گیا تھا کہ رگڑ اور ضرب کے باوجود آگ کو پیدا نہیں ہونے دیتا کیونکہ آگ لگ جانے کے بعد مسئلہ واقعی سیریس ہوتا۔ میں تو خیر نکل ہی جاتا لیکن مس مورتی کو کون نکالتا"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور سب نے سر ہلا دیا۔
اُسی لمحے اُنہیں گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔
"جلدی کرو جوزف اور جوانا جہاز سے سامان نکال کر اپنے کاندھوں پر لاد لو۔ کچھ لوگ آ رہے ہیں"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوزف اور جوانا دوبارہ جہاز کی طرف دوڑ پڑے۔ چند لمحوں بعد وہ کینوس کے بڑے بڑے تھیلے اپنی پشت پر لادے باہر آ گئے۔ ان تھیلوں میں بظاہر تو جغرافیکل سروے کے آلات اور مختلف کاغذات بھرے ہوئے تھے۔ لیکن دراصل ان کے خفیہ خانوں میں عمران نے مخصوص قسم کا اسلحہ بھر رکھا تھا۔
"میں ان سے بات کروں گی"۔۔۔ مس مورتی نے چونک کر کہا۔
"نہیں تم خاموش رہو گی۔ تجھے اب شریانہ زبان کافی آ گئی ہے۔ میں خود بات کروں گا"۔۔۔ عمران نے اُسے سخت لہجے میں روکتے ہوئے کہا اور پھر مورتی سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔
گھوڑوں کی ٹاپوں کی آوازیں اب کافی قریب سے سنائی دینے لگی تھیں۔ پہاڑی علاقے کی وجہ سے گھوڑے نیچے اُترتے اور اوپر چڑھتے

تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سامنے والی پہاڑی کی چٹان پر ایک گھڑ سوار نمودار ہوا۔ وہ لمبے قد کا آدمی تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا چغہ پہنا ہوا تھا۔ اس کے عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال اس کے شانوں پر لٹک رہے تھے۔ چغے کے اندر اس نے پتلون قمیض پہن رکھی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اس کا میگزین اس کے سینے پر بیلٹ کی صورت میں بندھا ہوا تھا۔ وہ کافی لمبے چوڑے اور ٹھوس جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا چہرے پر بے پناہ سختی اور درشتی تھی۔ وہ بڑے غور سے جہاز اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ اسی لمحے پانچ اور گھوڑ سوار بھی اس کے پیچھے آکر کھڑے ہو گئے۔ ان کے ہاتھوں میں بھی مشین گنیں تھیں لیکن انہوں نے عام پتلون اور قمیض پہن رکھی تھیں۔ ان میں سے کسی نے چغہ نہ پہنا ہوا تھا۔

"یہ چغے والا ناوا ہے۔ سرخ چغہ ناوا کی نشانی ہے" — مو نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی وقت چھ کے چھ گھوڑ سوار یکلخت چیخے اور عجیب عجیب آوازیں نکالتے ہوئے گھوڑے دوڑاتے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ اب قوس کی شکل میں ان کی طرف بڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنی مشین گنیں ان کی طرف اٹھائی ہوئی تھیں۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ کسی بھی لمحے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دیں گے لیکن چونکہ عمران اطمینان سے کھڑا تھا اس لئے باقی ساتھی بھی اطمینان سے کھڑے رہے البتہ مورتی بُری طرح

مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔ وہ لوگ گھوڑے دوڑاتے ہوئے گرد دائرے کی صورت میں آکر کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ناوا آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔

"کون ہو تم" — ناوا نے انگریزی زبان میں پوچھا اور عمران مسکرا دیا۔

"ہمارا تعلق اقوام متحدہ کے جغرافیائی سروے ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ ہمارے جہاز میں اچانک خرابی ہو گئی۔ انجن فیل ہو گئے اور پہیے جام ہو گئے اس لئے مجبوراً ہمیں بغیر پہیوں کے کریش لینڈنگ کرنی پڑی اور یہ کوئی معجزہ ہی ہوا کہ ہم زندہ سلامت بچ گئے۔ آپ کون صاحب ہیں ہمیں پناہ چاہئیے" — عمران نے بھی انگریزی میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہوں۔ واقعی یہ معجزہ ہے کہ تم صحیح سلامت کھڑے ہو۔ ورنہ جس طرح یہ جہاز تباہ ہوا ہے تمہاری لاشیں بھی نہ ملنی چاہئیے تھیں لیکن ہم کوئی پناہ نہیں دے سکتے کیونکہ تم شرپا علاقے میں ہو اور شرپا اپنے علاقے میں کسی اجنبی کی موجودگی برداشت نہیں کرتے" — اس ناوا نے تیز اور تلخ لہجے میں کہا۔

"ہم میں سے چار کا تعلق ایشیا سے ہے اور ہم اس علاقے کے رہنے والے ہیں جہاں مہاتما بدھ نے گیان حاصل کیا۔ ہم نے وہ زیارات کی ہوئی ہیں اور ہم مہاتما بدھ کی تعلیمات سے واقف ہیں۔ مہاتما بدھ کے ماننے والے کبھی کسی پریشان حال آدمی کو پناہ دینے سے انکار نہیں کر سکتے" — عمران نے کہا اور پھر اس نے مہاتما بدھ کا ایک اشلوک

دیا جس میں کہا گیا تھا کہ جب کوئی قبیلہ مظلوموں، اجنبیوں، مسافر اور پریشان حال انسانوں کو پناہ دیتا ہے تو آسمانی باپ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول کرتا ہے۔

"اوہ - اوہ تم مہاتما بدھ کے اشلوک جانتے ہو اور پڑھے بھی رہے ہو۔ تم ان کے گیان والے علاقے سے تعلق رکھتے ہو پھر تو تم ہمارے لئے مقدس ہو۔ ہم تمہیں سلام کرتے ہیں اور پناہ دیتے ہیں لیکن صرف ان کو جن کا تعلق مہاتما کے علاقے سے ہے" ـــ ناوا نے چونک کر کہا۔

"مہاتما نے اجنبیوں کو بھی پناہ دینے کا حکم دیا ہے کیونکہ جب کوئی اجنبی مہاتما کے ماننے والوں کی پناہ میں آتا ہے تو وہ ان کے حسن سلوک کو دیکھ کر مہاتما کی عظمت کو سمجھنے لگتا ہے اور اس طرح اس کے دل میں وہ آگ جل اُٹھتی ہے جو اُسے کسی بھی وقت مہاتما کے چرنوں میں لے جاسکتی ہے" ـــ عمران نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ تم تو مقدس لاماؤں جیسی باتیں کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے میں بطور ناوا سارے شرپا قبائل کی طرف سے تمہیں پناہ دیتا ہوں"۔ ناوا نے اس بار بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ گھوڑے سے اُتر آیا۔ اس کے گھوڑے سے اُترتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی گھوڑے سے اُتر آئے۔ لیکن ان کے چہروں پر حیرت کے آثار تھے۔ یقیناً وہ انگریزی نہ جانتے تھے اس لئے انہیں یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ آخر ناوا ان لوگوں کو ہلاک کر دینے کا حکم دینے کی بجائے ان کا احترام کیوں کر رہا ہے۔

"سنو یہ مقدس لاماؤں کی طرح مہاتما کے غلام ہیں اس لئے میں نے انہیں تمام شرپا قبائل کی طرف سے پناہ دے دی ہے۔ جاؤ اور فوراً سب سے بڑی حویلی ان کے لئے خالی کراؤ اور ان کے کھانے وغیرہ کا انتظام کراؤ۔ میں انہیں لے کر آرہا ہوں" ـــ ناوا نے یکلخت چیختے ہوئے شرپا زبان میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے تمام ساتھیوں نے سر جھکائے اور پھر وہ مڑ کر بجلی کی سی تیزی سے گھوڑوں پر چڑھے اور گھوڑے دوڑاتے ہوئے واپس پہاڑیوں میں غائب ہوگئے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازیں کافی دیر تک سنائی دیتی رہیں پھر مدھم ہوتے ہوتے ختم ہوگئیں۔

"میرا نام پاموہے اور میں ناوا شنگو ہوں۔ سارے شرپا قبائل اور سارے جنگلوں کا محافظ اعلیٰ۔ یہاں میرا حکم چلتا ہے" ـــ ناوا شنگو نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جواب میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرا دیا۔ اس نے سب کے نام اصل بتا دیئے تھے۔

"اوہ تم واقعی بین الاقوامی گروپ ہو۔ آؤ میرے ساتھ" ـــ ناوا شنگو نے کہا اور اُچھل کر گھوڑے پر سوار ہوا۔ پھر آگے بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے پیدل چلنے لگے۔

"ناوا شنگو تم نے یہ انگریزی زبان کہاں سے سیکھی ہے" ـــ عمران نے گھوڑے کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"تم شاید سمجھ رہے ہو کہ میں کبھی مہذب دنیا میں نہیں گیا۔ تمہیں یہ سن کر حیرت ہوگی کہ میرا باپ یہاں کا ناوا شنگو تھا۔ اس کا ایک پادری

دوست بن گیا۔ وہ بھی اس طرح راستہ بھول کر ادھر آنکلا تھا چونکہ ہم اُسے رواج کے مطابق تین دن تک پناہ دے سکتے تھے۔ اس لئے تین دن وہ میرے باپ کی پناہ میں رہا۔ وہ بہت اچھا اور نیک آدمی تھا۔ اس نے میرے باپ کو کہا کہ پامو کو میرے ساتھ مہذب دنیا میں بھیج دو۔ میں اسے تعلیم دلا دوں گا اور اچھی باتیں سکھا دوں گا اور اس نے اپنے مقدس باپ کا حلف دیا کہ وہ مجھے اپنے مذہب پہ نہ لانے گا چنانچہ میرا باپ راضی ہو گیا اور میں بچپن میں ہی اس کے ساتھ چلا گیا اور پھر میں نے گریٹ لینڈ میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد میں واپس آگیا اور جب میرا باپ مر گیا تو رواج کے مطابق میں ناواشنگو بن گیا"۔۔۔ پامو نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ وہ اب ساری بات سمجھ گیا تھا کہ روسیاہیوں اور کافرستانیوں نے اسے کوئی بڑا لالچ دے کر اسے اپنے ساتھ ملا لیا ہو گا ورنہ یہاں مقامی رہنے والا ناواشنگو کبھی اپنے رواج سے بغاوت نہ کرتا۔ انہیں کسی طرح بھی جنگل میں داخل نہ ہونے دیتا۔

اونچی نیچی چٹانوں سے اترتے ہوئے انہیں تھوڑی ہی دیر گزری گی کہ دور سے انہیں ہر طرف تنگ اور ایک دوسرے سے بالکل جڑے ہوتے پتھروں کے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے مکانات کا طویل سلسلہ نظر آنے لگا۔

"یہ چاکو گاؤں ہے۔ شرپا علاقے کا سب سے بڑا گاؤں۔ چھوٹے چھوٹے گاؤں تو بہت دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں"۔۔۔ پامو نے اس گاؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے

"ہم نے آج تک شرپا کے متعلق سنا اور پڑھا تو بہت کچھ تھا لیکن آج ہم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم لوگ خوش قسمت ہو کہ میں نے تمہیں پناہ دے دی ہے ورنہ تو ہم اجنبیوں کو مار ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ سُن لو کہ اگر تم لوگوں نے یہاں کوئی ایسی حرکت کی جو ہمارے رواج کے خلاف ہوئی تو پھر ہم ایک لمحے میں تمہیں مار ڈالیں گے اور یہ بھی سُن لو کہ ہمارے رواج کے مطابق پناہ صرف تین دن کے لئے ہوتی ہے۔ تین دن بعد تمہیں جانا ہو گا"۔۔۔ پامو نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں کیا ضرورت ہے تمہارے رواجوں میں مداخلت کرنے کی"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ گاؤں کی حدود میں داخل ہو گئے اور وہاں گاؤں کے تمام مرد اور عورتیں ان کے گرد اکٹھے ہو گئے اور وہ سب حیرت سے ان کو دیکھ رہے تھے۔ شاید زندگی میں پہلی بار وہ اجنبی افراد کو دیکھ رہے تھے۔ اس لئے ان کی آنکھوں اور چہروں پر عجیب سا تجسس اور حیرت کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔ ناواشنگو نے اونچی آواز میں انہیں پناہ دینے کی بات کی اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے ایک بڑی سی حویلی میں پہنچ گیا جس کے ایک طرف چھوٹے چھوٹے کمرے قطار کی صورت میں بنے ہوئے تھے۔

"ہمارے ہاں رواج ہے کہ ایک آدمی سے زیادہ کسی کمرے میں نہیں رہتا بشرطیکہ کوئی جوڑا نہ ہو۔ تم میں دو عورتیں بھی موجود ہیں

یہ تم میں سے کسی کی بیویاں تو نہیں"۔۔۔ ناواشنگو نے حویلی میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"نہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ناواشنگو نے سر ہلا دیا اور پھر انہیں ایک ایک کمرہ دے دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہر کمرے میں کھانا پہنچا دیا گیا۔

"ہم یہاں سیر کرنا چاہتے ہیں کیا ہمیں اس کی اجازت مل جائے گی"۔۔۔ عمران نے ناواشنگو کے ملازم سے اشاروں میں بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ان پر یہ ظاہر نہ کرنا چاہتا تھا کہ وہ ان کی زبان جانتا ہے ملازم نے اسی انداز میں انکار میں سر ہلا دیا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران خاموشی سے زمین پر بچھے ہوئے گھاس پر لیٹ گیا۔ اس کے مشن کا ایک مرحلہ تو بخیر و خوبی طے ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ لیٹ کر اب آئندہ مرحلے کے بارے میں سوچ بچار کر رہا تھا لیکن پھر نجانے کیوں اُسے یکلخت گہری نیند کا خمار سا ذہن پر چھاتا ہوا محسوس ہوا۔ اور اس نے یہی سمجھا کہ کریش لینڈنگ کی وجہ سے چونکہ اس کے اعصاب پر بے پناہ دباؤ پڑا تھا اس لئے اُسے نیند آ رہی ہے اس نے اپنے ذہن کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ دوسرے لمحے وہ گہری نیند سو چکا تھا۔

ایک بڑے سے کمرے کے اندر دفتری میز کے پیچھے ایک روسیاہی کرسی پر بیٹھا کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور وہ روسیاہی چونک پڑا۔

"یس کم اِن"۔۔۔ اس نے سخت لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک روسیاہی نوجوان اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے ناروف کیوں آئے ہو"۔۔۔ ادھیڑ عمر نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس ایک اہم اطلاع دینی تھی"۔۔۔ نوجوان جس کا نام ناروف تھا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اہم اطلاع کیا مطلب۔ کیسی اطلاع"۔۔۔ باس نے چونک کر پوچھا۔

"باس آلات نے ایک چھوٹے جہاز کو شریا گاؤں سے کچھ دور فضا میں کم بلندی پر پرواز کرتے ہوئے چیک کیا۔ جہاز پر بین الاقوامی جغرافیکل

سروے کا مخصوص نشان موجود تھا۔ اور یہ جہاز شوگران کے وسطی علاقوں کی طرف سے آ رہا تھا۔ ہم اس لئے خاموش رہے کہ جب اسی طرح اُڑتا ہوا آگے نکل جائے گا لیکن پھر اچانک اس جہاز میں خرابی پیدا ہو گئی اور وہ نوک کے بل چٹانوں کی طرف آنے لگا۔ اس کا پائلٹ بے حد ماہر تھا۔ اس نے عین آخری لمحات میں اُسے سنبھالا لیکن اس کے پہیے نہ کھل سکے اور وہ بغیر پہیوں کے زمین سے رگڑ کھاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا۔ راستے میں ایک چھوٹی سی چٹان سے وہ خوفناک انداز میں ٹکرایا اور اس کا انجن بُری طرح ٹوٹ پھوٹ گیا لیکن اس کے باوجود جہاز حیرت انگیز طور پر کامیاب کریش لینڈنگ کرتے ہوئے رُک گیا۔ اس میں اس خوفناک ٹکراؤ اور کریش لینڈنگ کے باوجود آگ نہ لگی۔ اس میں سے چھ مرد اور دو عورتیں باہر آ گئیں۔ ان میں سے ایک افریقی تھا، ایک ایکریمین حبشی، ایک سیکسر لڑکی، ایک نابالغ لڑکی اور باقی چار مرد ایشیائی تھے۔ پھر ناواشنگو اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا۔ ہم نے یہی سمجھا کہ وہ رواج کے مطابق انہیں ہلاک کر دے گا لیکن اس نے انہیں احترام دیا۔ ہم ان کے درمیان ہونے والی باتیں تو نہ سُن سکتے تھے لیکن ہم نے اُسے احتراماً گھوڑے سے اُترتے دیکھا پھر اس کے ساتھی پیدل گاؤں میں آ گئے جب کہ وہ انہیں ساتھ لے کر آیا اور انہیں بڑی حویلی میں ٹھہرایا گیا ہے"۔۔۔۔ ناروف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ تو انتہائی حیرت انگیز خبر ہے۔ ناواشنگو نے انہیں پناہ کیوں دی ہے"۔۔۔۔ باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو سمجھ میں نہیں آ رہی باس"۔۔۔۔ ناروف نے جواب دیا۔

"اس ناواشنگو کو فوری کال کرو تاکہ اس سے تفصیل معلوم کی جا سکے"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"باس فوری طور پر تو ایسا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہم میں سے تو کوئی جا نہیں سکتا اور کمپاشا کو اگر بھیجا گیا تو اُسے طویل چکر کاٹ کر جانا ہو گا کیونکہ وہ جنگل کے راستے تو جا نہیں سکتا۔ اُسے ایک ہفتہ لگ جائے گا"۔۔۔۔ ناروف نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں سپیشل پیغمبر بھیجنا ہو گا کیونکہ یہ لوگ ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"باس۔ میرا تو خیال ہے کہ چھان بین کرنے کی بجائے ہم انہیں چیک کرتے رہیں اگر یہ لوگ مشکوک معلوم ہوں تو پھر ان کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر یہ رواج کے مطابق تین دن رہ کر چلے جاتے ہیں تو پھر ہم کیوں اپنے آپ کو خواہ مخواہ اوپن کریں"۔۔۔۔ ناروف نے کہا۔

"ہونہہ بات تو ٹھیک ہے لیکن ذرا کرشن کو بلاؤ۔ مجھے تمہاری ایک بات انتہائی مشکوک لگ رہی ہے۔ بین الاقوامی سروے ٹیم میں بیک وقت چار ایشیائیوں کی شرکت کچھ عجیب سی لگتی ہے عام طور پر ایسا نہیں ہوتا"۔۔۔۔ باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ناروف سر ہلاتا ہوا واپس مڑا۔ اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ناروف ایک کافرستانی نوجوان کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"یس باس"۔۔۔۔ اس کافرستانی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو کرشن اور ناروف تم ان اجنبی افراد کی فلم لے کر آؤ۔ میں یہ فلم کرشن کو دکھانا چاہتا ہوں" ___ باس نے کہا۔

"یس باس" ___ ناروف نے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کیسے اجنبی اور کیسی فلم باس" ___ کرشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کافرستانی حکومت نے سیکورٹی کے تحت یہاں بھیجا ہے اور تمہارا تعلق کافرستان کی ملٹری انٹیلی جینس سے ہے" ___ باس نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ لیکن یہ سب کچھ تو میری فائل میں موجود ہے اور آپ جانتے ہیں۔ کیا آپ مجھے مشکوک سمجھ رہے ہیں" ___ کرشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ بات نہیں ہے میں اس لئے کہہ رہا تھا کہ اگر کافرستان نے اس اہم پراجیکٹ کے لئے تمہارا انتخاب کیا ہے تو سوچ سمجھ کر ہی کیا ہو گا۔ یہاں چاکو گاؤں کے پاس کچھ ایشیائی اجنبی موجود ہیں۔ تم ان کی فلم دیکھو اور مجھے بتاؤ کیا یہ واقعی کافرستانی ہیں یا کہیں یہ پاکیشیائی تو نہیں" ___ باس نے کہا۔

"چاکو گاؤں میں اجنبی اور وہ بھی ایشیائی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ باس شرپا بھلا کسی اجنبی کی موجودگی کیسے برداشت کر سکتے ہیں" ___ کرشن باس کی بات سن کر حیرت سے اچھل پڑا۔

"نہ صرف موجود ہیں بلکہ ناوا شنگو نے انہیں باقاعدہ پناہ بھی دی

ہے" ___ باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ناروف کی دی ہوئی رپورٹ دہرا دی۔

"اوہ باس۔ اس میں اتنے پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں۔ جغرافیکل سروے تو ہوتے ہی رہتے ہیں اور جہاز بھی خراب ہو سکتے ہیں" ___ کرشن نے اس بار مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن میرے ذہن میں چند ایسے پوائنٹ آئے ہیں جن کی وجہ سے میں مشکوک ہو گیا ہوں۔ حالانکہ میرا تعلق انٹیلی جینس لائن سے نہیں ہے۔ میں پیشے کے لحاظ سے انجینئر ہوں لیکن اس کے باوجود میرا ذہن سوچ تو سکتا ہے پہلا پوائنٹ تو یہ ہے کہ کریش لینڈنگ اور چٹان سے ٹکرانے کے باوجود جہاز کو آگ نہیں لگی۔ دوسرا پوائنٹ جو اچانک میرے ذہن میں آیا ہے کہ ناروف نے جہاز میں سے کسی پائلٹ کے باہر آنے کے متعلق کچھ نہیں کہا۔ حالانکہ سروے ڈیپارٹمنٹ کے لوگ تو ظاہر ہے اول تو پائلٹ ہی نہیں ہوتے اگر ہوں بھی سہی تو کم از کم اس قدر ماہر پائلٹ نہیں ہو سکتے کہ ایسے پہاڑی علاقے پر کریش لینڈنگ کر سکیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ میں ایشیائی لوگ تقریباً ہر ڈیپارٹمنٹ میں موجود ہیں لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ آٹھ کے گروپ میں چار ایشیائی ہوں" ___ باس نے کہا اور کرشن مسکرانے لگا۔

"باس آپ کو تو انجینئر ہونے کی بجائے سیکرٹ ایجنٹ ہونا چاہئے تھا۔ آپ کا ذہن اس بارے میں خوب چلتا ہے۔ لیکن ایک بات ہے باس کہ آپ کے ذہن نے یہ فیصلہ کیوں کر لیا ہے کہ یہ لوگ جلسے

اڈے کے سلسلہ میں آتے ہیں۔ کیا شریا گاؤں میں تین دن پناہ لینے کے بعد وہ ہمارے اڈے تک پہنچ جائیں گے۔ سوائے ناواشنگو کے اور کسی کو اس اڈے کے متعلق معلوم نہیں اور ناواشنگو کو بھی صرف اتنا معلوم ہے کہ ہم یہاں کوئی اڈہ بنا رہے ہیں۔ کس قسم کا اڈہ، کیسا اڈہ اور یہ اڈہ کس کے خلاف استعمال ہوگا اُسے اس کی کوئی خبر نہیں ہے۔ جنگل میں جب شریا کا کوئی آدمی رواج کے مطابق داخل نہیں ہو سکتا تو ان میں سے کسی کے داخل ہونے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ——— اور اگر داخل بھی ہو جائیں تو یہاں پورے جنگل میں خفیہ آلات موجود ہیں جن کی مدد سے انہیں نہایت آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اِس لئے میرے خیال میں تو پریشانی کی کوئی بات نہیں" ——— کرشن نے مُسکراتے ہوتے کہا۔

"ناروف نے بھی یہی کہا ہے اور دُرست بات بھی یہی ہے۔ لیکن میرے ذہن میں ایک اور آئیڈیا آیا ہے جس کے لئے میں نے فلم منگوائی ہے" ——— باس نے کہا۔

"وہ کیا ہے باس" ——— کرشن نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کافرستان کی ملٹری انٹیلی جینس میں خاصے فعال رہے ہو۔ ہو سکتا ہے یہ لوگ مشکوک ہوں اور تم ان میں سے کسی کو پہچانتے ہو۔ تب ہمارا خاموش رہنا نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے" ——— باس نے کہا اور کرشن بے اختیار ہنس پڑا۔

"باس اگر یہ لوگ کسی انٹیلی جینس یا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتے ہیں اور اڈے کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں تو یہ دُنیا کے سب سے

احمق لوگ ہیں کہ پہلے اپنے جہاز کو کریش کریں اپنی جانیں خطرے میں ڈالیں اور پھر شریا قبائل میں پہنچیں اور وہاں سے پھر یہاں آئیں۔ ایسے لوگ تو ایسے راستے اختیار کرتے ہیں جہاں کا دوسروں کو تصور بھی نہیں ہو سکتا" ——— کرشن نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید گفتگو ہوتی دروازہ کھلا اور ناروف ہاتھ میں ایک بڑا سا باکس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"تم نے کافی دیر لگا دی" ——— باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"سر میں نے جا کر فلم تیار کرنے کا کہہ دیا تو فلم تیار ہوئی ورنہ روٹین میں تو اسے صاف کر دیا جاتا ہے اس لئے دیر ہو گئی" ——— ناروف نے کہا اور باس نے سر ہلا دیا۔ ناروف نے باکس کو میز پر رکھ کر ایڈجسٹ کیا۔ اور سامنے سفید دیوار پر سکرین سی بن گئی۔ ناروف نے اس باکس کا ایک بٹن پریس کر دیا دوسرے لمحے سکرین پر جھماکے سے نمودار ہوتے اور اس کے بعد خالی آسمان کا منظر نظر آنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک جہاز دھبے کی صورت میں سکرین کی حدود میں داخل ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی تیزی سے اس کا کلوز اپ سکرین پر نمودار ہوا۔ اس پر واقعی اقوام متحدہ کا خصوصی نشان موجود تھا۔ ساتھ ہی ورلڈ جغرافیکل سروے کے مخصوص شعبے کا نام بھی بڑے بڑے حروف میں درج تھا۔ چند لمحوں تک کلوز اپ رہنے کے بعد جہاز دوبارہ دھبے کی صورت میں آگیا اور پھر آہستہ آہستہ یہ دھبہ واضح ہوتا گیا۔ جب جہاز کافی بڑا اور واضح طور پر نظر آنے لگا تو یکلخت جہاز کا رُخ نیچے کی طرف ہوا۔ اور ایسے محسوس ہوا کہ جیسے جہاز نوک کے

بل سیدھا زمین سے جا ٹکرائے گا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پھیل گئی۔ اب نیچے کی پہاڑیاں بھی واضح طور پر نظر آنے لگیں۔ جہاز سیدھا زمین کی طرف آ رہا تھا لیکن جس جگہ جہاز گر رہا تھا وہاں کافی چوڑائی اور لمبائی میں سطح ہموار تھی البتہ چھوٹی چھوٹی چٹانیں جگہ جگہ سے ابھری ہوئی تھیں۔ جہاز اس قدر خطرناک انداز میں گر رہا تھا کہ باس، ناروف اور کرشن کے سانس بے اختیار رُک گئے۔ حالانکہ انہیں پہلے سے معلوم تھا کہ جہاز زمین سے ٹکرانے کی بجائے کریش لینڈنگ کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے لیکن جہاز اس انداز میں گر رہا تھا کہ انہیں یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ جہاز کسی بھی صورت بچ سکتا ہے لیکن جہاز زمین تک پہنچ کر ذرا سا آگے کی طرف سے اُوپر کو اُٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ زمین پر پوری قوت سے رگڑ کھاتا ہوا بجلی کی رفتار سے آگے بڑھتا گیا۔ جہاز کے نچلے حصے سے پرزے اُڑ کر گر رہے تھے اور پھر وہ راستے میں آنے والی ایک چٹان سے ٹکرایا اور لٹو کی طرح گھوما اور ایک بار پھر گھوم کر سیدھا ہوا اور آگے بڑھتا گیا لیکن اب اس کی رفتار کم ہو گئی تھی اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اوہ۔ انتہائی ہولناک کریش لینڈنگ ہے" ـــــ کرشن اور باس دونوں کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

جہاز کا دروازہ کھلا اور پھر اس میں سے ایک آدمی نے پہلے باہر جھانکا اور پھر وہ اُچھل کر جہاز سے باہر آ گیا اور اس کے ساتھ ہی کرشن بُری طرح چیختا ہوا اُچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی چیخ اور اُچھل کر کھڑا ہونا اس قدر اچانک تھا کہ ناروف نے بے اختیار فلم بند کر دی۔

"کیا ہوا ـــ کیا ہوا" ـــــ ان دونوں نے بھی حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔ لائٹ چونکہ جل رہی تھی اس لئے کرشن کا بُری طرح بگڑا ہوا چہرہ انہیں صاف نظر آ رہا تھا۔

"خوفناک اوہ اس قدر خوفناک آدمی اور یہاں آ گیا ہے" ـــــ کرشن نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا مطلب۔ کس آدمی کی بات کر رہے ہو" ـــــ باس اور ناروف دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ ان دونوں کی سمجھ میں کرشن کی یہ چیخ و پکار نہ آ رہی تھی۔

"عمران ـــ علی عمران۔ پاکیشیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ۔ اوہ ناروف جلدی کرو فلم چلاؤ۔ اگر یہ واقعی عمران ہے تو پھر ہمارا اڈہ سو فی صد خطرے میں ہے" ـــــ کرشن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کا خطرناک ایجنٹ علی عمران ـــ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ پاکیشیا کو کس طرح اس اڈے کا علم ہو سکتا ہے" ـــــ باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اُسی لمحے ناروف نے باکس کے بٹن دبائے۔ چند لمحے باکس میں سے گھر گھر کی آوازیں نکلیں اور پھر کھٹاک کی آواز کے ساتھ فلم دوبارہ چلنے لگی لیکن منظر دوبارہ جہاز کے نیچے گرنے سے شروع ہوا تھا۔ ناروف نے شاید فلم کو پھر ریوائنڈ کر دیا تھا۔

"اوہ ـــ اوہ یہ جہاز یقیناً عمران چلا رہا ہو گا۔ اس کے لئے ایسے خطرناک کھیل کچھ مشکل نہیں ہوتے۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ

وہ ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے" ___ کرشن نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ باس ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جہاز رُک گیا اور پھر جہاز کا دروازہ کھلا۔ اور ایک ایشیائی نوجوان نے باہر جھانکا اور پھر اُچھل کر باہر آگیا۔

"اس کا چہرہ کلوز اَپ میں آسکتا ہے" ___ کرشن نے کہا اور ناروف نے سر ہلاتے ہوئے اس باکس پہ لگے ہوئے بٹنوں کے ٹرے سے پینل میں سے دو بٹن دبا دیئے۔ سکرین پہ منظر رُک گیا اور اس آدمی کا چہرہ کلوز اَپ میں آگیا۔

"ہاں۔ بالکل یہی علی عمران ہے ___ میں اسے جانتا ہوں۔ ایک مشن کے دوران میں نے اسے قریب سے دیکھا ہے" ___ کرشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ پاکیشیا کا ایجنٹ ہے" ___ باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صرف ایجنٹ نہ کہیں سُپر ایجنٹ کہیں۔ بہرحال فلم چلائیں دیکھیں اور کون کون لوگ ہیں" ___ کرشن اب اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال چکا تھا۔

"ناروف نے فلم چلانی شروع کر دی۔ جہاز میں سے عمران کے علاوہ پانچ مرد اور دو عورتیں باہر نکل آئیں۔

"اوہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ پاکیشیا کو ہمارے اڈے کا کیسے علم ہوا۔ اس ناپالی لڑکی کو میں جانتا ہوں یہ مورتی ہے ناپال کی سیکرٹ ایجنٹ۔ اس سے بھی ایک مشن کے دوران میرا واسطہ پڑ چکا ہے۔ انتہائی ذہین لڑکی

ہے۔ بڑی ذہانت سے دوسرے کو بیوقوف بنانے میں کامیاب ہو جاتی ہے" ___ کرشن نے کہا۔

"کیا مطلب ___ کیا کہنا چاہتے ہو۔ تفصیل بتاؤ" ___ باس نے ناخوشگوار لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ناروف کو فلم بند کرنے کے لئے کہا ناروف نے فلم بند کر دی اور ایک کرسی پہ بیٹھ گیا۔ ماحول پہ گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

"باس۔ میں کافرستان ملٹری انٹیلی جینس میں ہوں۔ گو ملٹری انٹیلی جینس کا دائرہ کار عام سیکرٹ سروس سے علیحدہ ہوتا ہے اور کافرستان کی علیحدہ سیکرٹ سروس بھی ہے لیکن پھر بھی بعض کیسوں میں ٹکراؤ ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ یہ علی عمران ہے۔ پاکیشیا کا انتہائی مشہور ایجنٹ۔ بلکہ صرف پاکیشیا کا ہی نہیں پوری دنیا میں اس کا نام شیطان کی طرح مشہور ہے۔ آپ بے شک روسیاہ کی سیکرٹ سروس یا کسی بھی سپیشل ایجنسی سے معلومات حاصل کر لیں۔ آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا۔ بہرحال یہ عمران ہے۔ تو اس کا مطلب ہے کہ یہ جغرافیکل سروے وغیرہ سب ڈھونگ ہے۔ صرف شریا قبائل کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے اور یہ عمران ٹیم لے کر اس اڈے کی تباہی کے مشن پہ آیا ہے۔ اب رہ گئی یہ بات کہ جس انداز میں اس اڈے کو خفیہ رکھا گیا ہے اس کے باوجود پاکیشیا کو اس کا علم کیسے ہو گیا تو اس کی وجہ بھی مجھے اس مورتی کو ساتھ دیکھ کر سمجھ میں آگئی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کچھ عرصہ قبل ہم نے جنگل میں تین افراد کو پکڑا تھا جو کھمبا تھے۔ گو وہ ہلاک ہو گئے تھے لیکن ان میں سے ایک نے

پاس ایک خفیہ ٹرانسمیٹر بھی برآمد ہوا تھا۔ اس وقت ہم یہی سمجھے تھے کہ یہ کھبا لکڑی چوری کی غرض سے یہاں آتے ہیں اور یہ ٹرانسمیٹر انہیں کہیں سے ملا ہے لیکن جس کے پاس سے ٹرانسمیٹر ملا تھا۔ وہ کھبا کے میک اپ میں تھا۔ وہ دراصل ناپالی تھا۔ لازماً کسی طرح سے ناپال سیکرٹ سروس کو اس اڈے کے بارے میں کوئی اطلاع ملی چنانچہ اس نے مخبر بھیجا جس نے مرنے سے پہلے اس اڈے کے بارے میں وہاں اطلاع دے دی۔ اس طرح ناپال سیکرٹ سروس کو پتہ لگ گیا۔ اور ناپال سیکرٹ سروس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع دی اور وہ لوگ یہاں پہنچ گئے۔ ناپالی لڑکی موتی کو میں جانتا ہوں۔ یہ ناپال سیکرٹ سروس کی رکن ہے" ____ کرشن نے نہایت ذہانت بھرے انداز میں ساری بات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ میرے ذہن میں جو شکوک پیدا ہوتے تھے وہ درست تھے۔ ٹھیک ہے اب ہم آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ ناروف۔ یہ لوگ چاکوگاؤں کی بڑی حویلی میں ٹھہرے ہوئے ہیں تم اس بڑی حویلی پر میزائل فائر کر کے پوری حویلی ہی اُڑا دو ____ جاؤ" باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس طرح شریا قبائل اور خاص طور پر وہ ناواشنگو ہمارے خلاف ہو جائے گا" ____ ناروف نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"تم ان کی فکر مت کرو۔ یہ لوگ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اڈے کو خطرہ ان ایجنٹوں سے ہے اور اڈے کی تکمیل میں ابھی پورا ایک ماہ رہتا ہے۔ اگر یہ اڈہ ایک ماہ سے پہلے تباہ ہو گیا تو پھر ساری منصوبہ

بندی ہی ختم ہو جائے گی" ____ باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ناروف درست کہہ رہا ہے۔ ہمیں کوئی جذباتی اقدام نہیں کرنا چاہیے بلکہ انتہائی سوچ سمجھ کر اقدام کرنے چاہئیں۔ چاکوگاؤں میں فائر ہوتے ہی یہ خبر پورے شریا قبائل میں پھیل جائے گی اور لازماً ناپالی حکام کو بھی یہ خبر ملے گی جس کے بعد تحقیقاتی ٹیمیں یہاں پہنچیں گی۔ اور اس طرح خبر شوگران تک پہنچ جائے گی اور شوگران کے ایجنٹ اگر حرکت میں آ گئے تو پھر ہمارا اڈہ کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا۔ آپ تو اس فیلڈ کے ماہر ہیں آپ کو تو معلوم ہو گا کہ اس اڈے کو اس طرح کیموفلاج کیا گیا ہے کہ اگر شوگران والے کسی جاسوسی جہاز یا سیٹلائٹ کے ذریعے اسے چیک کرنا چاہیں تو یہ چیک نہ ہو سکے گا لیکن میزائل فائر ہوتے ہی یہ صورت حال نہ رہے گی اور خلا میں موجود شوگران کے خلائی جہاز نے اس میزائل کو مارک کر لینا ہے بلکہ وہ سائنسی آلات سے اس کا منبع بھی ڈھونڈ لیں گے۔ اس طرح اڈے کی موجودگی کھل کر سامنے آ جائے گی" ____ کرشن نے کہا۔

"اوہ واقعی تمہاری بات درست ہے تو پھر کیا کیا جائے کیا ان خوفناک ایجنٹوں کو اڈہ تباہ کرنے کی کھلی چھوٹ دے دی جائے" ____ باس نے کہا۔

"نہیں باس۔ ان کا ہلاک کیا جانا ضروری ہے لیکن اس طرح کہ کسی کو علم بھی نہ ہو سکے ____ تاکہ ہمارا اڈہ اسی طرح خفیہ رہ سکے۔ اگر ہم اس کے لئے ناواشنگو کو استعمال کر سکیں تو یہ سب سے بہتر رہے گا کیونکہ اس کے ہلاک کرنے پر کسی شریا کو کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ وہ مکمل

طور پر بااختیار ہے"۔۔۔ کرشن نے جواب دیا۔

"وہ تو سفید عورتوں کا شکاری ہے۔ پہلے بھی ہم نے اُسے چار ریشیائی عورتیں پیش کی تھیں جنہیں اس نے ایک ماہ تک جنگل میں اپنے ساتھ رکھا اور ہمیں اڈہ بنانے کی اجازت مل گئی اب بھی ہم دو عورتیں اُسے دے سکتے ہیں اور وہ لازماً اس کے لئے تیار ہو جائے گا لیکن مسئلہ تو یہ ہے کہ اس تک پہنچنے میں کافی وقت لگے گا"۔۔۔ باس نے کہا۔

"باس۔ اگر اُسے سپیشل کال دی جائے اور جب وہ سپیشل پوائنٹ پر آئے تو اس سے بات چیت کی جا سکتی ہے"۔۔۔ ناروف نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی صورت باقی رہ گئی ہے"۔۔۔ باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ ناواشنگو سفید فام عورتوں کے پیچھے پاگل ہے۔ ہو سکتا ہے عمران کو بھی اس کی اس دلچسپی کا علم ہو اور وہ اسی لئے اپنے گروپ میں ایک سفید فام سوئس لڑکی کو لے آیا ہو کہ اس لڑکی کو اس کے حوالے کر کے اس کی ہمدردیاں حاصل کی جا سکیں"۔۔۔ ناروف نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ عمران ایسا آدمی نہیں ہے۔ میں اس کی فطرت کو جانتا ہوں وہ نہ خود ایسی کوئی حرکت کرتا ہے اور نہ دوسرے کو اس کی اجازت دیتا ہے۔ عمران اپنے کردار کے لحاظ سے پوری دنیا میں مشہور ہے"۔۔۔ کرشن نے فوراً ہی جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ناروف تم ناواشنگو کو سپیشل پوائنٹ پر پہنچنے کا کاشن دو میں خود اس سے بات کروں گا"۔۔۔ چیف نے کہا اور ناروف سر ہلاتا

ہوا اُٹھا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"باس اگر آپ اجازت دیں تو میں کافرستان کے اعلیٰ حکام کو اس کی اطلاع دے دوں ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے وہ کوئی خاص گروپ بھیجیں"۔۔۔ کرشن نے کہا۔

"نہیں یہ ہماری بے عزتی ہے ایک بات پھر دوسری بات یہ کہ سپیشل گروپ کے یہاں پہنچتے پہنچتے یہ لوگ واردات کر لیں گے اب یہ اس سپیشل گروپ کے انتظار میں تو نہ بیٹھے رہیں گے تم فکر نہ کرو یہ چاہے جس قدر بھی خوفناک ہوں ہم سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ روسیاہی حکومت نے اس اڈے کی حفاظت کے لئے انتہائی سخت سائنسی اقدامات کئے ہیں ایسے اقدامات جن کا تمہیں بھی علم نہیں ہے۔ اس لئے تم فکر نہ کرو۔ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہ لوگ جنگل میں داخل ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائیں ورنہ تو جنگل میں انہیں ایک لمحے میں ختم کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ باس نے تیز لہجے میں کہا اور کرشن سر ہلا کر رہ گیا۔ ظاہر ہے وہ باس کی طرح بااختیار تو نہ تھا۔

تھوڑی دیر بعد ناروف اندر داخل ہوا۔

"باس آئیے۔ ناواشنگو سپیشل پوائنٹ پر پہنچنے والا ہے"۔۔۔ ناروف نے اندر داخل ہو کر کہا اور باس سر ہلاتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اُٹھتے ہی کرشن بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ تینوں اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں سے گزرتے ہوئے ایک بڑے سے کمرے میں پہنچے جہاں ایک طرف دیوار میں ایک مشین نصب تھی۔ مشین کے ساتھ ایک آپریٹر بھی تھا۔ مشین کے اوپر ایک سکرین تھی جو روشن تھی اور اس پر

جنگل کا ایک خوبصورت سا منظر موجود تھا اتھیں وہاں پہنچے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ناواشنگو گھوڑے پر سوار دوڑتا ہوا منظر میں داخل ہوا۔ اور پھر وہ ایک درخت کے قریب آ کر رُک گیا۔ وہ گھوڑے سے نیچے اُترا۔ اس نے گھوڑے کو درخت سے باندھ دیا۔ دوسرے لمحے وہ کسی پھرتیلے بندر کی طرح درخت کے اُوپر چڑھتا گیا۔

آپریٹر نے مشین کی سائیڈ سے لگا ہوا ایک مائیک ہُک سے نکالا۔ اور باس کی طرف بڑھا دیا۔ سکرین پر ناواشنگو درخت کے اُوپر چڑھ کر ایک دو شاخ کے قریب پہنچ کر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ اس شاخ کے اندر ایسا سوراخ نظر آ رہا تھا جیسے طوطے کا گھر ہو۔ ناواشنگو نے اس کے اندر ہاتھ ڈالا اور شاید اندر لگا ہوا کوئی بٹن دبایا کہ یکلخت مشین پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ ناواشنگو اب ہاتھ با نکال چکا تھا۔ اس بلب کے جلتے ہی باس نے مائیک کے ساتھ ل ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ناواشنگو میں راسکوف بول رہا ہوں" ـــــ چیف باس اپنا اصل نام بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے۔ مجھے اس طرح کیوں بُلایا گیا ہے" ـــــ ناواش کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"سنو ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم نے چند اجنبی افراد کو پناہ دی۔ کیا یہ درست ہے" ـــــ راسکوف نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے اطلاع ملی بہرحال یہ درست ہے ـــ اور میں شنگو ہوں ـــ میں جسے چاہوں پناہ دے سکتا ہوں۔ آپ کون ہو

یں پوچھنے والے" ـــــ ناواشنگو نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"سنو ناواشنگو۔ یہ لوگ ہمارے دشمن ہیں۔ اس لئے تم نے انہیں پناہ دے کر ہمارے ساتھ معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے" ـــــ راسکوف کا لہجہ بھی سخت ہو گیا۔

"اوہ۔ وہ معاہدہ تو ختم ہو گیا ہے وہ عورتیں تو چلی گئیں۔ وہ معاہدہ تو اس وقت تک قائم تھا جب تک وہ عورتیں میرے پاس ہیں" ـــــ ناواشنگو نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ہم تمہارے ساتھ نیا معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بولو کتنی سفید فام عورتیں چاہتے ہو" ـــــ راسکوف نے کہا۔

"کیسا معاہدہ" ـــــ ناواشنگو نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔ سفید فام عورتوں کا سُنتے ہی اس کا سخت لہجہ یکلخت نرم پڑ گیا تھا۔

"صرف اتنا کہ تم ان لوگوں کو اس طرح قتل کر دو کہ شریا قبائل سے کسی کو اعتراض بھی نہ ہو اور کام بھی فوراً ہونا چاہیئے ہم زیادہ یہ برداشت نہیں کر سکتے" ـــــ راسکوف نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں یہ معاہدہ کرنے کو تیار ہوں میرے لئے یہ کوئی سئلہ نہیں ہے۔ میں ان پر کوئی الزام لگا کر انہیں قتل کر سکتا ہوں اور یرے پاس اس کا اختیار بھی موجود ہے لیکن میری دو شرطیں ہوں گی" ـــ ناواشنگو نے کہا۔

"بولو۔ کون سی شرطیں" ـــــ راسکوف نے کہا۔

"ایک تو یہ کہ ان اجنبیوں کے ساتھ جو سفید فام عورت ہے۔ میں سے ابھی قتل نہیں کروں گا بلکہ اُسے زندہ لا کر یہاں جنگل میں اپنے ساتھ

رکھوں گا۔ جب تک میں چاہوں گا پھر اُسے قتل کر دوں گا دوسری یہ کہ اس معاہدے کے تحت مجھے مستقل چار سفید فام عورتیں تم مہیا کرنے کے پابند ہوں گے۔ اب یہ معاہدہ وقتی نہیں ہوگا بلکہ مستقل ہوگا یعنی یہ سفید فام عورتیں میرے ساتھ مستقل رہیں گی"۔۔۔ ناواشنگو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے ۔۔۔ لیکن تم ان کا فوراً خاتمہ کرو اور پھر اس سفید فام عورت کو لے کر جنگل میں اپنے اڈے پر پہنچ جاؤ وہاں چار سفید فام عورتیں مستقل طور پر تمہاری خدمت کے لئے موجود ہوں گی"۔۔۔ راسکوف نے فوراً حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"او۔کے معاہدہ ہو گیا"۔۔۔ ناواشنگو نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو گیا"۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم عورتیں بھجوا اور سنو میں نے اُن لوگوں کو پناہ صرف اس سفید فام عورت کی خاطر دی ہے ورنہ میں انہیں وہیں موقع پر ہی ہلاک کر دیتا۔ بہرحال میں نے کھانے میں انہیں گہری نیند والی دوا دے دی ہے۔ اب میں اس سفید فام عورت کو اڈے پر بھجوا دوں گا اور ان لوگوں کو قتل کر دوں گا اور ثبوت کے طور پر ان کی لاشیں بھی تمہارے حوالے کر دوں گا"۔۔۔ ناواشنگو نے جواب دیا۔

"اگر تم چاہو تو اس نیپالی لڑکی کو بھی اپنے ساتھ رکھ سکتے ہو۔ ہمیں مردوں کے قتل سے دلچسپی ہے"۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

"نہیں مجھے صرف سفید فام عورتوں سے دلچسپی ہے کالی عورتوں سے نہیں ورنہ تو شربا قبائل کی تمام عورتیں میری محکوم ہیں"۔۔۔ ناواشنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر اس سوراخ کے اندر بٹن آف کر دیا۔ بٹن آف ہوتے ہی مشین پر جلتا بجھتا بلب آف ہو گیا اور راسکوف نے مائیک آپریٹر کی طرف بڑھا دیا اس کے چہرے پر اب گہرا اطمینان موجود تھا۔

"اب کوئی فکر کی بات نہیں۔ ناواشنگو کے لئے اُن کا خاتمہ قطعی مشکل نہیں ہے اور پھر یہ لوگ یقیناً بے خبری میں مارے جائیں گے انہیں تصور تک نہ ہو گا کہ جس نے انہیں پناہ دی ہے وہ انہیں اس طرح اچانک مار بھی سکتا ہے"۔۔۔ راسکوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جب تک لاشیں نہ پہنچ جائیں، ہمیں بہرحال چوکنا رہنا ہو گا یہ عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے اگر اُسے ذرا بھی شک پڑ گیا تو یہ ناواشنگو تو ایک طرف سارے شربا قبائل بھی اس کا خاتمہ نہ کر سکیں گے"۔۔۔ کرشن نے کہا۔

"ارے نہیں کرشن یہاں اس کی عیاری، تیز طراری کام نہیں دے سکتی۔ ناروف جنرل سٹاف سے چار اچھی خوبصورت عورتیں چُن کر انہیں اڈے پر بھجوا دو۔ جب تک ہمارا مشن مکمل نہیں ہو جاتا اس ناواشنگو کو ہم نے ہر صورت میں خوش رکھنا ہے تاکہ یہ شربا قبائل کو قابو میں رکھ سکے"۔۔۔ راسکوف نے ناروف سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے سر ہلاتے ہی وہ مطمئن انداز میں چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران گہری نیند سویا ہوا تھا لیکن پھر اچانک اس کی آنکھیں
ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے ذہن میں اچانک روشنی
کا کوئی خانہ کیمرے کے شٹر کی طرح کھل گیا ہو۔ یہ اس کی مخصوص ذہنی
ورزشوں کا نتیجہ تھا کہ اس کا ذہن کسی بھی وجہ سے چاہے کسی دوا یا گیس
یا صرف اعصابی تھکاوٹ کی وجہ سے تاریک ہو رہا ہو تو اس کے خلاف
ذہنی جدوجہد کسی نہ کسی طرح خود بخود جاری رہتی ہے۔ چاہے اس کی
رفتار کتنی ہی سست کیوں نہ ہو۔ عام طور پر وہ انتہائی ہوشیار نیند
سونے کا عادی تھا کہ ہلکی سی معمول کے خلاف کوئی آواز یا حرکت اس
کے ذہن کو بیدار کر دیتی تھی لیکن اگر اس کو بے ہوش کر دیا جاتے تب بھی
اس کا ذہن بیدار ہونے کی کوشش کرتا رہتا تھا اور اس طرح اچانک
ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل جانے کے پیچھے بھی اس کی اس ذہنی
قوت کا ہاتھ تھا۔ تجربے نے عمران کو اس معاملے میں تفریق کرنا سکھا د

تھا کیونکہ اگر وہ عام نیند سے بیدار ہوتا تو اس کا ذہن ساتھ ہی یکلخت
بیدار ہو جاتا تھا لیکن جب مصنوعی طور پر اُسے سُلایا جاتا تو آنکھیں کھُل
جانے کے باوجود ذہن کو مکمل طور پر بیدار ہونے میں کچھ وقت لگتا تھا اور
یہی ایسا فرق تھا جو بیدار ہونے کے باوجود اُسے بتا دیتا تھا کہ کیا وہ
عام نیند میں تھا یا مصنوعی نیند میں۔ اس بار بھی آنکھیں ایک جھٹکے سے
کھُلنے کے باوجود اس کا ذہن کچھ دیر تک سویا سویا سا رہا اور اس کے
پوری طرح بیدار ہونے میں وقت لگ رہا تھا اس لئے ذہن مکمل طور
پہ بیدار ہونے کے ساتھ ہی وہ شعوری طور پہ سمجھ گیا تھا کہ وہ عام
نیند نہ سو رہا تھا بلکہ اس پہ مصنوعی نیند طاری کرائی گئی تھی اور اب
اُسے خیال آ رہا تھا کہ کھانا کھاتے ہی اس پہ نیند طاری ہو گئی تھی اور
اس نے یہی سوچا تھا کہ کریش لینڈنگ کی وجہ سے شاید اس کے اعصاب
پہ غیر معمولی دباؤ پڑا تھا اس لئے اُسے گہری نیند آ رہی تھی۔ لیکن
اب بیدار ہونے کی کیفیت نے اس کے اس خیال کی نفی کر دی تھی۔
اس کا مطلب تھا کہ کھانے میں ضرور کوئی ایسی چیز شامل تھی جس نے
اس کے ذہن کو سُلا دیا تھا۔ یہ خیال آتے ہی وہ تڑپ کر اٹھ بیٹھا
کیونکہ اگر واقعی یہ خیال درُست تھا تو اس کا مطلب تھا کہ ناواشنگو
نے ان کے ساتھ کوئی چال کھیلی ہے۔ وہ جلدی سے اُٹھ کر اس چھوٹے
سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن دروازہ باہر سے بند تھا
دروازہ بہت موٹی اور مضبوط لکڑی کا بنا ہوا تھا اس لئے اسے آسانی
سے توڑا بھی نہ جا سکتا تھا اور پھر چونکہ دروازے کے دونوں طرف دیواریں
بھی موٹے موٹے پتھروں کی تھیں اور دروازہ ان میں اچھی طرح فکس کیا گیا

تھا اس لئے اُسے اکھاڑنا بھی آسان نہ تھا۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے اور اس کی چھٹی حس نے خطرے کے الارم بجانا شروع کر دیا۔ اُس نے اپنی آنکھ دروازے کے درمیان موٹی جھری سے لگا دی۔ اس کا کمرہ شاید حویلی کے درمیانی حصے میں تھا۔ اس لئے اُسے حویلی کا بڑا دروازہ جو کافی دُور تھا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ یہ دروازہ بھی بند تھا اور حویلی کے صحن میں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس حویلی میں انہیں بند کرنے کے بعد پورا گاؤں بھی خالی ہو گیا ہو۔ باہر موجود روشنی بتا رہی تھی کہ اُس کے یہاں آنے کے بعد تقریباً دو گھنٹے گزر چکے ہیں اور ابھی دوپہر ڈھلنے ہی والی ہے چونکہ یہ انتہائی بلند پہاڑی علاقہ تھا۔ اس لئے یہاں دُھوپ میں شدّت نہ تھی بلکہ موسم بے حد خوشگوار تھا ابھی عمران دروازے کے پاس کھڑا یہی سوچ رہا تھا کہ اس ناواشنگو نے یہ حرکت کس مقصد کے لئے کی ہو گی کہ اُسے حویلی کا بڑا بھاری دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس نے چونک کر جھری سے دوبارہ آنکھ لگا دی۔ حویلی کا بڑا دروازہ کھلا اور پھر اس سے بارہ مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ ان کے آگے آگے ناواشنگو تھا جو بڑے فاخرانہ اور مسرّت بھرے انداز میں چل رہا تھا۔

"سنو یہ سب لوگ گہری نیند سوئے پڑے ہوں گے۔ تم انہیں، کاندھوں پر اٹھا کر دُور پہاڑوں میں لے جاؤ اور انہیں ہلاک کر دو صرف اس سفید فام عورت کو زندہ رکھنا ہے اور پھر ان کی لاشیں اور زندہ سفید فام عورت ان سب کو شام سے پہلے پہلے جام شو اڈے پر پہنچا دینا"۔۔۔ ناواشنگو نے کہا۔

جناب انہیں یہیں کیوں نہ ہلاک کر دیا جائے اور ان کی لاشیں اُٹھا کر لے جائی جائیں"۔۔۔ ایک نوجوان نے پوچھا۔

"نہیں پاشو گاؤں میں تاباقی لاماؤں کا گروہ آیا ہوا ہے اور انہیں معلوم ہے کہ میں نے انہیں پناہ دے رکھی ہے اب اگر یہاں انہیں ملا گیا تو وہ خواہ مخواہ شک کریں گے اور ہو سکتا ہے تاباٹ جا کر میرے خلاف ہمبو کو شکایت کریں۔ اس وقت پورا گاؤں کھانے کے بعد سو رہا ہے۔ تم انہیں کاندھوں پر اُٹھا کر آسانی سے پہاڑیوں میں لے جا سکتے ہو۔ کسی کو معلوم نہ ہو گا اور انہیں دُور لے جا کر مار دینا جہاں سے گولیوں کی آوازیں گاؤں تک نہ پہنچ سکیں میں انہیں بعد میں کہہ دوں گا کہ وہ لوگ تین دن پورا کرنے کی بجائے کھانا کھا کر چلے گئے ہیں اور چونکہ میں ناواشنگو ہوں اس لئے شرپا قبائل میری بات پر یقین کرنے کے پابند ہیں۔ بہرحال جلدی کرو اور انہیں اُٹھا کر لے جاؤ اور سنو پاشو میں یہاں کچھ دیر ٹھہر کر جام شو جاؤں گا لیکن میرے پہنچنے سے پہلے سفید فام عورت زندہ اور باقی افراد کی لاشیں وہاں پہنچ جانی چاہئیں لیکن وہاں سوائے تمہارے اور کوئی نہ جائے گا تم آگوش کے اصطبل سے گھوڑے لے لینا اور ان لاشوں اور سفید فام عورت کو ان پر ڈال کر آگے جانا۔ باقی کو واپس بھجوا دینا"۔۔۔ ناواشنگو نے اس نوجوان کو پوری تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"۔۔۔ اس نوجوان نے جواب دیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے ان کمروں کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران سر ہلاتا ہوا واپس مُڑا۔ اور آ کر فرش پر اسی طرح لیٹ گیا جیسے ابھی

تک گہری نیند سویا ہوا ہو۔ چونکہ مورتی سے وہ مترپا کی زبان سیکھ چکا تھا اس لئے ان کے درمیان ہونے والی ساری باتیں وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ اس نے ایک فیصلہ کر لیا اور اس فیصلے کے تحت وہ آگے بڑھنا چاہتا تھا۔

چند لمحوں بعد اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران نے پلکوں پر رکھی ہوئی معمولی سی جھری سے ایک قوی ہیکل نوجوان کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔ وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ عمران نے وہ جھری بھی بند کر لی اور ساتھ ہی اپنے جسم کو بھی ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اس نوجوان نے جُھک کر عمران کو اٹھایا اور ایک جھٹکے سے اُسے اپنے کاندھے پر ڈال کر وہ واپس دروازے کی طرف مُڑ گیا۔ جب عمران اس کمرے سے باہر آیا تو اُس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی بھی اس کی طرح بیہوشی کے عالم میں دوسروں کے کاندھوں پر لدے ہوئے تھے۔ صرف جوزف اور جوانا کو دو دو آدمیوں نے مل کر اُٹھایا ہوا تھا اور عمران کو یہ دیکھ کر خاصا اطمینان ہو گیا کہ ان کے مخصوص بیگ جو جوزف اور جوانا نے اپنی پُشت پر لادے ہوئے تھے اب ان لوگوں کی پُشت پر بندھے ہوئے تھے۔ ناواشنگو وہاں موجود نہ تھا۔ وہ شاید ہدایات دینے کے بعد واپس چلا گیا تھا اور یقیناً یہ بیگ ان لوگوں نے اس لئے اُٹھا لئے ہوں گے کہ ناواشنگو نے ان کے بارے میں انہیں کوئی ہدایت نہ دی تھی کہ اُسے وہیں چھوڑ دیا جائے یا ساتھ رکھا جائے۔ لیکن اس کا مطلب تھا کہ پاشو خاصا ذہین نوجوان تھا۔ اس نے یہ تھیلے ساتھ اُٹھانے کے لئے اس لئے کہہ دیا ہو گا کہ گاؤں والوں کو بتایا جا سکے کہ وہ لوگ واقعی

چلے گئے ہیں ورنہ اگر ان کا سامان یہیں رہ جاتا تو گاؤں والے شک میں پڑ سکتے تھے۔

بہرحال انہیں حویلی سے باہر لایا گیا تو عمران نے دیکھا کہ آتے وقت وہاں خاصے لوگ موجود تھے لیکن اس وقت سارا علاقہ اس طرح سُنسان پڑا ہوا تھا کہ جیسے یہاں گاؤں میں کوئی جاندار رہتا ہی نہ ہو۔ شاید یہ بھی ان کا کوئی رواج تھا کہ وہ دوپہر کے وقت کچھ دیر گھروں میں ٹھہرے رہتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ گاؤں کی حدود سے نکل کر پہاڑیوں میں داخل ہو گئے اور پھر اسی طرح وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان کی رفتار بے حد تیز تھی حالانکہ انہوں نے وزن بھی اُٹھایا ہوا تھا۔ پہاڑی دزوں میں سے گزرتے اور اونچی نیچی چٹانیں پھلانگتے ہوئے وہ جب کافی دُور نکل آئے تو پاشو نے انہیں زمین پر رکھنے کا حکم دیا اور عمران سمیت سب ساتھیوں کو زمین پر لٹا دیا گیا۔ اس کے سارے ساتھی بھی بیہوش پڑے تھے۔

" اس سفید فام عورت کو اُٹھا کر ایک طرف لٹا دو اور باقی سب کو گولیوں سے بھون ڈالو۔ جب ان کے جسموں سے خون بہنا بند ہو جائے تو پھر ان کی لاشیں اُٹھا کر آگوش کے اصطبل تک لے جانا ہوں گی" ـــ پاشو نے جو ایک طرف کھڑا تھا اپنے آدمیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اب عمران نے حرکت میں آجانے کا فیصلہ کر لیا۔ چونکہ ان کی تلاشی نہ لی گئی تھی۔ اس لئے عمران کی جیب میں مشین پسٹل ابھی تک موجود تھا۔ عمران نے بھاری اسلحہ اس لئے ساتھ نہ رکھا تھا تاکہ گاؤں والوں کو شک نہ پڑ جائے لیکن مشین پسٹل سب ساتھیوں کے پاس موجود

تھے۔ عمران چونکہ ذرا ایک طرف ہٹا تھا۔ اس لئے اس نے تیزی سے اپنا ایک ہاتھ اُٹھا کر جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے مشین پسٹل اس کے ہاتھوں میں تھا۔ اس دوران چونکہ جولیا کو اُٹھا کر ایک طرف رکھا جا رہا تھا اس لئے وہ سب مشین گنیں ہاتھوں میں پکڑے خاموش کھڑے تھے۔ عمران نے ہاتھ اونچا کیا اور دوسرے لمحے مسلسل اور خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی پاشو کے ساتھیوں کے حلق سے زوردار چیخیں نکلیں اور وہ سب اس طرح زمین پر ٹیڑھے میڑھے ہو کر گرے جیسے زہریلی دوا کے چھڑکاؤ سے ضرر رساں کیڑے نیچے گرتے ہیں۔ پاشو چونکہ ان کا لیڈر تھا۔ اس لئے اس نے مشین گن کاندھے سے نہ اُتاری تھی۔ اس کے ساتھیوں پر فائرنگ کرتے ہی عمران زمین سے اس طرح اُچھلا۔ جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ فٹ ہوں اور پلک جھپکنے میں اس نے پاشو کی کنپٹی پر مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے مارا۔ اور پاشو چیختا ہوا زمین پر گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے پاشو کی کنپٹی پر بوٹ کی زوردار ضرب پڑی اور پاشو دوسرے لمحے بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے مڑا۔ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں کوئی زخمی اس پر فائر نہ کھول دے۔ لیکن دوسرے لمحے اُس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی کیونکہ سارے ہی لوگ ساکت پڑے تھے۔ عمران نے کوشش کی تھی کہ گولیاں ان میں سے ہر ایک کے جسم کے ایسے حصوں پر لگیں جو فوری طور پر کاری ثابت ہو سکیں کیونکہ اس کے پاس وقت نہ تھا اور اس کی یہ کوشش کامیاب ہوئی تھی۔ عمران واپس مڑا اور اس نے پاشو کی نبض پکڑ کر اُسے چیک

کیا۔ نبض بتا رہی تھی کہ پاشو کم از کم آدھا گھنٹہ ضرور بے ہوش رہے گا یہ نوجوان پہاڑی ہونے کی وجہ سے خاصے مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اس نے عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانے سے پہلے اُسے چیک کرنا ضروری سمجھا تھا اور جس قوت سے پاشو کی کنپٹی پر ضرب لگی تھی اس لحاظ سے تو کسی عام آدمی کو کم از کم چار پانچ گھنٹے بے ہوش رہنا چاہیے تھا لیکن پاشو چونکہ مضبوط جسم کا آدمی تھا اس لئے اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ آدھے گھنٹے بعد ہی ہوش میں آ جائے گا۔ لیکن عمران کے لئے ظاہر ہے اتنا ہی وقت کافی تھا۔ چنانچہ پاشو کی طرف سے تسلی ہونے کے بعد وہ صفدر کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی صفدر کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگی اور عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے۔ اس کے بعد وہ صفدر کے پاس پڑے ہوئے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کے ساتھ بھی یہی عمل دُہرایا۔ اُسی لمحے صفدر اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

"عمران صاحب یہ سب کیا ہے" ــــــ صفدر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"یہ ہے تو مذبح خانہ۔ اب یہ اور بات ہے کہ ذبح کرنے کے لئے ہمیں لایا گیا تھا لیکن ذبح یہ خود ہو گئے" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے کیپٹن شکیل بھی اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اُس کی آنکھوں میں بھی حیرت کے آثار تھے۔

"تم باقی ساتھیوں کو ہوش میں لاؤ میں ذرا اس پاشو سے دو دو

باتیں کر لوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس اس طرف کو بڑھ گیا جدھر پاشو بیہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اپنی بیلٹ کھولی اور پہلے پاشو کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پہ کر کے اس نے انہیں اچھی طرح باندھ دیا اس کے بعد اس نے پاشو کو اٹھا کر ایک ابھری ہوئی اونچی چٹان کے ساتھ اس طرح بٹھا دیا کہ پاشو کی پشت اس چٹان کے ساتھ جڑی ہوئی تھی پاشو چونکہ بے ہوش تھا اس لئے وہ بیٹھنے کی بجائے ادھر اُدھر لڑھک رہا تھا۔ لیکن عمران نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پہ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے زوردار تھپڑ اس کے چہرے پہ رسید کر دیا۔ پہلے کے بعد دوسرے تھپڑ کی نوبت ہی نہ آئی اور پاشو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں عمران اس کا کاندھا چھوڑ کر ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ پاشو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے ایک لمحے تک تو خالی خالی آنکھوں سے اِدھر اُدھر دیکھا دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پشت پر ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ لڑکھڑا کر گر گیا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ پاشو۔ ابھی تم سے کافی باتیں ہونی ہیں"۔ عمران نے مشین پسٹل کو انگلی میں گھماتے ہوئے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ تم ہماری زبان جانتے ہو اجنبی"۔۔۔ پاشو کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ظاہر ہے بغیر جانے تو اس زبان میں بات نہیں کر سکتا تھا۔ سنو مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ناواشنگو پامو نے تمہیں ہدایات دی

کہ ہمیں کمروں سے اٹھا کر یہاں لایا جائے اور پھر سفید فام عورت کے علاوہ باقی سب کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے۔ اس کے بعد ہمیں آگوش کے اصطبل پہنچا دیا جائے جہاں سے تم نے ہمیں گھوڑوں پہ ڈال کر جامشو کے اڈے تک لے جانا تھا لیکن دیکھ لو کہ اس وقت تمہارے سارے ساتھی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں اور رہ گئے تم تو اس پسٹل کی ایک گولی تمہیں بھی ان لوگوں میں شامل کر سکتی ہے لیکن اگر تم مجھے میرے سوالوں کا صحیح صحیح جواب دے دو تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ بعد میں تم اس ناواشنگو سے جو مرضی آئے کہتے رہنا"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کہاں جاؤ گے گاؤں میں"۔۔۔ پاشو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں کیا ضرورت ہے گاؤں میں جانے کی اور یہاں ساری عمر رہنے کے لئے تو نہیں آئے ہمارا جہاز تباہ ہو گیا تھا اس لئے مجبوراً ہمیں ناواشنگو کی پناہ لینی پڑی۔ لیکن اب ہم یہیں سے پیدل تابات کی طرف بڑھ جائیں گے۔ ہمیں معلوم ہے کہ تابات کا بڑا شہر کرکوت یہاں سے بہت دور ہے لیکن مرنے سے تو بہتر ہے کہ ہم اس طرف کو چل پڑیں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پاشو کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی لہرائی اور عمران مسکرا دیا کیونکہ وہ اس چمک کی وجہ اچھی طرح سمجھتا تھا اور اس لئے اس نے یہ بات کی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جب وہ یہ بات کرے گا تو لازماً پاشو کے ذہن میں یہی خیال آئے گا کہ ایک بار اس کی جان بچ جائے بعد میں انہیں وہ اپنے ساتھیوں سمیت کسی

بھی جگہ گھیر کر مار سکتا ہے۔ اس طرح لازماً وہ اپنی جان بچانے کے لئے وہ سب کچھ بتا دے گا جو وہ جانتا ہوگا۔

"ٹھیک ہے تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"—— پاشو نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہمیں کھانے میں کیا ملا کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ہم پر گہری نیند طاری ہوگئی تھی"—— عمران نے سادہ لہجے میں پوچھا۔

"ایک جڑی بوٹی کا رس"—— پاشو نے جواب دیا۔

"کیوں"—— عمران نے پوچھا۔

"اس لئے کہ ناواشنگو اس سفید فام عورت کو حاصل کر سکے۔ ناواشنگو سفید فام عورتوں کا دیوانہ ہے۔ اسے کوئی سفید فام عورت نظر آجائے تو وہ اسے حاصل کرنے کے لئے پاگل ہو جاتا ہے اور سارا گاؤں اس بات کو جانتا ہے"—— پاشو نے جواب دیا۔

"تو کیا ناواشنگو کے پاس پہلے بھی سفید فام عورتیں موجود ہیں"—— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ رواج کے مطابق کوئی اجنبی عورت یا مرد گاؤں میں نہیں رہ سکتا سوائے اس کے جسے ناواشنگو یا لاما پناہ دے دیں اور پناہ صرف تین دن تک ہوتی ہے اور یہ بھی رواج ہے کہ پناہ کے دنوں میں خود ناواشنگو بھی بغیر کسی ایسے الزام کے جسے لاما بھی قبول کر سکیں پناہ والوں کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا"—— پاشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر وہ ہماری ساتھی سفید فام عورت کو کہاں رکھتا"—— عمران نے پوچھا۔

"اس نے جنگل کے اندر ایک خفیہ جگہ بنائی ہوئی ہے۔ وہ سفید فام عورتوں کو وہاں قید رکھتا ہے۔ گاؤں والے جنگل کے اندر نہیں جا سکتے اس لئے انہیں معلوم بھی نہیں ہوتا اور جب ناواشنگو چاہتا ہے۔ سفید فام عورت کو ہلاک کر کے اسے درندوں کے سامنے پھینک دیتا ہے"—— پاشو نے جواب دیا۔

"تم اس اڈے تک گئے ہو کبھی"—— عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیونکہ میں نائب ناواشنگو ہوں اس لئے میں جا سکتا ہوں"—— پاشو نے جواب دیا۔

"پہلے بھی اس نے کبھی سفید فام عورتوں کو وہاں اڈے میں رکھا تھا"—— عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کافی دن پہلے ایک بار اس نے مجھے اڈے پر بلایا تو میں نے وہاں چار سفید فام عورتوں کو دیکھا جو اپنی مرضی سے اس کے ساتھ رہ رہی تھیں"—— پاشو نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سب کچھ سچ کہہ رہا ہے۔

"کیا وہ سفید فام عورتیں بھی ہماری طرح گاؤں میں پناہ لینے آئی تھیں"—— عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ کبھی گاؤں میں نہ آئی تھیں بس اچانک ہی وہ مجھے اڈے پر نظر آئیں۔ میں نے ناواشنگو سے پوچھا بھی تھا کہ یہ سفید فام عورتیں کہاں سے آئی ہیں تو اس نے بتایا تھا کہ یہ اسے جنگل میں گھومتی مل گئی تھیں۔ میں جانتا ہوں کہ ناواشنگو غلط کہہ رہا ہے لیکن چونکہ وہ ناواشنگو

ہے اس لئے اس کی بات چاہے غلط ہی کیوں نہ ہو سب کو ماننی پڑتی ہے"۔۔۔ پاشو نے جواب دیا۔

"وہ عورتیں اب بھی وہاں موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا

"نہیں وہ جس طرح اچانک نظر آئی تھیں اسی طرح غائب ہو گئیں"۔۔۔ پاشو نے جواب دیا۔

"اس خفیہ اڈے کا نام جام شو ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا

"ہاں اس کا نام جام شو ہے"۔۔۔ پاشو نے جواب دیا۔

"یہ کون سے جنگل میں ہے اور کہاں ہے۔ پوری طرح تفصیل بتاؤ"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ موت جنگل شروع ہونے سے پہلے ہے۔ اس کے بعد موت کا جنگل آتا ہے اور موت کے جنگل کے بعد بڑا جنگل آتا ہے۔ جہاں سے لکڑیاں کاٹی جاتی ہیں۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتا سکتا"۔۔۔ پاشو نے جواب دیا۔

"کیوں نہیں بتا سکتے۔ تمہیں بتانا پڑے گا"۔۔۔ عمران کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"میں مجبور ہوں کیونکہ جام شو تک بھی میں اس لئے جا سکتا ہوں کہ مجھے ناوا شنگو نے اجازت دے رکھی ہے لیکن اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ صرف ناوا شنگو جا سکتا ہے۔ میں نے ایک بار ناوا شنگو سے درخواست کی تھی کہ مجھے بڑے جنگل تک جانے کی اجازت دی جائے تاکہ میں بھی لکڑیاں کٹوانے کے لئے کمبا لوگوں کو وہاں تک لے جا سکوں اس طرح میں پکا ناوا شنگو بن جاتا لیکن ناوا شنگو نے بتایا کہ اس کے بعد موت کا جنگل شروع ہو جاتا ہے اس لئے وہاں خود ناوا شنگو بھی نہیں جا سکتا"۔۔۔ پاشو نے جواب دیا۔

"کیا مطلب ناوا شنگو کیوں نہیں جا سکتا وہ تو جنگلوں کا محافظ ہے"۔۔۔ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یہی بات میں نے اس سے پوچھی تھی تو اس نے بتایا تھا کہ جنگل میں کچھ ایسے درندے آ گئے ہیں جن کے منہ سے آگ نکلتی ہے۔ اور جو آدمی اس جنگل میں داخل ہو وہ ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ لکڑی کاٹنے کے موسم میں یہ درندے کہیں چلے جاتے ہیں اور پھر واپس آ جاتے ہیں۔ اس لئے وہ اسے موت کا جنگل کہہ رہا ہے اور اتنا بتا کر اس نے مجھے جھڑک دیا تھا کہ آئندہ اس سے اس بارے میں کچھ نہ پوچھوں اور اپنی زبان بھی بند رکھوں ورنہ وہ مجھے اپنی نائبی سے ہٹا دے گا اور موت کی سزا دے گا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کمبا کو اس موت کے جنگل کے بارے میں معلوم ہو اس طرح وہ لکڑی کاٹنے سے انکار کر دیں گے۔ تمہیں بھی اس لئے بتا رہا ہوں کہ تم اجنبی ہو"۔۔۔ پاشو نے جواب دیا۔

"یہ راگوشش اصطبل کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جنگل کی سرحد پہ ہے"۔۔۔ پاشو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب تم ہمیں وہاں لے چلو اور سنو اگر تم نے کوئی ایسی حرکت کی جس سے ہمیں نقصان پہنچ سکتا ہو تو میں ایک لمحے میں تمہیں گولی مار دوں گا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم وہاں سے گھوڑے حاصل کرنا چاہتے ہو۔ لیکن وہ گھوڑے

صرف جنگل میں چلنے کے لئے سدھائے گئے ہیں وہ پہاڑی چٹانوں پر نہ چل سکتے "۔۔۔ پاشو نے کہا۔

"تم چلو تو سہی ہم انہیں خود ہی سدھا لیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر وہ جھکا اور اس نے بازو سے پکڑ کر پاشو کو ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کا دوسرا ہاتھ گھوما اور پاشو کے گال پر زوردار تھپڑ پڑا اور پاشو چیختا ہوا اُچھل کر پہلو کے بل دور زمین پر جا گرا۔ تھپڑ اس قدر زوردار تھا کہ اس کے دو تین دانت بھی باہر نکل آئے تھے۔

"یہ تھپڑ صرف ایک ہلکا سا نمونہ ہے کہ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو تمہاری ایک ایک ہڈی بھی توڑی جا سکتی ہے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"م م میں تمہیں اصطبل پر پہنچا دوں گا لیکن مجھے کچھ نہ کہو"۔۔۔ پاشو نے اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔ عمران کے ایک ہی زوردار تھپڑ نے درحقیقت اس کے چودہ تو کیا پندرہ سولہ طبق روشن کر دیئے تھے اور اسے احساس ہو گیا تھا کہ یہ لوگ واقعی اس کی ہڈیاں توڑ ڈالیں گے۔ ایک ہی تھپڑ نے نہ صرف اس کے دانت باہر نکال دیئے تھے بلکہ اس کی ناک اور منہ سے خون کے قطرے نکل کر اس کی ٹھوڑی پر بہنے لگے تھے حالانکہ پاشو خاصا لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط اور ٹھوس جسم کا پہاڑی آدمی تھا اور شاید یہی وجہ تھی کہ موری حیرت سے کبھی عمران کو دیکھتی اور کبھی پاشو کی اس حالت کو۔ چونکہ ساری گفتگو اس کے سامنے ہوئی تھی

اور وہ شریا قبائل کی زبان اچھی طرح جانتی تھی اس لئے وہ سارا پس منظر سمجھ گئی تھی لیکن ظاہر ہے باقی لوگ یہ زبان نہ جانتے تھے۔ اس لئے انہیں ان دونوں کے درمیان ہونے والی باتوں کی سمجھ نہ آئی تھی۔

"پاشو اب ان کے آگے آگے چل رہا تھا اور عمران ہاتھ میں مشین پسٹل لئے اس کے پیچھے تھا جب کہ باقی ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔ بیگ جوزف اور جوانا نے دوبارہ اُٹھا لئے تھے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اب پاشو کے ساتھیوں کی مشین گنیں بھی اٹھا لی تھیں اور ان کے فالتو میگزین کی بیلٹیں بھی ان کے جسموں سے اُتار لی تھیں۔

"یہ سب کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ"۔۔۔ جولیا نے آگے بڑھ کر حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ سارا چکر تمہاری وجہ سے چلا ہے۔ سفید فام عورتیں ناواشنگو کی مرغوب غذا ہیں۔ اس لئے اس نے سب کے کھانے میں بے ہوشی کی دوا ملا دی تاکہ تمہیں اس حالت میں اُٹھا کر جنگل پہنچا دیا جائے اور ہم سب کو یہاں لا کر قتل کر دیا جائے لیکن تم جانتی ہو کہ تم ساتھ ہو تو پھر سب کچھ نارمل ہو جاتا ہے لیکن میں اس کمرے میں اکیلا تھا اور تم نجانے کہاں تھی اور ہجر و فراق کے عالم میں کس کا دل کھانے کو چاہتا ہے۔ چنانچہ میں نے تھوڑا سا کھانا کھایا تاکہ آہیں بھرنے کی قوت جسم میں باقی رہ جائے اور ابھی میں آہیں بھرنے کی ریہرسل ہی کر رہا تھا کہ یہ لوگ آ گئے۔ ناواشنگو ان کے ساتھ تھا۔ اس نے انہیں ہدایات دینی شروع کر دیں اور میں نے سن لیا۔ اب ظاہر ہے میں یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ پہلو بسنگو میں حور والا محاورہ درست ثابت ہو سکے۔ چنانچہ

میں نے آہیں بھرنا بند کر دیں اور پھر نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔ اب میں اسے ساتھ لے کر اس نامراد شنگگو کے پاس جا رہا ہوں تاکہ کم از کم مجھے پتہ تو چلے کہ وہ تمہیں پکا کر کھانا چاہتا ہے یا کچا ہی بغیر ڈکار لئے" ____ عمران کی زبان مسلسل چل رہی تھی اس میں کہیں کوئی فل سٹاپ آ ہی نہ رہا تھا۔

"تم سے بات کرنا تو دنیا کی سب سے بڑی حماقت ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ عورتیں زیادہ بولتی ہیں لیکن تم تو عورتوں سے بھی زیادہ بولتے ہو اور بولتے بھی نانسنس ہو" ____ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے میں تو اس لئے بولتا رہتا ہوں کہ نجانے کب تمہیں رحم آ جائے اور پھر میرا بولنا بند اور تمہارا شروع ہو جائے۔ کم از کم بولنے کی حسرت تو نہیں رہے گی" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"رحم کا کیا مطلب عمران صاحب۔ میں سمجھی نہیں" ____ جولیا کے ساتھ چلتی ہوئی مورتی نے چونک کر پوچھا۔

"سمجھ جاؤ گی جب مندر میں اشلوک پڑھے جائیں گے اور تم کسی چلنے والے کے گرد سات پھیرے لگاؤ گی۔ تو تمہیں تو کم لیکن اس پھیروں کے مرکز کو زیادہ سمجھ آ جائے گی" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مورتی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ تو آپ کا مطلب شادی سے تھا" ____ مورتی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تھا نہیں ہے ____ ابھی میں بوڑھا نہیں ہوا کیوں جولیا کم از کم کچھ تو حوصلہ ہی دے دو دلِ ناتواں کو" ____ عمران نے کہا اور اس بار

جولیا بھی مسکرا دی۔ اس کے چہرے پر شفق رنگ پھوٹ پڑا

"تمہیں تو بس بکواس کرنا ہی آتی ہے ____ میں مورتی سے" ____ جولیا نے کہا اور پھر وہ مورتی سے مخاطب ہو کر

"مورتی مجھے بتاؤ کہ ان دونوں کے درمیان کیا باتیں" جولیا نے مورتی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور مورتی نے کے درمیان ہونے والی گفتگو لفظ بلفظ دہرانی شروع کے ساتھ ساتھ باقی ممبرز بھی غور سے اس کی بات سننے ان کے ذہنوں میں تجسس تو موجود تھا لیکن وہ جانتے کچھ پوچھنا اپنے آپ کو سوائے جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر حاصل نہیں کیونکہ عمران کی عادت تھی کہ اگر وہ بتانا چاہے ورنہ چاہے لاکھ سر پٹک لیا جائے سوائے جھنجھلاہٹ کے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ خاموش تھے لیکن مورتی سے بتائی تھی اس سے وہ ساری بات سمجھ گئے۔

"اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ یہ تاواشنگو روسیاہی یا کافرستانی ایجنٹ ہے" ____ صفدر نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایجنٹ ہو نہ ہو بہرحال وہ اس کھیل کا ایک کردار ضرور ہے" ____ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پاشو انہیں لئے ہوئے کافی دیر تک ان پہاڑی راستوں میں چلتا رہا لیکن پھر وہ ایک پہاڑی چوٹی پر پہنچا تو انہوں نے دیکھا کہ پہاڑی

وادی میں پھیلا ہوا انتہائی گھنا جنگل صاف نظر آ رہا تھا۔ کچھ فاصلے پہ پتھروں کا بنا ہوا ایک بڑا سا احاطہ تھا جس لیکن مضبوط اور چھریرے جسم کے خچر نما گھوڑوں کی کافی ۔ اسس کے ساتھ ساتھ وہاں مسلح افراد بھی چلتے پھرتے

یں رُکو اور اسس پاشو کا خیال رکھنا۔ صرف تنویر میرے ہتے ان لوگوں کو پہلے کور کرنا ہے" ــــ عمران نے صفدر نے پاشو کا بازو پکڑ کر اُسے جھٹکے سے پیچھے کھینچ ن کی بات سُن کر تنویر کا چہرہ چمک اُٹھا اور وہ تیزی ر آیا۔

م ذرا فاصلے سے اس اصطبل کی طرف جانا لیکن اس طرح پیچھے موجود کوئی آدمی تمہیں دیکھ نہ سکے میں علیحدہ جاؤں گا۔ تم ہاں پہنچ کر کسی ایسی جگہ چھپ جاؤ جہاں سے تم آسانی سے اندر جا سکو۔ میں جب فائر کھولوں تو تم بھی فائر کرتے ہوتے اندر آ جانا" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا اور پھر وہ پیچھے کی طرف پلٹا اور چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"جب میں نیچے سے تمہیں بُلانے کا مخصوص اشارہ کروں تب تم نے آنا ہے" ــــ عمران نے مڑ کر جولیا اور اسس کے ساتھیوں سے کہا۔

"تم تم کیا کرنا چاہتے ہو" ــــ پاشو نے یکلخت قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اسس کے منہ میں رومال ڈال دو۔ صفدر کہیں یہ چیخ مار کر انہیں ہوشیار نہ کر دے" ــــ عمران نے اپنی مقامی زبان میں کہا تا کہ پاشو کو سمجھ نہ آ سکے اور وہ رومال مُنہ میں جانے سے پہلے ہی نہ چیخ پڑے۔

" صفدر نے جلدی سے جیب سے رومال نکالا اور اُسے ہاتھ میں ولا بنانے لگا۔

"پاشو" ــــ صفدر نے کرخت لہجے میں اسس کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا......" پاشو نے چونک کر صفدر کی طرف مڑتے ہوئے کچھ پوچھنا چاہا کہ صفدر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کیا الفظ بننے کے لیے جیسے ہی پاشو کا مُنہ کھلا صفدر نے منہ بند ہونے سے پہلے ہی رومال کا گولا اس کے منہ میں ٹھونس دیا اور وہ اوہ اوہ کرتا رہ گیا۔ عمران مطمئن ہو کر دوسری طرف کو بڑھ گیا۔

ناواشنگو جنگل کے نیچے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کمرے میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ یہ اڈہ جسے جام شو کہا جاتا تھا۔ ناواشنگو اس کی فرمائش پر راسکوف نے بنوا کر دیا تھا۔ جام شو شربا کی زبان شیر کی کچھار کو کہتے تھے اور چونکہ ناواشنگو نے اسے اپنے لیے بنوایا اور وہ خود اپنے آپ کو پوری دُنیا میں سب سے بہادر سمجھتا تھا۔ اس اس نے اس کا نام جام شو ہی رکھ دیا تھا۔ اس اڈے میں چار چھو اور ایک بڑا کمرہ تھا اور اس کی سیڑھیاں اوپر ایک ایسی جگہ جا کر ہوتی تھیں جہاں بڑی سی جھاڑی تھی۔ اس جام شو میں تازہ ہوا کے آنے کے بھی خاص انتظامات رکھے گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جام شو کافی عرصے تک آسانی سے رہ سکتا تھا۔ اس نے یہاں ایک چھوٹے کم میں ایسا سامان بھی رکھا ہوا تھا جو کھانا پکانے کے کام آتا تھا اور پانی انتظام اس طرح کیا گیا تھا کہ جام شو سے ذرا فاصلے پر جنگل کے اند

ایک قدرتی چشمہ تھا۔ وہاں سے پانی آسانی سے بھرا جا سکتا تھا۔ ناواشنگو جب یہاں پہنچا تو راسکوف کی معاہدے کے تحت بھیجی ہوئی چار سفید فام عورتیں پہلے سے موجود تھیں لیکن ناواشنگو کو تھا نے یہ چاروں عورتیں اس قدر پسند نہ آئی تھیں جتنی اُسے وہ سفید فام عورت آئی تھی جوان اجنبیوں کے ساتھ تھی۔ اس کے مقابلے میں یہ چاروں عورتیں اُسے موٹی، بھدی اور بدصورت لگ رہی تھیں اس لیے اس نے ان سے صرف نام پوچھے اور پھر آرام کرنے کے لئے کہہ دیا اور اس وقت وہ اُسی سفید فام عورت کے انتظار میں بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا جسے پاشو نے اپنے ہمراہ لانا تھا۔

"اُسے اب تک پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ بہت دیر ہو گئی ہے"——— ناواشنگو نے بڑے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ٹہلنے لگا۔ اُسی لمحے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور ناواشنگو یہ آواز سُن کر چونک پڑا۔ وہ تیزی سے کمرے کے ایک کونے میں رکھے ہوئے باکس کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک ٹرانسمیٹر تھا جو راسکوف نے اُسے دیا تھا تاکہ اگر ضرورت پڑے تو جام شو میں بیٹھ کر وہ ان سے باتیں کر سکے یا اُنہیں کوئی بات کرنی ہو تو وہ اس سے بات کر سکیں ناواشنگو یا موجونکہ گریٹ لینڈ میں پڑھ چکا تھا اس لئے اُسے ان سائنسی آلات سے اچھی طرح واقفیت تھی۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو راسکوف کالنگ اوور"——— بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے راسکوف کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا بات ہے کیوں کال کی ہے اوور" ـــــ ناواشنگو نے بُری طرح جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ناواشنگو۔ تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اوور" ـــــ دوسری طرف سے راسکوف نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو" ـــــ ناواشنگو راسکوف کی بات سُن کر بُری طرح اُچھل پڑا۔

"ہاں ہمیں اطلاع مل گئی ہے۔ تمہارا ایک آدمی ان سب کو گھوڑوں پر سوار کرائے جنگل میں داخل ہوا ہے۔ البتہ وہ دونوں عورتیں ان کے ساتھ نہیں صرف چھ مرد ہیں۔ وہ سب زندہ سلامت اور ٹھیک ٹھاک ہیں اور سنو ناواشنگو۔ جہاں ہم تمہاری سب شرطیں منظور کر سکتے ہیں۔ وہاں ہم تمہیں عبرتناک سزا بھی دے سکتے ہیں اوور" ـــــ راسکوف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم غلط کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ میں نے اسس سفید فام عورت کو حاصل کرنے کے لئے پہلے ہی ان کے کھانے میں گہری نیند والی دوائی ملا دی تھی اور پھر میں نے تم سے بات کرنے کے بعد جا کر اپنے آدمیوں کو انہیں اُٹھا کر پہاڑیوں میں لے جانے اور انہیں وہاں قتل کر کے ان کی لاشیں یہاں لانے کا حکم دیا تھا۔ اور میرے نائب پاشو نے اسس سفید فام عورت کو زندہ اور ان اجنبیوں کی لاشیں یہاں پہنچانی تھیں اور میں ان کا انتظار کر رہا ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ زندہ بھی ہیں اور میرا آدمی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کو ساتھ لے کر بھی آ رہا ہے یہ کیسے ممکن ہے اوور" ـــــ ناواشنگو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سنو ناواشنگو ہماری اطلاع غلط نہیں ہے۔ وہ تھوڑی دیر بعد جام شو تک پہنچ جائیں گے اور تمہیں ہماری اطلاع کے متعلق خود ہی علم ہو جائے گا۔ ہم تمہیں آخری موقع دے رہے ہیں کہ تم ان کا یہیں خاتمہ کر دو ورنہ ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا اور اسس کے ساتھ ہی آواز کی بجائے دوبارہ سیٹی کی آواز آنے لگی۔ ناواشنگو کا چہرہ غصے کی شدت سے اور زیادہ سیاہ پڑ گیا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کیا اور وہ تیزی سے اسس کمرے سے نکلا اور ایک اور کمرے میں پہنچ گیا جس میں سے سیڑھیاں اُوپر کو چڑھ رہی تھیں۔ دوسرے لمحے وہ بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا چند ہی لمحوں میں جام شو سے باہر آ گیا چونکہ اس کا پروگرام یہاں طویل عرصے تک رہنے کا تھا اسس لئے وہ گھوڑا لے کر نہ آیا تھا اور پیدل ہی چلتا ہوا یہاں تک پہنچ گیا تھا۔ وہ چونکہ ان جنگلوں کا محافظ تھا اسس لئے وہ ان جنگلوں کا کیڑا تھا۔ وہ جام شو سے نکلتے ہی دوڑتا ہوا ایک طرف کو بڑھتا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک گھنے درخت کے نیچے جا کر رُک گیا۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور چند لمحوں میں وہ کسی پھرتیلے بندر کی طرح درخت پر چڑھتا گیا۔ سٹین گن اسس کے کاندھے سے لٹک رہی تھی۔ درخت کی اُوپر والی شاخوں پر پہنچ کر اس نے ایک ایسی جگہ منتخب کی جہاں سے وہ اس راستے پر بخوبی نظر رکھ سکتا تھا جہاں سے پاشو نے لاشیں لے کر آنا تھا۔ اُسے اب بھی راسکوف کی اس بات پر کسی طرح یقین نہ آ رہا تھا کہ پاشو ان کی

لاشیں لے آنے کی بجائے انہیں زندہ سلامت ساتھ لے آئے گا۔ اُ معلوم تھا کہ پاشو کسی صورت بھی اس کی حکم عدولی نہیں کر سکتا لیکن ا کے باوجود وہ اس درخت پر اس لئے آ گیا تھا کہ یہاں نہ صرف راسکوف کی اطلاع کی آسانی سے تصدیق کر سکتا تھا اور اگر واقعی پاشو اس کی حکم عدولی کی ہے تو پھر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہیں سے مشین گن کے ذریعے سب سے پہلے اس پاشو کو گولیوں سے چھلنی کرے اور اس کے بعد ان اجنبیوں کو۔ وہ جس جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس جگہ ہوتے وہ نیچے سے کسی صورت بھی نظر نہ آ سکتا تھا اس لئے وہ پوری طرح تھا۔

ابھی اُسے وہاں بیٹھے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اُس کے کانوں نے دُور سے دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی آوازیں سُن لیں اور وہ چونک کر سیدھا ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد جب درختوں سے نکل کر سامنے آتے تو اس کا خون پارے کی طرح اُچھلنے لگا۔ راسکوف کی اط درست تھی کیونکہ واقعی سات گھوڑوں میں سے چھ پر وہ اجنبی اور ا گھوڑے پر پاشو موجود تھا اور ان کا رُخ واقعی جاہم شو کی طرف تھا۔ پاشو اور وہ اجنبی گھوڑوں پر سوار ہونے کی بجائے ان پر بیٹھے بل لیٹے ہوتے تھے ان کے منہ گھوڑے کی گردن پر اور پیر دُم کی ط تھے۔ وہ بالکل اسی انداز میں لیٹے ہوئے تھے جیسے گھنے جنگل میں آدمی گھوڑے پر لیٹ کر گزرتا ہے لیکن ان کے چہرے واضح طور پر ناو کے سامنے تھے اور وہ پاشو اور وہ اجنبی ہی تھے۔ اس کا مطلب کہ وہ کسی کی نظروں سے بچنے کے لئے اس انداز میں گھوڑے پر لیٹ کر

بڑھ رہے تھے۔

"ہو نہ ہو پاشو ان اجنبیوں کے ساتھ مل گیا ہے"۔۔۔ ناواشنگو نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مشین گن کو اس طرح ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا کہ یہ سارے گھوڑ سوار اس کی رینج میں بخوبی آ جائیں چونکہ وہ لوگ ابھی مشین گن کی رینج میں نہ تھے۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیسے ہی وہ لوگ رینج میں آئے۔ ناواشنگو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی خوفناک آواز کے ساتھ ہی نیچے جنگل میں جیسے انسانی چیخوں کا طوفان سا اُمڈ پڑا۔ ساتوں کے ساتوں گھوڑوں پر موجود افراد گولیوں کی باڑھ کھا کر گھوڑوں سمیت اُلٹ کر دوسری طرف گرے تھے کیونکہ گولیاں ان گھوڑوں کو بھی لگی تھیں۔ گھوڑے تو نیچے گرتے ہی اُچھلے اور زی سے جنگل میں اِدھر اُدھر دوڑنے لگے جب کہ پاشو اور وہ چھ اجنبی لیوں کا نشانہ بن کر وہیں زمین پر ہی بُری طرح تڑپ رہے تھے۔ ناوا شنگو نے ایک لمحہ رُک کر ایک بار پھر مشین گن کا ٹریگر دبایا اور گولیاں ن بار گھاس پر تڑپتے ہوئے پاشو اور ان اجنبیوں کے جسموں پر تڑتڑا نے لگیں۔ غصے کی شدت سے ناواشنگو مسلسل فائر کئے چلا جا رہا تھا لانکہ وہ ساتوں کے ساتوں اب بے حس و حرکت ہو چکے تھے لیکن شنگو کا غصے سے اُبلتا ہوا دماغ کسی طرح ٹھنڈا ہونے میں ہی نہ ہا تھا۔ اس نے اس وقت ہاتھ روکا جب مشین گن سے کرچ کی از نکلی۔ اس آواز کا مطلب تھا کہ میگزین ختم ہو چکا ہے۔

"میرا نائب اور میرے خلاف سازش کر رہا تھا۔ میں اس کی لاش کے

ٹکڑے اڑا دوں گا"۔۔۔ ناواشنگو نے غصے سے بڑبڑاتے ہوتے کہا اور پھر خالی مشین گن کو کاندھے پہ لٹکا کر وہ تیزی سے درخت سے نیچے اُترنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ زمین پر تھا۔ دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ وہ سب واقعی گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے تھے

"یہ تورتیں یقیناً پاشو وہیں اصطبل میں چھپا آیا ہو گا۔ میں جانتا ہوا کہ وہ انہیں کہاں چھپا سکتا ہے۔ میں انہیں ابھی جا کر تلاش کرتا ہوں۔ پہلے میں۔۔۔ راسکوف کو بتا دوں کہ میں نے معاہدہ مکمل کر دیا ہے اس کی اطلاع بھی درُست ہی نکلی اور میرا ہی نائب میرے ساتھ غداری پر تل گیا۔ ہو نہ میرے ساتھ غداری کا یہی انجام ہوتا تھا"۔۔۔ ناواشنگو نے انتہائی نفرت بھرے انداز میں پاشو کی لاش کو ٹھوکریں مارتے ہوئے کہا پھر وہ تیزی سے واپس جام شو کی طرف دوڑ پڑا تاکہ وہاں جا کر ٹرانسمیٹر پہ راسکوف کو اطلاع دے کہ ان اجنبیوں کی لاشیں لے جائے گا یا انہیں بھی پاشو کی لاش کے ساتھ ہی کسی کھائی میں پھینک دیا جائے۔

تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اُس کمرے میں پہنچ گیا جس میں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ ابھی وہ کمرے میں پہنچا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اس نے جھپٹ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو راسکوف کالنگ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے راسکوف کی آواز سنائی دی لیکن اس بار اس کے لہجے میں غصے کی بجائے مُسرت کی جھنجھناہٹ موجود تھی۔

"راسکوف۔ میں نے معاہدہ مکمل کر دیا ہے اور ان اجنبیوں کو بھی مار ڈالا ہے اور اپنے نائب کو بھی گولیوں سے اڑا دیا ہے جو ان کے

ساتھ مل گیا تھا"۔۔۔ ناواشنگو نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہمیں اطلاع مل گئی ہے ناواشنگو۔ لیکن ایک بات بتاؤ کہ یہ لوگ گھوڑوں پہ بیٹھ کر آنے کی بجائے لیٹ کر کیوں آ رہے تھے۔۔۔ اوور"۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے تم نے یہاں کوئی ایسے سائنسی آلات لگائے ہوتے ہیں جن سے تم سب کچھ دیکھ لیتے ہو لیکن یہ تمہارے میرے ساتھ پہلے معاہدے کی خلاف ورزی ہے۔ تم نے کہا تھا کہ صرف موت کے جنگل میں آلات لگیں گے۔ اوور"۔۔۔ ناواشنگو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم اپنے معاہدے پر پابند ہیں لیکن ناواشنگو تم نہیں جانتے کہ دنیا میں سائنس کتنی آگے بڑھ چکی ہے۔ ہم تمہارے اس جنگل تو کیا چاہیں تو پورے تابات کو کسی بھی جگہ سے دیکھ سکتے ہیں تم ان باتوں کو چھوڑو۔ میرے سوال کا جواب دو اوور"۔۔۔ راسکوف نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے تم جنگل کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ جب گنجان جنگل ہو یا خطرے کا مقام ہو تو جنگل کے لوگ اس طرح گھوڑے کی پُشت پر لیٹ کر آگے بڑھتے ہیں اس طرح دُور سے دیکھنے والوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ گھوڑے خالی آ رہے ہیں یا ان پہ کوئی موجود بھی ہے۔ یہ ترکیب یقیناً پاشو نے انہیں سمجھائی ہو گی لیکن میں چونکہ ان کے انتظار میں اونچائی پہ بیٹھا ہوا تھا اس لئے مجھے وہ صاف نظر آ گئے اوور"۔۔۔ ناواشنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تمہاری بات درست ہے ہمیں واقعی یہ پوائنٹ سمجھ میں نہ آ رہا تھا بہرحال ٹھیک ہے تم نے واقعی معاہدہ مکمل کر دیا ہے لیکن وہ دونوں عورتیں جو ان اجنبیوں کے ساتھ تھیں وہ کہاں رہ گئی ہیں اوور" ـــــ راسکوف نے کہا۔

"یہ پاشو کی نیت ضرور ان پر خراب ہو گئی ہو گی مجھے پہلے بھی شکایتیں ملی تھیں کہ پاشو جس عورت کے ساتھ چاہتا ہے دل بہلانے لگ جاتا ہے اور بغیر میری اجازت کے۔ لیکن میں چپ کر جاتا تھا کیونکہ بہرحال وہ میرا نائب تھا۔ اس نے ضرور انہیں آگوش اصطبل میں رکھا ہوا ہو گا میں اب وہیں جا رہا ہوں تاکہ ان عورتوں کو برآمد کروں پھر اس کالی عورت کو مار کر اس سفید فام کو اپنے ساتھ یہاں جام شو میں لے آؤں پھر یہاں واپس اس لئے آیا تھا کہ تمہیں بتا سکوں کہ میں نے معاہدہ مکمل کر دیا ہے اوور" ـــــ ناواشنگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم مطمئن ہیں اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ سیٹی کی آواز نکلنے لگی ناواشنگو نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران جولیا کے ساتھ اصطبل سے کچھ دور پہاڑی چٹانوں کے اندر موجود تھا لیکن ان دونوں کی نظریں اصطبل اور اس کے پیچھے پھیلے ہوئے جنگل پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"ہو سکتا ہے جو کچھ تم سوچ رہے ہو وہ بالکل ہی غلط نکلے" ـــــ عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔ وہ دونوں اکٹھے ایک چٹان کی اوٹ میں تھے جبکہ ان کے دوسرے ساتھی اصطبل کی دوسری سائیڈوں پر وہاں سے کافی دور دور چھپے ہوئے تھے۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے تم بھی ہاں کہہ سکتی ہو" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو" ـــــ جولیا عمران کے اس بے موقع مذاق پر واقعی بری طرح جھلا گئی تھی۔

"کبھی کیا میں ابھی سنجیدہ ہو سکتا ہوں بس تم ہاں کہہ دو" ـــــ عمران

نے اُسے اور زیادہ چڑاتے ہوئے کہا۔

"میرے ہاں کہنے سے کیا ہوگا" ـــــ جولیا نے یکلخت ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اندرونی جذبات کی وجہ سے یکلخت سُرخ پڑ گیا تھا اور آنکھوں میں عجیب سی چمک آگئی تھی اور اس کے چہرے کا بدلتا ہوا رنگ اور آنکھوں میں اُبھر آنے والی چمک دیکھ کر عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پہ پہنچ گیا۔

"میں سنجیدہ ہو جاؤں گا اور کیا" ـــــ عمران نے فوراً اور حالات کو نارمل کرنے کے لئے کہا کیونکہ وہ جولیا کو اس سے کہیں زیادہ جانتا تھا اُسے معلوم تھا کہ جولیا ابھی ایک کی بجائے دس بار ہاں کہہ دے گی کیونکہ اس وقت وہ اکیلے تھے اور ایسے موقع پہ جولیا کو واقعی ہاں کہنے کا دورہ پڑ جاتا تھا۔

"ہونہہ تو تم صرف دوسروں کے جذبات سے کھیلنے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہو" ـــــ جولیا کے ہونٹ یکلخت اور زیادہ بھنچ گئے اور چہرے پر جذبات کی سُرخی کی بجائے غصے کے تاثرات اُبھرنے لگے اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کا صاف مطلب تھا کہ جولیا اس مخصوص کیفیت سے نکل آئی ہے۔

"بس ٹھیک ہے میں اور تم واپس پاکیشیا جاکر ------" عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا اور جان بوجھ کر آگے کچھ کہنے کی بجائے خاموش ہو گیا۔ جولیا کا چہرہ ایک بار پھر رنگ بدلنے لگا۔

"واپس جاکر کیا کریں گے" ـــــ جولیا نے بڑی اُمید بھری نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے جذبات میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واپس جاکر فٹ بال بنانے کی فیکٹری کھولیں گے اور فٹ بال کا نام رکھ دیں گے جذبات۔ بہت اچھا نام ہے۔ پھر لوگ کہہ سکیں گے کہ وہ واقعی جذبات سے کھیل رہے ہیں" ـــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ اور جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔

"احمق ـ پتھر ـ سنگدل ـ ظالم ـ نانسنس" ـــــ جولیا کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔

"یہ بھی اچھے نام ہیں۔ چلو ایسا کرتے ہیں۔ قرعہ ڈال لیتے ہیں جو نام قرعہ میں نکل آیا وہ رکھ لیں گے" ـــــ عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ خاموش ہو جاؤ" ـــــ جولیا نے یکلخت چیخ کر کہا۔

"ارے ارے اتنے زور سے مت چیخو۔ یہاں پہاڑیوں میں تو بازگشت بہت دور تک سنائی دیتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ باقی ساتھی یہ سمجھ لیں کہ ہم ان سے علیحدہ ہوتے ہی سنجیدہ ہو چکے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا نجانے کس جذبے کی وجہ سے یکلخت ہنس پڑی۔

"سمجھ لیتے ہیں تو سمجھ لیں میں کسی سے ڈرتی ہوں" ـــــ جولیا نے یکلخت مُسکراتے ہوئے کہا اور عمران واقعی اسے حیرت سے دیکھنے لگا کیونکہ جولیا کا یہ موڈ واقعی اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

"ارے ارے تم تو رہرسل میں اس قدر تیز جا رہی ہو تو اصل میں کیا ہوگا" ـــــ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ جولیا کوئی جواب دیتی اچانک عمران کے ساتھ رکھے ہوئے ایک چھوٹے سے ڈبے میں سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے دور سے تیز

فائرنگ ہو رہی ہے اس کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی نکلیں۔ عمران نے چونک کر اس کا ایک اور بٹن دبا دیا تو آوازیں کافی تیز اور گونج دار ہو گئیں۔ جیسے اب دور کی بجائے ان کے قریب ہی چٹان کے پیچھے فائرنگ ہو رہی ہو۔

"کک کک کیا مطلب"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"دیکھو میرا آئیڈیا درست نکلا۔ بس اب تک ایک تم ہی ہو جو میرے سارے آئیڈیے غلط کر دیتی ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا فائرنگ ایک لمحہ رُک کر دوبارہ شروع ہو گئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد خاموشی چھا گئی۔

"تو تم نے ان میں سے کسی کے لباس میں ڈکٹا فون چھپا دیا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے ورنہ ابھی میرے کان اس قدر تیز تو نہیں ہوئے کہ اتنی دور سے فائرنگ کی آوازیں سن سکوں گا البتہ تم تو چاہے ہزاروں میل دور سے سرگوشی میں بھی پکارو تو سُن لوں گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہیں قریب سے بھی پکارتی ہوں لیکن تم سُنتے ہی نہیں میرے لئے تو تمہارے کان بہرے ہو چکے ہیں"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی آنکھیں واقعی حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا مطلب تھا کہ جولیا اب تنگ آکر ڈھیٹ بن گئی ہے اور اب اس نے اُلٹا عمران کو زچ کرنا شروع کر دیا تھا۔

اُسی لمحے باکس میں سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔

دوڑنے والا دور سے قریب آ رہا تھا کیونکہ ہر لمحہ قدموں کی آواز اُونچی ہوتی جا رہی تھی۔ عمران اور جولیا دونوں اس آواز کی طرف متوجہ ہو گئے۔

یہ عورتیں یقیناً پاشو وہیں اصطبل میں چھپا آیا ہو گا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ انہیں کہاں چھپا سکتا ہے۔ میں انہیں ابھی جا کر تلاش کرتا ہوں پہلے میں راسکوف کو بتا دوں کہ میں نے معاہدہ مکمل کر دیا ہے واقعی اس کی اطلاع بھی درست ہی نکلی اور میرا ہی نائب میرے ساتھ غداری پر تل گیا۔ ہونہہ میرے ساتھ غداری کا یہی انجام ہو سکتا ہے"۔۔۔ نا واشنگو کی غصے سے بھری آواز باکس میں سے نکلنے لگی اور پھر قدموں کی آوازیں دُور جاتی ہوئی سنائی دیں لیکن بھاگنے والے قدموں کی نہیں بلکہ چلتے ہوئے قدموں کی اور چند لمحوں بعد خاموشی چھا گئی۔

"کمال ہے اگر میں اپنے کانوں سے یہ سب کچھ نہ سُن لیتی تو کبھی اس بات پر یقین نہ کرتی کہ تم نے جو کچھ سوچا وہ حرف بحرف درُست بھی نکل سکتا ہے"۔۔۔ جولیا نے اس بار تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"چلو تم میرے علم نجوم کی تو قائل ہوئیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تم واقعی علم نجوم جانتے ہو تو بتاؤ کہ تمہاری شادی کب ہو گی"۔۔۔ جولیا نے ایک بار پھر کھُل کر کہہ دیا۔

"میری شادی۔۔۔ اوہ اس کی تو فیس لگے گی"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم فیس بھی لے لینا"۔۔۔ جولیا کی نفسیات واقعی بگڑ گئی تھی لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی بجائے عمران کی شادی کا نام لیا تھا۔

"صرف تاریخ پوچھتی ہے یا یہ بھی پوچھنا ہے کہ یہ شادی کس سے ہو گی اس کا نام بھی پوچھنا ہے۔ عام نجومی تو پہلا حرف ہی بتا سکتے ہیں لیکن میں کم از کم آدھا نام تو بتا سکتا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آدھا کیا تم پورا بھی بتا سکتے ہو" ——— جولیا واقعی پوری طرح ڈھٹائی پر اُتر آئی تھی شاید وہ بھی تنگ آمد بجنگ آمد والے محاورہ پر عمل کر رہی تھی۔

"پورا نام تو مجھے پوچھنا پڑے گا مس موتی سے البتہ آدھا نام میں ابھی بتا دیتا ہوں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں ——— موتی سے کیوں پوچھنا پڑے گا" ——— جولیا نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ واقعی میں نے پورا نام تو پوچھا ہی نہیں اب تک" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور جولیا کی آنکھیں یکلخت سُرخ ہونے لگ گئیں۔

"تو تم اس پر نظریں رکھے ہوئے ہو۔ یہی تمہارا کردار ہے ——— اسی کا تم ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہو۔ جو لڑکی تمہارے فلیٹ پر آ جائے تم لفنگوں کی طرح اس پر نظریں رکھ لیتے ہو" ——— جولیا نے بُری طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ تو یہی تصور کر رہی تھی کہ عمران اس کا نام لے گا۔ یہ تو اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران موتی کا نام لے دے گا۔

"ارے ارے تو تمہارا مطلب ہے۔ میں موتی کو دیکھوں بھی ناں۔

پھر تو مجھے اندھا بننا پڑے گا ——— اور اندھے دیکھنے کی بجائے ٹٹولنا شروع کر دیتے ہیں ——— اندھے جو ہوئے" ——— عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ اب تم بد اخلاقی پر اتر آئے ہو نانسنس" ——— جولیا بُری طرح بگڑ گئی۔

"عمران صاحب" ——— اچانک انہیں چٹان کے پیچھے سے صفدر کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں ہی بُری طرح چونک پڑے۔

"ارے تم ہماری راز و نیاز کی باتیں سُن رہے ہو یار یہ تو بڑی بد اخلاقی ہے" ——— عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ بے شک راز و نیاز کرتے رہیں لیکن میں یہ پوچھنے آیا تھا کہ اس باکس نے کچھ بتایا بھی ہے یا ہم اسی طرح چٹانوں میں رات تک بیٹھے رہیں گے" ——— صفدر نے چٹان کے پیچھے سے نکل کر سامنے آتے ہوئے کہا۔

"بہت کچھ بتایا ہے" ——— جولیا نے جلدی سے کہا۔ وہ شاید صفدر کی آواز سُن کر بُری طرح جھینپ گئی تھی اور اسی جھینپ کو مٹانے کے لئے ہی فوراً بول پڑی تھی اور پھر اس نے جلدی جلدی اب تک باکس میں سے اُبھرنے والی ساری باتیں بتا دیں۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ نادا شنگو اب آپ کی تلاش میں اصطبل تک آئے گا۔ اس کا مطلب ہے عمران صاحب کا نہ صرف آئیڈیا درُست نکلا بلکہ انہوں نے جو ترکیب استعمال کی وہ بھی دُرست ثابت ہوئی" ——— صفدر نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو بھائی انہیں ساتھ لئے بیٹھا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ نامُراد شنگو انہیں لے اُڑے اور ہم امید کے چکر میں ہی پھنسے رہ جائیں"۔

"عمران صاحب سچی بات یہ ہے کہ آپ نے جو انوکھا کام کیا تھا کم از کم میری سمجھ سے باہر تھا اور پھر ان لوگوں کو اپنا لباس پہنا کر اور ان کے چہروں پہ میک اپ کر کے انہیں گھوڑوں سے اس طرح باندھ کر جنگل کی طرف بھیجا کہ اس سے ناواشنگو کے اڈے کا بھی پتہ چل جائے گا اور ناواشنگو یہاں بھی دوڑا آئے گا۔ کسی کو یقین آتا تھا" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم ابھی تک اصل مقصد نہیں سمجھ سکے۔ مجھے ان اڈے والوں سے جس کے انچارج کا نام راسکوف لے رہا تھا یہ ناواشنگو۔ یہی خطرہ تھا کہ انہوں نے اس جنگل میں کہیں ٹیلی ویژن آلات نہ فٹ کر رکھے ہوں کیونکہ اس پاشو نے جو کچھ بتایا تھا اس سے یہی شک پڑتا تھا۔ میں نے اس بات کو ٹریس کرنے کے لئے یہ سارا کھیل کھیلا اور دیکھ لو میری بات درست ثابت ہوئی۔ جیسے ہی گھوڑے جنگل میں داخل ہوئے انہیں اس کا پتہ چل گیا اور ناواشنگو نے ان پر مشین گن کا فائر کھول دیا۔ فائرنگ کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ ایک ہی مشین گن سے فائرنگ کی گئی ہے اور فائرنگ بھی خاصی بلندی سے کی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس ناواشنگو نے اس بات کو پہلے سے چیک کر لیا تھا چنانچہ وہ دھوکہ کھا گیا کیونکہ میں نے پاشو اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو گھوڑوں سے اس لئے اس طرح باندھا تھا کہ اس طرح وہ خود بخود اڈے تک پہنچ جائیں گے۔ یہ گھوڑے سدھے ہوئے ہیں اور سدھے ہوئے گھوڑے خود بخود راستہ پہچان کر پہنچ جاتے ہیں۔ ان کے جسموں کو سیاہ رنگ کی رسی سے باندھنے کے بعد دور سے وہ رسی نظر نہ آ سکتی تھی کیونکہ

ان کے جسموں کا رنگ گہرا سیاہ ہے اور سیاہ پیروں اور سیاہ بازوؤں پر بندھی ہوئی سیاہ رسیاں اور پھر اسی لئے میں نے گھوڑے بھی خاص طور پر سیاہ رنگ کے منتخب کئے تھے۔ پھر ان کے اعصاب سست کر دینے کا انجکشن لگانے کے بعد میرا ڈرامہ مکمل ہو گیا۔ میں صرف یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ اڈے تک پہنچنے سے پہلے یہ لوگ چیک ہوتے ہیں یا نہیں۔ اسی لئے میں نے پاشو کی جیب میں ڈکٹا فون رکھ دیا تھا اور اب دیکھو اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ اگر ان لوگوں کی بجائے ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر اس طرح اڈے کی طرف جا رہے ہوتے اور اچانک کسی درخت سے ہم پہ مشین گن کا فائر کھول دیا جاتا تو جس طرح ان لوگوں کی چیخیں نکلی ہیں اس طرح ہماری چیخوں سے جنگل گونج رہا ہوتا" ———

عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے اس سارے انوکھے ڈرامے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کیونکہ اصطبل پر قبضہ کرنے اور چند افراد کو قتل کرنے کے بعد وہاں موجود باقی افراد کو عمران نے نہتا کر کے قید کر لیا تھا اور اس کے بعد اس نے واقعی وہاں عجیب و غریب ڈرامہ شروع کر دیا۔ اپنے بیگوں میں سے اس نے میک اپ کا سامان نکال کر ان میں سے چھ افراد منتخب کر کے ان پہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کیا اور پھر ان کے لباس اتروا کر خود پہنے اور اپنے لباس انہیں پہنا دیئے اس کے بعد عمران نے بیگ میں سے نکال کر مخصوص انجکشن لگوائے ان انجکشنز کے بعد ان کے جسم اس طرح سست پڑ گئے جیسے وہ اعصابی طور پر مفلوج ہو گئے ہوں۔ عمران نے چھ سیاہ گھوڑے منتخب کئے اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے انہیں ان گھوڑوں پر سیدھے رُخ اٹھا

کر وہیں اصطبل سے ملنے والی سیاہ رنگ کی باریک رسی سے ان کے ہا
اور پیر گھوڑے کے جسم کے ساتھ اس طرح باندھ دیئے کہ وہ آسانی سے
نہ گر سکیں البتہ زور دار جھٹکے لگنے کے بعد یہ گانٹھیں خود بخود کھل جاتی تھیں
اور اس سارے ڈرامے کے بعد اس نے ان گھوڑوں کو جنگل کی طرف
ہانک دیا۔ سب سے آگے اس نے پاشو کا گھوڑا رکھا اور اس کے
بعد ایک قطار کی صورت میں باقی پانچ گھوڑے۔ اس کے ساتھی جو
سمیت اس سے اس سارے ڈرامے کے بارے میں بار بار پوچھتے
رہے لیکن عمران آئیں بائیں شائیں کر کے انہیں ٹالتا رہا اور پھر اس
نے خود ہی جولیا سمیت اپنے لئے اور باقی ساتھیوں کے لئے اصطبل
سے ہٹ کر چٹانوں میں چھپ کر بیٹھنے کی جگہیں منتخب کیں۔ عمران
نے البتہ بیگ میں سے ایک باکس نکال کر اپنے ساتھ رکھ لیا تھا جبکہ
کہ بیگ بدستور جوزف اور جوانا کے پاس تھے۔ ان چھ افراد کے علاوہ
باقی اصطبل میں موجود چار زندہ افراد کو اس کے اشارے پر جوانا
نے گردنیں توڑ کر ہلاک کر دیا تھا۔

اس وقت تو عمران کے سارے ساتھی عمران کے اس سارے ڈرامے
کو نہ سمجھ سکے تھے لیکن اب اس کا جو نتیجہ نکلا تھا اس نے انہیں واقعی
حیران کر دیا تھا۔ نہ صرف یہ معلوم ہو گیا تھا کہ جنگل میں باقاعدہ
چیکنگ آلات نصب ہیں بلکہ عمران نے اس سے مزید دوہرا فائدہ
اٹھایا تھا۔ ناواشنگو جولیا کی وجہ سے اب اصطبل میں آئے گا۔ اور
یقیناً ناواشنگو یہ سمجھ کر مطمئن ہو گیا ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک
ہو چکے ہیں۔ اور سب سے اہم بات یہ کہ ناواشنگو ان اڈے سے والا

کے ساتھ پوری طرح ملا ہوا تھا۔

"اب آپ ناواشنگو کے آنے کا انتظار کریں گے" ۔۔۔۔ صفدر نے
کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ اب ناواشنگو ہی ہمیں بتائے گا کہ اڈہ کہاں ہے اور
وہاں تک پہنچنے سے روکنے کے لئے کہاں کہاں آلات نصب ہیں اور
وہ کس قسم کے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ آ رہا ہے" ۔۔۔۔ اچانک جولیا نے کہا اور صفدر اور عمران چونک
کر دیکھنے لگے۔ واقعی جنگل کے اندر سے ناواشنگو گھوڑے پر سوار اصطبل
کی طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔ مشین گن اس کے کاندھے سے لٹک رہی
تھی اور وہ بڑے اکڑے ہوئے انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔

"جولیا۔ تم ایسا کرو کہ ذرا نیچے جا کر ایک چٹان کے پیچھے چھپ جاؤ
اور زور سے چیخنا شروع کر دو۔ تمہارا انداز ایسے ہونا چاہئے جیسے تم
بندھی ہوئی ہو اور اب ناواشنگو کو دیکھ کر چیخ رہی ہو۔ اس طرح
ناواشنگو بجائے اصطبل کے اندر جانے کے تمہاری طرف کھچا چلا آئے گا۔
ورنہ اصطبل کے اندر بکھری ہوئی لاشیں دیکھ کر وہ چوکنا ہو جائیگا" ۔۔۔۔
عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی چٹان کی اوٹ سے
جھکے جھکے انداز میں نکلی اور پھر کسی جنگلی خرگوش کی طرح دوڑتی ہوئی
نیچے بڑی بڑی چٹانوں کی طرف بڑھتی گئی۔

صفدر تم جا کر باقی ساتھیوں کو سمجھا دو کہیں وہ جولیا کی چیخ سن کر
بوکھلا کر اٹھ نہ کھڑے ہوں۔ ابھی ناواشنگو دور ہے۔ جب تک وہ
قریب پہنچے گا تم اپنے ساتھیوں تک پہنچ جاؤ گے" ۔۔۔۔ عمران نے

جولیا کے جاتے ہی صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا دوسری طرف کو جھکے جھکے انداز میں نکل گیا۔

عمران اب چٹان کی اوٹ میں بیٹھا ہوا ناواشنگو کو دیکھ رہا تھا ناواشنگو اب جنگل کی حدود سے نکل آیا تھا اور اصطبل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ جولیا عمران سے تقریباً دس فٹ نیچے ایک چٹان کے پیچھے چھپ گئی تھی پھر ابھی ناواشنگو اصطبل سے کچھ فاصلے پر پہنچا تو کہ اچانک جولیا نے ہیلپ ہیلپ چیخنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا سر اور کاندھوں تک کا حصہ اس طرح چٹان سے ابھرا جیسے وہ بندھی ہوئی پڑی ہو اور زور لگا کر چٹان سے اپنا سر اونچا اٹھا رہی ہو۔ جولیا واقعی شاندار اداکاری کر رہی تھی کیونکہ اس کے لہجے اور چیخنے کے انداز میں خوف کے ساتھ ساتھ ہذیانی پن کا عنصر بھی نمایاں تھا۔ اس کی چیخوں اور ہیلپ ہیلپ کے الفاظ نے ناواشنگو کو بری طرح چونکا دیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر گھوڑے سے اترا۔ اور کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن ہاتھوں میں لے کر وہ واقعی کسی پہاڑی بھیڑیئے کی طرح دوڑتا ہوا جولیا کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے انداز میں بے پناہ پھرتی اور قوت تھی۔ عمران خاموش بیٹھا اسے جولیا کی طرف بڑھتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے قریب پہنچا ہی تھا کہ یکلخت عمران نے چٹان کی اوڑھ سے ہاتھ نکال کر مشین پسٹل کی نال اس طرف کی اور پھر مشین پسٹل کی فائرنگ کے دھماکوں سے پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ ناواشنگو کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر لڑھکتی ہوئی چٹانوں کے نیچے گرتی چلی گئی اور ناواشنگو

حیرت سے ٹھٹھک کر کھڑا ہی ہوا تھا کہ عمران چٹان کے پیچھے سے کھڑا ہو گیا۔

”خوش آمدید ناواشنگو۔۔۔ تم واقعی اصول پسند ناواشنگو ہو۔۔۔ کہ پہلے خود ہی پناہ دی اور پھر خود ہی قتل بھی کرانے کی کوشش کی“ عمران نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ عمران کے اٹھتے ہی جولیا بھی اچھل کر کھڑی ہو گئی اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی عمران کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی۔

”تم زندہ ہو۔۔۔ مگر وہ جنگل میں“۔۔۔ ناواشنگو نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر خوف کی بجائے صرف حیرت چھائی ہوئی تھی۔

”وہ تمہارے ساتھی تھے ناواشنگو۔۔۔ دیکھو میرے سب ساتھی تمہارے استقبال کے لئے یہاں موجود ہیں“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناواشنگو نے مڑ کر دیکھا اور پھر اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ کیونکہ عمران اور جولیا کے کھڑے ہونے کے بعد صفدر اور دوسرے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور اب وہ تیزی سے چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے ان کی طرف بڑھے آ رہے تھے۔

”ہونہہ تو تم دھوکے باز ہو۔۔۔ تم نے ناواشنگو کو دھوکہ دیا ہے۔ جانتے ہو ناواشنگو کو دھوکہ دینا کتنا بڑا جرم ہے“۔۔۔ ناواشنگو نے غراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”تمہاری معصومیت واقعی قابل قدر ہے ناواشنگو۔ تم شاید ہمیں کوئی شریا سمجھ رہے ہو“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس

سے پہلے کہ عمران کا فقرہ ختم ہوتا۔ ناواشنگو نے یکلخت بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور وہ واقعی انتہائی حیرت انگیز انداز میں پلک جھپکنے میں ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں چھپ گیا۔

"اوٹ لے لو" ــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چٹان کے پیچھے غوطہ لگایا اور اسی لمحے ایک تیز دھار خنجر بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا عین عمران کے بالوں سے چھوتا ہوا چٹان پر ایک چھناکے سے جا گرا۔ اگر عمران کو غوطہ لگانے میں ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو خنجر یقیناً عمران کی گردن میں پیوست ہو چکا ہوتا۔ عمران چٹان کی اوٹ میں ہوتے ہی تیزی سے جھپٹ کر ایک اور چٹان کے پیچھے ہوا اور پھر اسی طرح مختلف چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا وہ اس چٹان کی سائیڈ میں پہنچ گیا جس کے پیچھے ناواشنگو چھپا تھا لیکن وہاں پہنچتے ہی عمران کی آنکھیں یکلخت پھیل گئیں کیونکہ ناواشنگو وہاں سے غائب ہو چکا تھا بلکہ وہ اردگرد کی چٹانوں کے پیچھے بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

"وہ وہ ادھر ہے" ــــ یکلخت مورتی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے مڑا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ناواشنگو اصطبل کی پشت سے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر اسے انتہائی تیز رفتاری سے بھگاتا ہوا جنگل کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

"کمال ہے ـــ یہ وہاں تک کیسے پہنچ گیا" ــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی اس بات پر شدید حیرت ہو رہی تھی کہ چٹان کی اوٹ سے نکل کر انہیں نظر آئے بغیر یہ ناواشنگو اصطبل کی پچھلی

طرف کیسے پہنچ گیا کیونکہ اس بڑی چٹان جس کے پیچھے ناواشنگو چھپا تھا کے بعد پیچھے اصطبل تک چھوٹی چٹانیں تھیں اور اگر ناواشنگو ان کے پیچھے ہو کر جاتا تو صاف نظر آ جاتا۔

اسی لمحے تنویر نے مشین گن کا فائر جنگل کی طرف جاتے ہوئے ناواشنگو پر کھول دیا لیکن فاصلہ چونکہ کافی زیادہ تھا اس لئے گولیاں ناواشنگو تک نہ پہنچ پا رہی تھیں۔

"بیکار ہے تنویر خواہ مخواہ گولیاں مت ضائع کرو" ــــ عمران نے کہا اور تنویر نے ٹریگر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ ناواشنگو اب جنگل میں داخل ہو کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے" ــــ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں اس ناواشنگو کی وہ گزرگاہ تو تلاش کر لوں جس سے یہ وہاں تک پہنچا ہے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس بڑی چٹان سے ادھر ادھر دیکھنے لگا جس کے پیچھے چھپ کر ناواشنگو غائب ہوا تھا اور چند لمحوں بعد ذرا سا دائیں طرف ہٹ کر ایک چھوٹی چٹان کی جڑ میں موجود ایک گہری دراڑ دیکھ کر عمران کے حلق سے طویل سانس نکل گیا کیونکہ یہ گہری دراڑ پیچھے تک مسلسل چلی جا رہی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ ناواشنگو اس دراڑ میں اتر کر جھکے جھکے سے انداز میں دوڑتا ہوا پیچھے جا پہنچا ہے اس لئے وہ اسے جاتا ہوا نہ دیکھ سکے تھے۔

"اوہ یہ دراڑ کے راستے گیا ہے ـــ بہر حال یہ یہاں کا آدمی ہے ـــ اسے یہاں کے سب راستوں کا علم ہے" ــــ صفدر نے کہا اور عمران

نے سر ہلا دیا۔

"اب اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم بھی اس کے پیچھے جنگل میں داخل ہوں۔ ویسے ناواشتنگو کے اس فرار کی وجہ سے میری اب تک کی تمام پلاننگ بیکار ہو کر رہ گئی ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں براہ راست اس طرح جنگل میں داخل ہونے کی بجائے کوئی لمبا چکر کاٹ کر اندر داخل ہونا چاہیئے۔ گھوڑے تو ابھی اصطبل میں اور بھی موجود ہیں" ـــــ تنویر نے کہا۔

"لیکن یہ جنگل تو بے حد وسیع و عریض ہے۔ ہم اتنے وسیع، گھنے اور درندوں سے پُر جنگل میں سے یہ اڈہ کیسے ٹریس کریں گے" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ اس طرح واقعی ہم بھٹک بھی جائیں گے اور ہو سکتا ہے ان کے کسی سائنسی حربے کا شکار بھی ہو جائیں" ـــــ تنویر نے فوراً ہی عمران کی بات تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت ہے۔ یہ گھوڑے یقیناً اس جام شوا اڈے کو جانتے ہوں گے کیونکہ پہلے جو گھوڑے ہم نے روانہ کیے تھے وہ بھی خود اسی طرف کو گئے تھے اس لیے اگر ہم ان گھوڑوں کو ادھر ہانک دیں اور خود دور دور بکھر کر ان کے ساتھ ساتھ چلیں تو یقیناً ہم وہاں تک پہنچ جائیں گے" ـــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"باس آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں سونگھ کر بتا دوں گا کہ ناواشتنگو کہاں گیا ہے" ـــــ اچانک جوزف نے کہا اور عمران اس کی

بات سن کر چونک پڑا۔

"اوہ میں بھول ہی گیا تھا۔ جوزف جب ہمارے ساتھ موجود ہے تو پھر ہمیں جنگل سے کیا گھبرانا ـــــ ٹھیک ہے چلو جوزف تم گھوڑا لے کر چلو۔ ہم ادھر اُدھر بکھر کر تمہیں کور کریں گے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر نیچے اصطبل کی طرف اُترنے لگا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے پیچھے نیچے اصطبل کی طرف اُترتے چلے گئے۔

ناواشنگو گھوڑا دوڑتا ہوا اپنے اڈے جام شو میں پہنچتے ہی سیدھا اس کمرے کی طرف لپکا جس میں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید جھنجھلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔ وہ مسلسل دانتوں سے ہونٹ کاٹے جا رہا تھا۔ ٹرانسمیٹر کا بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو ناواشنگو کالنگ اوور" ـــــ ناواشنگو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"راسکوف سے بات کراؤ فوراً۔ اوور" ـــــ ناواشنگو نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے انتظار کرو۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر

خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو راسکوف اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے راسکوف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"سنو وہ اجنبی لوگ زندہ ہیں۔ میں ان کی گرفت سے بڑی مشکل سے بچ کر جام شو آیا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ میرا پیچھا جام شو تک کریں گے وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ کاش مجھے ان کے متعلق معلوم ہوتا تو میں انہیں ٹوٹے پھوٹے جہاز سے نکلتے ہی گولی مار دیتا اوور" ـــــ ناواشنگو نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ ان کی لاشیں ہم نے خود چیک کی ہیں۔ تم کہہ رہے ہو کہ وہ زندہ ہیں" ـــــ راسکوف نے تیز لہجے میں کہا اور جواب میں ناواشنگو نے اصطبل میں جانے سے لے کر واپس فرار ہونے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ اگر ایسی بات ہے تو پھر واقعی صورت حال انتہائی خطرناک ہے سنو تم چونکہ تعلیم یافتہ آدمی ہو اس لئے تمہیں بتایا جا رہا ہے کہ ان لوگوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ لوگ ہمارے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی غرض سے آئے ہیں۔ ہم نے کوشش کی کہ یہ لوگ تمہارے ہاتھوں ختم ہو جائیں تاکہ ستریا قبائل مطمئن رہ سکیں لیکن تم انہیں قتل کرنے میں مسلسل ناکام رہے ہو۔ اب دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ ہم براہ راست ان کے مقابلے میں آ جائیں۔ ہم ایک لمحے میں ان کا خاتمہ کر دیں گے لیکن اس صورت میں تمہیں ستریا قبائل کو مطمئن کرنا ہو گا۔ ہم نہیں چاہتے کہ ستریا قبائل میں ان کے متعلق کوئی بات ہو کیونکہ اس طرح

تابات کے اعلیٰ حکام اور پھر ان کے ذریعے نمرگران کے اعلیٰ حکام تک ہمارے ہیڈ کوارٹر کی خبر پہنچ سکتی ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر ایسا ہوا تو پھر یہاں خوفناک تباہی آجائے گی۔ نہ شریا قبائل کا ایک بچہ زندہ بچے گا اور نہ تم اور نہ ہی یہ جنگل۔ سب کچھ تباہ ہو جائے گا بولو کیا تم ایسا کرنے پر تیار ہو اوور"۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

"اوہ اس قدر خطرناک لوگ ہیں پھر ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں بلکہ نہ صرف تیار ہوں بلکہ اب میں خود انہیں ٹریپ کروں گا۔ میں یہاں اس لئے آیا ہوں تاکہ تم یہاں موجود اپنی سفید فام عورتوں کو فوری طور پر واپس بلالو۔ جام شو کو میں خالی کر رہا ہوں۔ میرے پاس ایسے راستے ہیں جہاں سے میں باآسانی گھوم کر واپس شریا قبائل میں جا سکتا ہوں اور وہاں جاکر میں اپنی پوری فورس لے کر ان کے پیچھے آؤں گا اور پھر دیکھوں گا کہ یہ زندہ کیسے بچ سکتے ہیں اوور"۔۔۔ ناواشنگو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن تمہارے آدمی تو جنگل میں داخل ہو ہی نہیں سکتے اوور"۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

"اگر ناواشنگو حکم دے تو پھر سارے شریا قبائل بھی جنگل میں داخل ہو سکتے ہیں اور سنو میری فورس صرف لکڑی کاٹنے والے جنگل میں داخل نہیں ہو سکتی سوائے میری اجازت کے۔ لیکن باقی جنگل میں آجا سکتی ہے اور میں نے اس کے لئے خصوصی فورس بنائی ہوئی ہے اس فورس میں شریا لوگ نہیں ہیں بلکہ کھمبا شامل ہیں۔ کھمبا جنگل کے کیڑے کہلاتے ہیں۔ اس لئے میں نے خفیہ طور پر ان میں سے لوگوں کو چن رکھا ہے۔ یہ میرے حکم پر اپنا سر کٹوانا بھی شان سمجھتے ہیں اوور"۔۔۔

ناواشنگو نے کہا۔

"کیا تمہاری کھمبا فورس کے پاس جدید ہتھیار ہیں اوور"۔۔۔ راسکوف نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ ان کے پاس خنجر اور بھالے ہیں اور ان خنجروں اور بھالوں سے وہ ہتھیاروں سے زیادہ کام لے لیتے ہیں اوور"۔۔۔ ناواشنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ پھر ایسا کرو کہ ان چاروں عورتوں کو ساتھ لے کر موت کے جنگل تک پہنچ جاؤ۔ وہاں سے یہ عورتیں ہیڈ کوارٹر آجائیں گی اور تم وہیں سے گھوم کر شمال کی طرف ہوتے ہوئے واپس پہنچ جانا۔ ہم اس وقت تک جب تک تم موت کے جنگل کے جس حصے گزرتے رہو گے موت کو وہاں سے ہٹالیں گے اوور"۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ اوور"۔۔۔ ناواشنگو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن بند کیا اور پھر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ چاروں سفید فام عورتیں موجود تھیں۔ چاروں عورتیں اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئیں اور مسکرا کر اس کی طرف بڑھیں۔

"سنو تمہارے باس کا حکم ہے کہ تم فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ کیونکہ چند خطرناک لوگ یہاں حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ جب یہ لوگ ختم ہو جائیں گے تو میں تمہیں دوبارہ بلالوں گا۔ آؤ میرے ساتھ جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں پہنچ جائیں"۔۔۔ ناواشنگو نے تیز تیز لہجے میں کہا اور وہ عورتیں سراسیمہ سی ہو گئیں۔ ناواشنگو ان سے بات کر کے چونکہ فوراً واپس مڑ گیا تھا اس لئے وہ بھی اس کے پیچھے چلتی ہوئیں جام شو اڈے سے باہر آگئیں۔

باہر ناواشنگو کا گھوڑا موجود تھا۔ ناواشنگو گھوڑے پر سوار ہو گیا اس نے ایک عورت کو اپنے سامنے بٹھایا دوسری کو گھوڑے کی گردن کی جڑ میں بٹھا کر اس نے جھک کر گھوڑے کی گردن پکڑ لینے کا حکم دیا اور باقی دو عورتوں کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ اس کے بعد اس نے گھوڑے کو آگے موت کے جنگل کی طرف دوڑا دیا۔ مضبوط گھوڑا پانچ افراد کا وزن اٹھانے کے باوجود خاصی تیز رفتاری سے گھنے جنگل کے اندر دوڑتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ موت کے جنگل کی سرحد چونکہ جام شو سے زیادہ دور نہ تھی اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ موت کے جنگل کی سرحد میں داخل ہو گئے۔ ناواشنگو نے عورتوں کو وہیں گھوڑے سے اتارا اور وہ گھوڑے سے اتر کر تیزی سے بھاگتی ہوئیں جنگل میں غائب ہو گئیں جب کہ ناواشنگو نے شمال کی طرف گھوڑے کا رُخ کیا اور پھر اُسے یکلخت دوڑاتا ہوا وہ موت کے جنگل کے اندر سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ ویسے تو یہ انتہائی گنجان اور درندوں سے پُر جنگل تھا لیکن جب سے راسکوف اور اس کے ساتھیوں نے اُسے موت کا جنگل قرار دیا تھا یہاں کے تمام درندے یا تو مار ڈالے گئے تھے یا وہ فرار ہو کر ملحقہ جنگلوں میں چلے گئے تھے اس لئے موت کے جنگل میں اب کوئی درندہ موجود نہ تھا۔ ناواشنگو اطمینان سے گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد اس نے اپنا رُخ بدلا اور موت کے جنگل سے نکل کر عام جنگل میں داخل ہو گیا جو شریا قبائل کی سرحد کے قریب تھا۔ چونکہ یہ جنگل آبادی کے قریب تھا اس لئے ظاہر ہے یہاں بھی درندے وغیرہ نہ رہتے تھے۔ تھوڑی دیر

بعد وہ جنگل سے نکل کر پہاڑیوں میں داخل ہوا اور تیزی سے اونچی نیچی چٹانوں پر گھوڑا دوڑاتے ہوتے تھوڑی دیر بعد شریا گاؤں میں داخل ہو گیا۔ گاؤں والے سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ناواشنگو کو دیکھ کر وہ سب اس کے سامنے جھک جاتے لیکن ناواشنگو اسی طرح گھوڑے پر اکڑ کر بیٹھا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے مکان کے دروازے پر جا کر گھوڑے سے اترا۔ دروازے پر موجود دو آدمیوں نے جلدی سے بڑھ کر اس کا گھوڑا تھام لیا اور وہ مکان کے اندر داخل ہو کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔

"مقاسو کو طلب کرو فوراً" — ناواشنگو نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہی وہاں موجود افراد سے کہا اور ان میں سے ایک تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ناواشنگو بڑے لاما کا خادم پیغام لے کر آیا تھا کہ آپ جب بھی آئیں بڑے لاما کے پاس پہنچ جائیں کیونکہ بڑے لاما کے آدمیوں کو پہاڑیوں میں آپ کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ملی ہیں اور سارے شریا قبائل میں ان لاشوں کی وجہ سے انتہائی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ بڑے لاما کا خیال ہے کہ بڑا دربار لگایا جائے" — ایک نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں جاؤں گا" — ناواشنگو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اس کی پیشانی پر البتہ چند لکیریں اُبھر آئی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ایک چھوٹے قد اور گٹھے ہوئے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا اور ناواشنگو کے سامنے اس طرح سجدہ ریز ہو گیا جیسے ناواشنگو اس کا مقدس دیوتا ہو۔

"باقی سب باہر جائیں" ـــــ ناواشنگو نے کڑکدار لہجے میں کہا اور کمرے میں موجود تمام افراد تیزی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"مقاسو اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ـــــ ناواشنگو نے کہا اور نوجوان بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور ناواشنگو کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سنو مقاسو تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا شریا بننے کا وقت آگیا ہے۔ اگر تم اس امتحان میں پورے اُترے تو مقدس دربار میں تمہیں باقاعدہ شریا بنا لیا جائے گا اور پھر تم شریا عورتوں کے ساتھ شادی بھی کر سکو گے اور تمہیں گاؤں میں مکان بنانے کی اجازت بھی مل جائے گی اور اگر تم اس امتحان میں پورے نہ اُترے تو پھر نہ صرف یہ کہ تم کھمبا ہی رہو گے بلکہ تمہیں مقدس موت کی سزا بھی دی جا سکتی ہے" ـــــ ناواشنگو نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

"ہم امتحان میں پورے اتریں گے مقدس ناواشنگو۔ ہم شریا بننے کے لئے اپنی جانوں پر کھیل جائیں گے" ـــــ مقاسو نے بڑے عزم بھرے لہجے میں کہا۔ شریا بننے کی بات سُن کر اس کے چہرے پر ایک الوکھی سی چمک اُبھر آئی تھی۔ وہ چونکہ انتہائی حقیر نسل کھمبا سے تعلق رکھتا تھا جسے یہاں شودروں سے بھی بدتر درجہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے کسی کھمبا کا شریا بن جانا واقعی اس کی زندگی کی معراج ہو سکتا ہے۔

"سنو جابورا جنگل میں چھ مرد اور دو عورتیں داخل ہوئی ہیں انہوں نے میری اجازت کے بغیر جنگل میں داخل ہو کر شریا رواجوں کی توہین کی ہے اس لئے میں نے انہیں موت کی سزا دے دی ہے۔ اب تم اپنے سارے ساتھیوں کو لے کر فوراً جنگل میں داخل ہو جاؤ اور

ان سب کی لاشیں لے کر واپس آؤ۔ جب تم لاشیں لے کر آؤ گے تو پھر تمہیں مقدس دربار میں شریا بنا دیا جائے گا اور اگر تم ناکام لوٹے تو پھر تمہیں مقدس سزا دی جائے گی۔ جانتے ہو مقدس سزا کیا ہوتی ہے" ـــــ ناواشنگو نے تیز لہجے میں کہا۔

"جانتے ہیں ناواشنگو۔ مقدس سزا میں کھمبا کو اُبلتے ہوئے تیل میں ڈبو دیا جاتا ہے" ـــــ مقاسو نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یاد رکھنا شریا کسی کھمبا کو یہ سزا دے کر بے حد خوش ہوتے ہیں اس لئے سزا میں کسی نرمی کا تصور تک ذہن میں نہ رکھنا یہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا امتحان ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم امتحان میں کامیاب ہو کر حقیر کھمبا کی بجائے معزز شریا بن جاتے ہو یا مقدس سزا پا کر ختم ہو جاتے ہو" ـــــ ناواشنگو نے کہا۔

"مقدس ناواشنگو کیا یہ وہی چھ مرد اور دو عورتیں ہیں جنہیں آپ نے پناہ دی ہے" ـــــ مقاسو نے کہا۔

"ہاں یہ وہی ہیں۔ میں نے انہیں پناہ دی لیکن انہوں نے میرے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور اصطبل کی طرف سے جنگل میں داخل ہو کر شریا رواجوں کی توہین کر دی۔ اس لئے میں نے انہیں موت کی سزا دی ہے" ـــــ ناواشنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مقدس ناواشنگو ان میں ایک سفید فام عورت بھی ہے کیا اُسے بھی ہلاک کرنا ہے" ـــــ مقاسو نے پوچھا۔ چونکہ وہ ناواشنگو کی فطرت سے واقف تھا اس لئے اس نے پوچھ لیا۔

"سنو اگر تم اُسے زندہ لے آنے میں کامیاب ہو گئے تو پھر نہ صرف تم شریا بن سکتے ہو بلکہ میں تمہیں پاشو کی جگہ اپنا نائب بھی بنا سکتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے باقی ساتھیوں چھ مردوں اور ایک عورت کی لاشیں ساتھ آنی چاہئیں لیکن اگر اس کی وجہ سے اس کے ساتھیوں کی ہلاکت میں رکاوٹ پیدا ہوئی ہو تو پھر مجھے وہ زندہ نہیں بلکہ اس کی لاش چاہیئے" ——— ناواشنگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے مقدس ناواشنگو آپ بے فکر رہیں سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق ہو گا" ——— مقاسو نے جواب دیا اور ناواشنگو نے اُسے جانے کا اشارہ کیا اور مقاسو سلام کر کے تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ اب ناواشنگو کے چہرے پر گہرے اطمینان کی جھلکیاں موجود تھیں اُسے مکمل یقین تھا کہ مقاسو اور اس کے ساتھی موت کے ہرکارے بن کر ان اجنبیوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔ کیونکہ یہ سارے جنگلوں کے کیڑے تھے چونکہ شریا گاؤں میں ان کو رہنے کی اجازت نہ تھی اس لئے گھنے گنجان جنگلوں میں درختوں پر رہتے تھے اور جنگلی زندگی گزارتے تھے اس لئے جنگل کا ایک ایک درخت اور ایک ایک جھاڑی ان کی دیکھی بھالی تھی صرف انہیں لکڑی کے جنگل میں سوائے خاص دنوں کے جانے کی اجازت تھی ورنہ دوسرے جنگلوں میں انہیں جانے کی ممانعت نہ تھی اور شاید اسی لئے شریا کھبا کو جنگلی کہا کرتے تھے۔

مقاسو کے جانے کے بعد ناواشنگو اٹھا اور بڑے لاما کے پاس جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بڑے لاما کو مطمئن کرنا بے حد ضروری ہے اور وہ اس بڑے لاما کی چونکہ تمام کمزوریاں جانتا تھا اس لئے اُسے یقین تھا کہ وہ اس بڑے لاما کو آسانی سے مطمئن کر لے گا۔

جوزف گھوڑے پر سوار تیزی سے جنگل کے اندر سے گزر رہا تھا اس دفت وہ وہاں اکیلا تھا کیونکہ اس کے ساتھی اس سے چھپ کر اس کے گرد چل رہے تھے لیکن جوزف کی تیز ناک ان کی موجودگی کو مسلسل سونگھ رہی تھی کیونکہ جنگل کے ماحول کا جوزف پر واقعی حیرت انگیز اثر ہوتا تھا اور اس کے حواس خمسہ عام حالات کی نسبت سینکڑوں گنا زیادہ تیز ہو جاتے تھے۔ وہ گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا لیکن کہیں کہیں وہ رک کر گھوڑے سے اُترتا اور پھر زمین پر لیٹ کر زور زور سے سونگھنا شروع کر دیتا۔ پھر اُٹھ کر گھوڑے پر سوار ہوتا اور آگے بڑھ جاتا کافی دور آ جانے کے بعد جب اس نے ایک بار پھر زمین کو سونگھا تو وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اس بار وہ گھوڑے پر سوار ہونے کی بجائے پیدل ہی دائیں طرف کو بڑھتا گیا اور پھر ایک بڑی جھاڑی کے پاس جا کر رک گیا اس نے ادھر اُدھر کی جھاڑیوں کو غور سے دیکھا۔ دوسرے

لمحے وہ اُچھل کر کھڑا ہوا اور اس کے منہ سے ایسی کر یہہ آواز نکل کر جنگل میں گونجتی چلی گئی۔ جیسے کوئی بگڑ بگڑ انتہائی خطرے کی صورت میں چیختا ہے۔ یہ اس کا مخصوص کوڈ تھا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ہی اِدھر اُدھر کے درختوں کے پیچھے سے عمران اور اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے اس کے قریب پہنچ گئے۔

"کیا وہ بل گیا ہے جوزف"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس وہ چوہا اس جھاڑی کے نیچے کسی بل میں گھسا ہے۔ لیکن باس میری ناک بتا رہی ہے کہ وہ بل میں گھسنے کے بعد یہاں سے نکل کر آگے چلا گیا ہے اور اس کے ساتھ کچھ عورتیں بھی تھیں۔ یہاں تک عورتوں کی بو مجھے نہیں آتی لیکن اس کے بعد عورتوں کی تیز بو آگے جاتے محسوس ہو رہی ہے جس میں اس چوہے کی بو بھی شامل ہے"۔۔۔۔ جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جھاڑیوں کو ہٹا ہٹا کر دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی ایک جھاڑی کو جیسے ہی ہٹانے کی کوشش کی جھاڑی اس طرح تیزی سے ایک طرف ہٹتی گئی جیسے جھاڑی نہ ہو کوئی دروازہ ہو اور اب وہاں نیچے جاتی ہوئی پختہ سیڑھیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"جوزف ۔۔ جوانا ۔۔ جولیا اور صورتی باہر رہیں گی جب کہ صفدر کیپٹن شکیل اور تنویر میرے ساتھ اندر جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑی وہ مشین گن اُٹھائے وہ تیزی سے سیڑھیاں اُترتا چلا گیا۔ صفدر، شکیل اور تنویر بھی اس کے پیچھے نیچے اُتر آئے اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے اس پورے اڈے کا جائزہ

لیا۔ واقعی یہ ایک چھوٹا لیکن انتہائی مضبوط اڈہ تھا جس میں نہ صرف سب کا وافر سامان موجود تھا بلکہ بعض کمروں میں تو انتہائی جدید انداز کا فرنیچر بھی موجود تھا۔ ایسا فرنیچر جس کا تصور بھی اس دور اُفتادہ علاقے کے لوگ نہ کر سکتے تھے اور یہ سارا فرنیچر وغیرہ روسیاہی تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ اڈہ ناواشنگو کو روسیاہیوں نے کسی خاص مقصد کے لئے بنا کر دیا ہو گا۔ بہر حال اُسے ایک کمرے میں جدید قسم کا ٹرانسمیٹر نظر آ گیا۔ وہ غور سے اس ٹرانسمیٹر کو دیکھتا رہا۔ یہ فکس فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا لیکن ٹرانسمیٹر بے جان رہا۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن دوبارہ آف کر دیا۔ ٹرانسمیٹر کو شاید ناکارہ کر دیا گیا تھا۔

"اڈہ تو خالی پڑا ہوا ہے۔ پھر وہ ناواشنگو کہاں چلا گیا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہم اس ناواشنگو کے پیچھے کب تک بھاگتے پھریں گے۔ ہمارا اصل مقصد تو اس اڈے کو تباہ کرنا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں لیکن اڈہ ہے کہاں"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"کیا تم آلات ساتھ نہ لا سکتے تھے جس سے ہم آسانی سے اڈہ تلاش کر لیتے۔ خواہ مخواہ تو قبائلیوں کے پیچھے نہ بھاگتے پھرتے"۔۔۔۔ تنویر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب اس ناواشنگو کو بھی شاید اس کا علم نہ ہو گا کیونکہ جہاں تک میں نے غور کیا ہے ان لوگوں نے

جنگجو کو صرف اس لئے شامل کیا ہوا ہے تاکہ کسی کو اس اڈے
کے بارے میں علم نہ ہو سکے" ـــــ باہر نکلتے ہوئے صفدر نے کہا۔

"اس اڈے کو دیکھنے کے بعد میرے ذہن میں بھی یہی خیال پیدا ہوا
ہے لیکن اب دو ہی صورتیں ہیں ہمارے پاس کہ ہم جنگلوں میں گھوم
کر اس اڈے کو تلاش کرتے ہیں جو کہ بظاہر ناممکن ہے۔ جہاں تک ان
آلات کا تعلق ہے جس سے اڈہ ٹریس کیا جا سکے تو یہ اڈہ روسیاہ
نے ہیں اور خفیہ اڈہ بناتے وقت سب سے پہلے ایسے ہی آلات
کا توڑ کیا جاتا ہے۔ اگر صرف کافرستانی یہ اڈہ بناتے تو لقیناً جدید
ترین آلات تک ان کی رسائی نہ ہو سکتی لیکن روسیاہیوں کے لئے جدید
ترین آلات کی فٹنگ کوئی مشکل بات نہیں ہے اسی لئے میں ناوا شنگو
کے ذریعے اس اڈے تک پہنچنا چاہتا تھا لیکن اس اڈے کو دیکھنے
کے بعد میں سمجھ گیا ہوں کہ ان لوگوں نے یہ اڈہ ناوا شنگو کی عیاشی کی
وجہ سے بنا کر دیا ہوا ہے تاکہ وہ قابو میں رہے کیونکہ پاشو نے پہلے
بتایا تھا کہ چار سفید فام عورتیں اچانک یہاں پہنچ گئی تھیں اور پھر غائب
ہو گئیں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں کہا اور باقی ساتھیوں
نے سر ہلا دیئے۔

وہ اب اڈے سے باہر آ چکے تھے جوزف وہاں موجود نہ تھا
"جوزف کہاں ہے" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہ ابھی ادھر دائیں طرف گیا ہے" ـــــ جوانا نے جواب دیا
اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ اور پوچھتا اچانک دائیں طرف
فاصلے سے جوزف کی تیز چیخ سنائی دی اور وہ سب بری طرح اچھل

پڑے۔ اسی لمحے ایک اور انسانی چیخ جنگل میں گونج اٹھی اور وہ سب
پاگلوں کے سے انداز میں ادھر کو دوڑ پڑے لیکن ابھی وہ اڈے
سے تھوڑی ہی دور پہنچے تھے کہ یکلخت جیسے گھرے بادلوں میں بجلیاں
چمکتی ہیں اسی طرح چمک پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی عمران
کے ساتھیوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور وہ سب بے اختیار زمین
پر گر کر تڑپنے لگے۔ سائیں کی آواز کے ساتھ ایک خنجر عمران کے
سر کے اوپر سے نکل گیا۔ عمران نے لمبا غوطہ لگایا اور پھر تیزی سے
ایک بڑی جھاڑی کی اوٹ میں چلا گیا۔ اسی لمحے جنگل کا وہ حصہ عجیب و
غریب چیخوں اور آوازوں سے گونج اٹھا۔ جیسے بدروحیں مل
کر چیخ رہی ہوں لیکن عمران ہونٹ بھینچے جھاڑی کے پیچھے اوندھا
لیٹا ہوا تھا۔ اس کی مشین گن اس کے ہاتھوں میں تھی۔ ان چیخوں کی
آواز کے ساتھ ہی کافی دور تک پھیلے ہوئے درختوں سے آدمیوں
نے نیچے چھلانگیں لگانی شروع کر دیں۔ ان کے ہاتھوں میں بھالے تھے
اور وہ بھالے لہراتے اور چیختے ہوئے اس طرف کو بڑھ رہے تھے
جہاں عمران کے ساتھی گھاس پر پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے مشین گن
سیدھی کی اور دوسرے لمحے جنگل تڑتڑاہٹ اور ان آدمیوں کے
حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے دو اور مشین گنیں
مختلف جگہوں سے تڑتڑا اٹھیں اور درختوں سے اترنے والے سارے
افراد چند ہی لمحوں میں زمین بوس ہو گئے۔

عمران تیزی سے جھاڑی کے پیچھے سے اٹھا اور اپنے ساتھیوں کی
طرف دوڑا ہی تھا کہ یکلخت ایک بھالہ ایک درخت کے پتوں میں

سے برآمد ہوا اور سیدھا عمران کی طرف آیا۔ عمران تڑپ کر ایک طرف کو ہٹا اور بجلی کی سی تیزی سے آنے والا بھالہ اس کی پسلیوں سے رگڑ کھاتا ہوا گھاس میں جا گرا۔ اُسی لمحے مشین گن ایک بار پھر تڑتڑائی اور درخت سے ایک آدمی چیختا ہوا اس طرح نیچے آگرا جیسے دیوار سے مُردہ چھپکلی گرتی ہے اور اُسی لمحے صفدر، کیپٹن شکیل اور جوانا اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"ساتھیوں کو دیکھو میں جوزف کا پتہ کرتا ہوں"۔۔۔ عمران نے چیخ کر ان سے کہا اور پھر مشین گن سنبھالے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی ہی دور آگے جاتے کے بعد اُسے جوزف نظر آگیا جو کہ ایک جھاڑی کے قریب پڑا تھا۔ اس کے پہلو سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک قبائلی نوجوان پڑا ہوا تھا۔ اس کی گردن پر جوزف کے دونوں ہاتھ جمے ہوئے وہ دونوں ہی ساکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران دوڑتا ہوا جوزف کی طرف بڑھا۔ عمران نے خنجر تیزی سے کھینچا اور پھر اس نے جلدی سے ایک جھاڑی کے چھوٹے چھوٹے پتے توڑے اور جوزف کے زخم میں انہیں بھرنا شروع کر دیا۔ ان پتوں کے بھرنے سے تیزی سے نکلتا ہوا خون رُک گیا۔ عمران نے جوزف کے ہاتھ اس نوجوان کی گردن سے علیحدہ کیے اور جوزف کو پشت کے بل کر کے اس نے دونوں ہاتھوں سے جوزف کے دل والی جگہ پر مخصوص انداز میں مالش شروع کر دی کیونکہ اس نے جوزف کے جسم پر پھیلتی ہوئی نیلاہٹ کے ساتھ ساتھ اس کے جسم سے نکلنے والے خنجر کی نوک پر موجود زہر

مخصوص نشانات دیکھ لیے تھے۔ خنجر دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ زہر آلود ہے اس لیے اگر جوزف کا ناک اور منہ بند کر دیا جاتا تو ہوش میں آنے سے پہلے خون تک پہنچ جانے والا زہر زیادہ تیزی سے گردش کرنے لگ جاتا۔ اور جوزف ہوش میں آنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جاتا۔ اس لیے اس نے فوری طور پر ہوش میں لے آنے اور زہر کو زیادہ رفتار سے خون میں شامل ہونے سے روکنے کے لیے اس کے دل کی مالش شروع کر دی۔ نتیجہ چند ہی لمحوں میں برآمد ہو گیا۔ جوزف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی مٹھیاں بے اختیار بھنچ گئیں۔

"جوزف یہ خنجر زہر آلود ہے اور میرے خیال میں اس پر آشانی بوٹی کا زہر لگا ہوا ہے اور یہ زہر صرف پسینے کے راستے سے ہی نکل سکتا ہے اس لیے اُٹھ کر خوب دوڑو یا پھر ڈنڈ نکالو جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے اُسے بازو سے پکڑ کر اُٹھاتے ہوئے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آہستہ آہستہ دوڑنا شروع کر دیا۔ گہرے زخم کی وجہ سے وہ زیادہ تیز نہ دوڑ سکتا تھا لیکن ابھی اُس نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ وہ یکلخت لہرا کر ایک دھماکے سے زمین پر جا گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ جوزف کی حالت انتہائی خطرناک ہو گئی تھی۔ عمران دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا لیکن وہاں اس کے ساتھیوں میں سے صرف جوانا موجود تھا۔

"کہاں ہیں سب"۔۔۔ عمران نے چیخ کر پوچھا۔

"وہ زخمیوں کو لے کر ادھر چشمے کی طرف گئے ہیں ان کا خون ہی

نہ رُک رہا تھا۔کیپٹن شکیل نے چشمہ ڈھونڈھ لیا ہے۔ جوزف کی کیا پوزیشن ہے "۔۔۔ جوانا نے پوچھا۔

"اس کو مارا جانے والا خنجر زہر آلود تھا جلدی کرو آ کر جوزف کو اٹھاؤ اور چشمے پر لے چلو ادھر آؤ"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور جوانا اس کے پیچھے بھاگ پڑا۔ جوزف کے قریب پہنچ کر اس نے جھک کر جوزف کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر چشمے کی طرف بھاگنے لگا۔ عمران اس نوجوان کی طرف بڑھا کیونکہ صرف اس کے پاس زہر آلود خنجر تھا باقی خنجر اور بھالوں کی نوکیں زہر آلودہ نہ تھیں اور عمران جانتا تھا کہ یا تو سارے خنجر اور بھالے زہر آلود ہوتے یا پھر اگر ایک ہے تو جنگل کے رواج کے مطابق ایسا خنجر صرف سردار ہی رکھ سکتا ہے اس لئے یہی نوجوان ان حملہ آوروں کا سردار ہو سکتا ہے۔ نوجوان بےہوش پڑا ہوا تھا۔ جوزف نے اس کی گردن کو اس قدر زور سے دبایا تھا کہ وہ زیادہ حرکت کرنے سے معذور ہو گیا تھا ورنہ جس طرح اس کا گٹھا ہوا اور مضبوط جسم تھا وہ اتنی آسانی سے بےہوش ہونے والوں میں سے نہ تھا۔ عمران نے اس کی نبض دیکھی اور پھر ایک جھٹکے سے اُسے اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا وہ جلد از جلد اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے اُسے یہاں ہوش میں لانے کی بجائے اُسے اٹھا کر وہیں لے جانا زیادہ مناسب سمجھا۔

چند لمحوں بعد وہ اس چشمے تک پہنچ گیا جو گھنے درختوں کے جھنڈ میں تھا۔ جولیا کے بازو، صُورتی کی گردن اور تنویر کے سینے میں خنجر کے زخم موجود تھے لیکن کیپٹن شکیل اور صفدر نے اپنی قمیضیں پھاڑ کر

زخموں پر پٹیاں باندھ دی تھیں اس لیے خون رک گیا تھا اور وہ تینوں تقریباً نیم بیہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے کیونکہ خون کافی نکل جانے کی وجہ سے ان کی حالت خاصی کمزور تھی۔ صفدر کے بازو پر بھی پٹی بندھی ہوئی تھی اور اب کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں جوزف کے زخم پانی سے صاف کرنے میں مصروف تھے۔

"اس کا خیال رکھنا جوانا"۔۔۔ عمران نے اس قبائلی نوجوان کو زمین پر پھینکتے ہوئے جوانا سے کہا اور خود تیزی سے جوزف کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ جوزف کی حالت تیزی سے بگڑتی جا رہی ہے"۔۔۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں زہر آلود خنجر مارا گیا ہے۔ کاش یہاں زہر مار بوٹی مل جاتی لیکن وہ کہیں راستے میں بھی نظر نہیں آئی"۔۔۔ عمران نے جوزف پر جھکتے ہوئے کہا۔ جوزف کے اب پورے جسم پر نہ صرف نیلاہٹ جھلکنے لگی تھی بلکہ اس کے منہ کے کناروں سے بھی نیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے بلبلے نکلنے لگ گئے تھے اور یہ سب سے خطرناک علامت تھی۔ عمران کے ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔ جوزف انتہائی تیزی سے موت کے منہ میں جا رہا تھا لیکن عمران کے پاس کوئی ایسا طریقہ نہ تھا جس سے جوزف کو بچا سکتا عمران کے ذہن پر شدید جھنجھلاہٹ سی طاری ہونے لگی۔ اچانک اُسے لبنے ان بیگوں کا خیال آیا اور وہ بےاختیار اُچھل پڑا۔

"وہ بیگ کہاں ہیں وہ بیگ"۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور پھر خود ہی وہ بےتحاشا اس اڈے والی جگہ کی طرف دوڑ پڑا کیونکہ وہ بیگ وہیں موجود تھے جب جوزف کی چیخ سن کر وہ دوڑے تھے۔

واقعی دونوں بیگ ایک بڑی سی جھاڑی کی اوٹ میں موجود تھے۔ عمران نے جھپٹ کر دونوں بیگ اٹھائے اور ایک بار پھر بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا واپس چشمے کی طرف بڑھا۔ اس کے ساتھی ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے تھے۔

عمران نے بیگ جوزف کے قریب جا کر رکھے اور پھر تیزی سے ایک بیگ کھول کر اس نے اس میں سے ایک ڈبہ نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک لمبی سی شیشی نکالی۔

"اس کے جبڑے دباؤ جوانا" ـــــ عمران نے شیشی کا ڈھکن کھولتے ہوئے چیخ کر کہا اور جوانا جوزف پر جھپٹا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کے دونوں گالوں پر دباؤ ڈالا تو جوزف کے بھینچے ہوئے جبڑے کھل گئے۔ عمران نے جلدی سے شیشی میں موجود سیال کے دس قطرے جوزف کے حلق میں ٹپکا دیئے پھر اس نے جوانا کو ہٹنے کا اشارہ کیا۔ اور جوانا کے ہٹتے ہی اس نے شیشی بند کر کے دوبارہ بیگ میں ڈالی اور پھر دوسرے بیگ میں سے اس نے ایک انجکشن نکالا اور اسے جوزف کے بازو میں لگا دیا۔ جوزف کی تیزی سے بدلتی ہوئی حالت میں واضح ٹھہراؤ آ گیا۔

"میں نے زہر کی تیزی کو وقتی طور پر تو روک دیا ہے لیکن یہ اس کا علاج نہیں ہے" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کا علاج کیا ہے" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"یہ زہر صرف پسینے کے راستے نکل سکتا ہے لیکن پسینہ ایک ہی صورت میں آ سکتا ہے کہ جوزف اٹھ کر خوب دوڑے لیکن دوڑنا تو ایک طرف

اسے اب آسانی سے ہوش بھی نہ آ سکے گا۔ بہرحال اب اتنا وقت تو مل گیا ہے کہ اس قبائلی سے اس زہر کے متعلق مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اس آدمی کی طرف بڑھ گیا جس کے جسم میں اب ہلکی ہلکی حرکت شروع ہو رہی تھی اور جوانا جو اس کے سر پر کھڑا تھا اسے دوبارہ بے ہوش کرنے کے لئے شاید اس کی کنپٹی پر پیر کی ضرب لگانا ہی چاہتا تھا کہ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔ اس نے جھک کر اس نوجوان کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اونچا کیا اور دوسرے لمحے جنگل کا وہ حصہ ایک زوردار تھپڑ کی گونج اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے تھرا اٹھا۔ عمران کے زوردار تھپڑ سے اس آدمی کا نہ صرف گال پھٹ گیا تھا بلکہ اس کے کئی دانت بھی اکھڑ کر منہ سے باہر آ گئے تھے اور وہ آدمی زمین پر چیختا ہوا گرا اور بری طرح پھڑکنے لگا۔

عمران تھپڑ مار کر ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا اسے پھڑکتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ چند لمحے پھڑکنے کے بعد وہ نوجوان جیسے ہی سنبھلا عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس آدمی کی کئی پسلیاں بیک وقت ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ ہی اس کے حلق سے اس قدر خوفناک چیخ نکلی جیسے روح اس کے جسم سے جبراً نکالی جا رہی ہو لیکن دوسرا لمحہ عمران کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا جب مرغ بسمل کی طرح پھڑکتے ہوئے نوجوان نے یکلخت جمپ لگایا اور اس نے کسی وحشی مینڈھے کی طرح اچھل کر عمران کی ناف پر زوردار ٹکر رسید کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے پہلے

کہ اس کا سر عمران کے جسم سے ٹکراتا عمران کا ایک گھٹنا یکلخت مڑ کر اوپر کو اٹھا ہوا۔ اور وہ نوجوان ہوا میں قلابازی کھا کر بُری طرح چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران نے اچھل کر اس کے دوسرے پہلو پر زوردار لات رسید کر دی اس بار دوسری طرف کی پسلیاں ٹوٹنے کی آواز سنائی دی اور وہ واقعی اس طرح پھڑکنے لگا کہ سب کو مکمل یقین ہو گیا کہ اب یہ کسی صورت بھی زندہ نہ بچے گا لیکن عمران ہونٹ بھینچے اسی طرح سرد نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔ اس نوجوان کا سیاہ چہرہ بُری طرح مسخ ہو گیا تھا آنکھیں ڈھیلوں سے کافی باہر کو نکل آئی تھیں۔ اس کی ناک اور منہ سے خون کے قطرے رسنے لگے تھے اور وہ اس طرح زمین پر ہاتھ پیر اور سر پٹخ رہا تھا جیسے اس پر مرگی کا شدید ترین دورہ پڑا ہوا ہو۔ چند لمحے اسی طرح تڑپنے کے بعد وہ یکلخت ساکت ہو گیا وہ شدید ترین تکلیف کی وجہ سے دوبارہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

"اسے درخت کے تنے کے ساتھ باندھ دو۔ اب یہ ہوش میں آ کر جلد از جلد سب کچھ بتا دے گا"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اور جوانا نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور ایک درخت کے تنے کے ساتھ کھڑا کر کے اس کی بیلٹ سے ہی اس کے دونوں بازو درخت کے تنے کے ساتھ جکڑ دیئے

عمران نے آگے بڑھ کر ایک زوردار تھپڑ اس کے دوسرے گال پر جڑ دیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اس کی آنکھیں کبوتر کے خون سے بھی زیادہ سُرخ ہو رہی تھیں اور سُرخ ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں وحشت اور خوف کے واضح تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا"۔۔۔ عمران نے اس کے دونوں نتھنوں میں انگلیاں

دو انگلیاں ڈال کر انہیں ایک جھٹکے سے اونچا کرتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم مم مقاسو"۔۔۔ اس نوجوان نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ عمران کی انگلیوں کے ایک ہی جھٹکے نے اس کے دونوں مضبوط نتھنے اس طرح چیر دیئے تھے جیسے عمران کی انگلیوں میں تیز بلیڈ نصب ہوں اس کے چیرے ہوئے نتھنوں میں سے بھی خون بہنے لگا تھا۔

"تمہارے خنجر پر کون سا زہر لگا ہوا تھا"۔۔۔ عمران نے انگلی موڑ کر اس کا ہک بناتے ہوئے مقاسو کی پیشانی کے درمیان ابھر آنے والی رگ پر آہستہ سے مارتے ہوئے کہا۔ اور اس رگ پر لگنے والی ضرب نے مقاسو کے پورے جسم کو اس طرح لرزا دیا جیسے وہ رعشے کا مریض ہو گیا تھا۔

"کماٹی بوٹی کا زہر"۔۔۔ مقاسو نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا توڑ بتاؤ"۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر ہک کی ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔۔۔ کوئی توڑ نہیں ہے۔ یہ موت کا زہر ہے۔۔۔ موت کا زہر ہے۔ مجھے مار ڈالو۔ تمہیں مقدس ناواشنگو کا واسطہ مجھے مار ڈالو"۔۔۔ مقاسو نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"چوڑے پتوں اور زرد کانٹوں والے پھول والی بوٹی کو تم کماٹی کہتے ہو"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں وہی اسے زرد موت کہا جاتا ہے مقدس ناواشنگو کے علاوہ اس کا زہر کوئی استعمال نہیں کر سکتا۔ مقدس ناواشنگو نے مجھے اس زہر کو

استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ کاش یہ کالا دیچھ مجھ پر اچانک حملہ نہ کر دیتا تو میں اس زہر سے تم سب کا خاتمہ کر دیتا۔۔۔ لازماً خاتمہ کر دیتا۔ اس طرح میں معزز شریا بن جاتا۔۔۔ مگر یہ کالا دیچھ مجھ پر اچانک آگرا اور میں بڑی مشکل سے اس کے پہلو میں خنجر مار سکا۔۔۔ کاش مجھے اندازہ ہو جاتا کہ اس قدر خاموشی سے بھی کالا دیچھ حملہ کر سکتا ہے"۔۔۔

مقاسو بُری طرح چیخنے کے ساتھ ساتھ از خود سب کچھ اس طرح بتائے چلا جا رہا تھا جیسے کوئی ٹیپ آن ہو گیا ہو۔ اس کی ذہنی کیفیت اس سرد اور ظالمانہ تشدد کے بعد یقیناً ابنارمل ہو چکی تھی ورنہ بظاہر مقاسو انتہائی مضبوط جسم اور موٹے دماغ کا آدمی نظر آ رہا تھا اور اس جیسے آدمی سے پوچھ گچھ کرنا خاصا دشوار مسئلہ تھا لیکن عمران نے اس پر انتہائی سرد انداز میں بغیر کچھ پوچھے تشدد کر کے اور پھر اس کے دونوں نتھنے چیر کر اس کی پیشانی پر دماغ کو خون پہنچانے والی بڑی رگ کو اُبھار کر اس کا ذہن قطعی ماؤف کر کے رکھ دیا تھا۔ اس رگ پر ہلکی سی ضرب بھی مقاسو کے ذہن میں خوفناک زلزلہ پیدا کر دیتی تھی اور یہ اس زلزلے کا نتیجہ تھا کہ وہ سب کچھ از خود بتائے چلا جا رہا تھا۔

"ناواشنگو نے تمہیں کہاں حکم دیا تھا"۔۔۔ عمران نے اس کی رگ کو انگوٹھے سے دباتے ہوئے کہا اور رگ پر دباؤ پڑتے ہی مقاسو کے حلق سے اس قدر خوفناک چیخیں نکلنے لگیں کہ جوانا جیسے آدمی کے جسم میں بھی سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ عمران نے انگوٹھا اٹھا لیا۔

"بتاؤ کہاں حکم دیا تھا اور کب"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مقدس ڈیرے پر۔ اس نے مجھے بُلایا اور پھر اس نے مجھے حکم دیا" مقاسو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے بُلائے جانے اور پھر حکم کی پوری تفصیل بتا دی اور جو وقت اس نے بتایا اس سے عمران سمجھ گیا کہ ناواشنگو کسی خفیہ راستے سے نکل کر واپس شریا گاؤں پہنچ چکا ہے۔

"جوانا۔ وہ گھوڑا کہاں ہے جس پر بیٹھ کر جوزف آیا تھا"۔۔۔ عمران نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوتے جوانا سے پوچھا۔

"معلوم نہیں تلاش کرنا پڑے گا"۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"جاؤ اسے فوراً تلاش کرو اور اگر یہ زہر واقعی اس کانٹے دار زرد پھولوں والی بوٹی کا ہے تو دنیا میں اس کا ایک ہی تریاق دریافت ہو سکا ہے اور وہ ہے گھوڑے کا خون۔ جاؤ اُسے تلاش کرو اور پھر اُسے یہاں لا کر گولی مار دو۔ اس کا خون جوزف کے حلق میں ٹپکاؤ بندی کرو۔ یہ زہر دنیا کے خطرناک ترین زہروں میں سے ہے"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ پھر تو ہمیں بھی جانا چاہیئے"۔۔۔ کیپٹن شکیل اور صفدر نے بھی چونک کر کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ تینوں بے اختیار مختلف سمتوں میں بھاگ پڑے۔

"تم کھمبا ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں میں کھمبا ہوں حقیر کھمبا۔ کاش میں معزز شریا بن جاتا"۔۔۔ مقاسو نے جواب دیا۔

"سنو مقاسو ہم چاہیں تو تم معزز شریا تو ایک طرف براہ راست

ناواشنگو بن سکتے ہو۔ تابات کے بڑے لاما کا میں اوتار ہوں۔ بولو بننا چاہتے ہو ناواشنگو"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ناواشنگو اور میں حقیر کھمبا۔ نہیں نہیں پھر تو آسمان ٹوٹ پڑے گا"۔۔۔۔ مقاسو نے انتہائی حیرت اور خوف سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے میں مقدس لاما کا اوتار ہوں۔ میں چاہوں تو جنگل میں پھرنے والے کسی ہرن کو بھی ناواشنگو بنا سکتا ہوں تم تو پھر کھمبا ہو"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اس کے چہرے پر ایسے تاثرات اُبھر آئے تھے جیسے وہ واقعی کوئی مقدس آدمی ہو۔

"اوہ کاش میں ناواشنگو بن سکتا مگر نہیں میں نہیں بن سکتا۔ ایک حقیر کھمبا غلام تو بن سکتا ہے ناواشنگو نہیں بن سکتا"۔۔۔۔ مقاسو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم میرے غلام بن گئے تو پھر تم شریا کے ناواشنگو خود بخود بن جاؤ گے۔ میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ مقدس لاما کو اطلاع ملی ہے کہ موجودہ ناواشنگو نے شریا سے غداری کی ہے اس نے سفید فاموں کو لکڑی والے جنگل میں پناہ دی ہے تاکہ وہ لکڑی والے مقدس جنگل کو تباہ کر سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ اسی لئے پہلے ناواشنگو لکڑی والے جنگل میں سفید فاموں سے ملتا رہتا تھا۔ ہاں میں جانتا ہوں وہ سفید فام لکڑی والے جنگل میں رہتے ہیں۔ وہ جھاڑیوں سے نکلتے ہیں اور پھر اچانک جھاڑیوں میں غائب ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔ مقاسو خود بخود بول پڑا۔

"سنو کیا تم لکڑی والے جنگل میں جا کر کسی سفید فام کو یہاں اُٹھا کر

لا سکتے ہو۔ اگر تم ایسا کر لو تو تم ناواشنگو بن سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ایسا ناممکن ہے ۔۔۔ راستے میں موت کا جنگل آتا ہے ۔۔۔ اور موت کا جنگل کوئی پار نہیں کر سکتا حتیٰ کہ ناواشنگو بھی اب پار نہیں کر سکتا۔ وہاں اچانک دھماکہ ہوتا ہے اور آدمی غائب ہو جاتا ہے ۔۔۔ وہاں مقدس دیوتاؤں کا ڈیرہ ہے"۔۔۔۔ مقاسو نے بُری طرح انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ موت کا جنگل کہاں سے شروع ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"جہاں آنکھوں والے درخت ہوتے ہیں۔ یہ درخت دیوتاؤں کی آنکھیں ہیں جو اس موت کے جنگل کے پہرے دار ہیں"۔۔۔۔ مقاسو نے جواب دیا۔

"لکڑی والا جنگل کتنا بڑا ہے"۔۔۔۔ عمران مسلسل سوال کئے جا رہا تھا۔

"بہت بڑا ہے۔ چاکو گاؤں سے دس گنا بڑا"۔۔۔۔ مقاسو نے جواب دیا۔

"وہ سفید فام جہاں جھاڑیوں سے نکلتے اور غائب ہوتے ہیں اس جگہ کی کوئی خاص نشانی"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہاں ہے نشانی۔ کھمبا سب نشانیاں جانتے ہیں وہاں پیلے موتیوں والی جھاڑیاں ہیں۔ اس جنگل کے درمیان میں پیلے موتیوں والی مقدس جھاڑیاں، جنہیں کاٹا نہیں جاتا"۔۔۔۔ مقاسو نے جواب دیا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔ پیلے موتیوں والی

جھاڑی عام طور پر اسی جگہ پیدا ہوتی تھی جہاں ساگوان کے درختوں کی کثرت ہو اور وہ سمجھ گیا کہ لکڑی والے جنگل میں جہاں ساگوان کے درختوں کی کثرت ہے وہاں کی بات مقاسو کر رہا ہے ۔

اسی لمحے جوانا گھوڑے کی باگ پکڑے ان کے قریب پہنچ گیا ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ساتھ تھے ۔ عمران اب اُن کی طرف متوجہ ہو گیا ۔ جوانا نے گھوڑے کی باگ چھوڑ کر کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتاری اور دوسرے لمحے فائرنگ سے جنگل گونج اٹھا ۔ گھوڑا تڑپ کر نیچے گرا اور اس کے پورے جسم سے خون کے فوارے سے نکلنے لگے جوانا نے اس تڑپتے ہوئے گھوڑے کو ایک جھٹکے سے گھسیٹ کر زمین پر پڑے ہوئے جوزف کے قریب کیا اور پھر اس کے خون سے چلو بھر کر اس نے جوزف کے حلق میں ٹپکانا شروع کر دیا ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل اس کی مدد کر رہے تھے ۔

"بس کافی ہے" ——— عمران نے کہا اور وہ تینوں ایک طرف ہٹ گئے اب وہ سب غور سے جوزف کو دیکھ رہے تھے ۔ گھوڑا اس دوران ٹھنڈا پڑ گیا تھا لیکن اس کا خون اس کے جسم کے گرد اب بھی تالاب کی صورت میں پھیلا ہوا تھا ۔ مقاسو بھی حیرت سے اس سارے تماشے کو دیکھ رہا تھا ۔ حالانکہ اس کی اپنی حالت جوزف سے بھی زیادہ خستہ نظر آ رہی تھی لیکن اس کے باوجود وہ آنکھیں پھاڑے جوزف کو دیکھ رہا تھا ۔ جوزف کے چہرے اور جسم پر چھائی ہوئی نیلاہٹ گھوڑے کے خون کے بعد تیزی سے غائب ہوتی شروع ہو گئی ۔ جیسے جیسے نیلاہٹ غائب ہوتی جا رہی تھی ویسے ویسے عمران کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے

آثار پھیلتے جا رہے تھے ۔ تنویر ، جولیا اور مورتی بھی اب مکمل طور پر ہوش میں آ چکے تھے اور وہ اُٹھ کر بیٹھے ہوئے یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے تھے ۔ جوزف کی انتہائی خطرناک حالت دیکھ کر اُن کے ہونٹ بھی بھینچے ہوئے تھے خاص طور پر تنویر کے چہرے پر شدید افسردگی کے آثار نمایاں تھے حالانکہ عمران کی وجہ سے اس کی جوزف سے کبھی نہ بن سکی تھی لیکن اس وقت تنویر کے چہرے کی حالت ایسی تھی جیسے جوزف کی بجائے اس کا سگا بھائی موت کے منہ میں جا رہا ہو اور پھر جیسے ہی جوزف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں ان سب کے چہرے بے اختیار کھل اُٹھے ۔

"اوہ اوہ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم تابات کے بڑے لاما کے اوتار ہو ۔ کمٹائی زہر کا توڑ سوائے دیوتاؤں کے اور کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا ۔ اب میں تمہارا غلام ہوں چاہے میں شفا پا سکوں یا نہیں ۔ لیکن میں تابات کے بڑے لاما کے اوتار سے منہ نہیں موڑ سکتا" ——— مقاسو نے یکلخت چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا ۔ اس کے چہرے اور آنکھوں سے ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران سمجھ گیا کہ مقاسو کے دل و دماغ میں یہ بات راسخ ہو گئی ہے کہ وہ تابات کے بڑے لاما کے نمائندے ہیں اس لئے انہیں کمٹائی زہر کا توڑ معلوم ہے ۔ عمران جانتا تھا کہ تابات کا بڑا لاما پوری دنیا میں پھیلے ہوئے بدھوں کا سب سے بڑا پیشوا ہے اور اُسے یہ لوگ بدھ کا اوتار سمجھتے ہیں ۔ اس لئے اس سے روگردانی کا تو تصور تک نہیں کیا جا سکتا ۔

"ٹھیک ہے مقاسو کو کھول دو ۔ اب یہ ہمارا وفادار رہے گا اور

اگر اس نے ہم سے غداری کرنے کی کوشش کی تو پھر تابات کے بڑے لاما کا قہر اس پہ ٹوٹ پڑے گا" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں میں یہ جرأت کیسے کر سکتا ہوں اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا تو میں یا میرے ساتھی کبھی تم پہ حملہ نہ کرتے۔ مجھے یقین ہے کہ تم بڑے لاما کے اوتار ہونے کی وجہ سے میرا قصور معاف کر دو گے" ـــــ مقاسو نے کہا۔ اور پھر جیسے ہی مقاسو کے بازو آزاد ہوئے وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور عمران کے سامنے سجدے میں گر پڑا۔

"مجھے معاف کر دو۔ مقدس لاما کے اوتار مجھے معاف کر دو" ـــــ مقاسو نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ تمہیں معاف کر دیا گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بدھ مت کا وہ مخصوص اشلوک بھی بدھوں کی مقدس زبان میں پڑھ دیا جو ایسے موقعوں پہ لاما پڑھتے ہیں اور مقاسو ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا اور پھر رکوع کے بل جھک گیا۔ اس کے لٹکے ہوئے چہرے پہ اب مسرت کا آبشار سا بہنے لگ گیا تھا۔

"میں ہمیشہ تمہارا غلام رہوں گا۔ میں مقدس بدھ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مقاسو ہمیشہ تمہارا غلام رہے گا۔ تم سے کبھی غداری نہ کرے گا" ـــــ مقاسو نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے یہ اس کی ایک اہم کامیابی تھی۔ مقاسو کی مدد سے وہ انتہائی آسانی سے اڈے تک پہنچ سکتے تھے۔

"کوئی ایسا راستہ بتاؤ مقاسو۔ جس راستے سے ہم موت کے جنگل سے گزرے بغیر مقدس جنگل تک پہنچ سکیں" ـــــ عمران نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"مقدس اوتار ایسا راستہ صرف ناواشنگو کو معلوم ہے۔ میں نے خود اس سے سنا تھا کہ وہ جب چاہے اس راستے سے گزر کر سفید فام عورتیں حاصل کر سکتا ہے۔ وہ ناواشنگو ہے جنگل کا مقدس محافظ۔ اور جنگل خود بخود اُسے راستہ دے دیتا ہے" ـــــ مقاسو نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا سنو اب تم اسی حالت میں ناواشنگو کے پاس جاؤ اور اُسے یہ کہہ کر یہاں لاؤ کہ تمہارے ساتھیوں اور ہمارے درمیان خوفناک جنگ ہوئی ہے اور ہم سب مارے گئے ہیں لیکن تم اکیلے ہو اس لئے ہماری لاشیں وہاں تک نہیں لے جا سکتے اور اُسے کسی طرح یہاں تک لے آؤ۔ جو لو لا سکتے ہو اُسے۔ یہ تمہارا پہلا امتحان ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ناواشنگو بہت بڑا دماغ رکھتا ہے مقدس اوتار وہ اس طرح آسانی سے مجھ کمزور کی بات نہ مانے گا۔ ہاں اگر تم اس سفید فام عورت کو میرے ساتھ بھیج دو۔ میں اسے ایک پہاڑی غار میں بٹھا دوں گا۔ ناواشنگو وہاں تک لازماً آ جائے گا۔ اس کے بعد میں اُسے اُٹھا کر یہاں لا سکتا ہوں۔ ہاں مجھے اس سفید فام عورت کے لباس کا کوئی ٹکڑا اٹھا لے جانا پڑے گا۔ ناواشنگو سفید عورت کی بو دور سے سونگھ لیتا ہے" ـــــ مقاسو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جوانا اور کیپٹن شکیل تم دونوں جولیا اور مقاسو کے ساتھ جاؤ گے۔ اور جولیا تم اسے اپنی جیکٹ اُتار کر دے دینا تا کہ

ناواشنگو کو مکمل طور پر یقین آ جاتے ۔ اس کے بعد یہ ذمہ داری تم تینوں پر ہو گی کہ اس ناواشنگو کو تم نے زندہ یہاں لے آنا ہے“ ——
عمران نے کہا۔
”ٹھیک ہے —————— جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ متاسو کے ساتھ چلے گئے ۔ ان کے جانے کے بعد عمران نے دونوں بیگ کھولے تاکہ اطمینان سے جوزف اور دوسرے زخمیوں کی بینڈیج کر سکے ۔

” باس یہ عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے ۔ یہ ناواشنگو کے بس کا روگ ہی نہیں ہے ۔ ہمیں خود اس کے مقابلے پر اُترنا پڑے گا“
کرشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس وقت کمرے میں راسکوف، ناروف اور کرشن تینوں موجود تھے ۔ سامنے سکرین پر جنگل کے اس حصے کا منظر موجود تھا جہاں پتھر تھا ۔ انہوں نے اس مشین کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جنگل میں داخل ہوتے سے لے کر اڈے کے اندر جاتے اور پھر باہر نکلنے کے تمام منظر دیکھے تھے ۔ کھبا افراد کے گروپ کو بھی انہوں نے جنگل میں داخل ہو کر انہیں گھیرتے ہوئے چیک کیا تھا اس وقت ان تینوں کو اس بات کا قطعی یقین تھا کہ کھبا جس پُر اسرار انداز میں انہیں گھیر رہے ہیں اور یہ ان کی موجودگی سے بے خبر ہیں وہ انہیں لازماً مار کر رہیں گے لیکن اس کے بعد ان کے درمیان ہونے والی جنگ سے لے کر اس کھبا نوجوان کے عمران کے

آگے سجدے میں گرنے تک کا منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں چونکہ اس مشین کے ذریعے وہ صرف منظر دیکھ سکتے تھے۔ بات چیت نہ سن سکتے تھے اس لئے اس سے انہوں نے یہی اندازہ لگایا کہ عمران نے اس کھمبا نوجوان کو کسی طرح اپنا مطیع بنا لیا ہے۔ اس کے بعد کھمبا اس سفید فام عورت اور عمران کے دو ساتھیوں کو ساتھ لے کر اس طرف کو چلا گیا جدھر ثریا گاؤں چاکو تھا اور عمران اپنے ساتھیوں کی بینڈیج میں مصروف ہو گیا تھا۔ اس وقت کرشن بول پڑا تھا کہ عمران ناواشنگو کے بس کا روگ نہیں ہے۔

"تم درست کہہ رہے ہو کرشن یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں ان کے لئے ہمیں کچھ اور ہی پلاننگ کرنی ہو گی"۔۔۔ راسکوف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس اگر کسی طرح یہ ہمارے رینج ایریا میں آجائیں تو پھر ہم ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں ورنہ تو کوئی ٹیم بھیجی گئی تو ہمیں رینج ایریا بند کرنا ہو گا اور یہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"۔۔۔ ناروف نے کہا۔

"مسئلہ تو یہی ہے کہ جس جگہ یہ موجود ہیں وہ ایریا بلندی پر ہے اس لئے ہم صرف ٹیلی ویو سے انہیں دیکھ تو سکتے ہیں لیکن ان کے خلاف ایکشن نہیں لے سکتے"۔۔۔ راسکوف نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"باس میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ کیوں نہ ہم مارٹینا کو کال کر کے ان کی طرف بھجوا دیں۔ اس انداز میں جیسے وہ اچانک ان کے سامنے آگئی ہو۔ لازماً یہ اسے پکڑیں گے اور اس سے معلومات حاصل

کرنے کی کوشش کریں گے۔ مارٹینا بے حد ذہین لڑکی ہے۔ وہ انہیں چکر دے کر رینج ایریا میرا مطلب ہے موت کے جنگل میں ٹھیک اس سپاٹ تک لے آئے گی کہ ایک بٹن دبتے ہی یہ سب دھواں بن کر غائب ہو جائیں گے"۔۔۔ کرشن نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو تو سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم مارٹینا کو اے ون زیرو ساتھ دے دیں۔ اس طرح اے ون زیرو کی وجہ سے اس پر رینج کا اثر نہ ہو گا اور وہ بچ جائے گی"۔۔۔ راسکوف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس اگر ان کے ہاتھ اے ون زیرو چڑھ گیا تو پھر رینج ایریا ان کے لئے فری ہو جائے گا"۔۔۔ ناروف نے کہا۔

"نہیں مارٹینا بے حد ہوشیار لڑکی ہے۔ میں اسے بریف کر دوں گا۔ بلاؤ اسے جلدی"۔۔۔ راسکوف نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ناروف اٹھ کر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک نوجوان اور خوبصورت روسیائی لڑکی کو ساتھ لے کر آگیا۔

"میں نے اسے اے ون زیرو بھی دے دیا ہے اور اسے بریف بھی کر دیا ہے باقی آپ سمجھا دیں"۔۔۔ ناروف نے کہا اور راسکوف نے اسے مزید صورت حال بتا دی۔

"اوہ باس آپ قطعاً بے فکر رہیں میں انہیں بہت آسانی سے ہینڈل کر لوں گی۔ میں انہیں پوائنٹ ون پر لے آؤں گی۔ آپ پوائنٹ ون فائر کر دیں گے تو یہ لوگ واقعی دھواں بن کر رہ جائیں گے"۔۔۔ مارٹینا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو یہ لوگ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے تمہیں بے حد ہوشیار رہنا ہو گا۔ خاص طور پر اے ون زیرو تو کسی صورت بھی ان کے ہاتھ نہیں لگنا چاہیئے"۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

"باس۔ اے ون زیرو کی طرف سے قطعی بے فکر رہیں۔ میں اس کی اہمیت جانتی ہوں اس لئے اسے ایسی جگہ رکھوں گی کہ وہ اسے کسی طرح بھی حاصل نہ کر سکیں گے"۔۔۔ مارٹینا نے جواب دیا۔

"او کے تم روانہ ہو جاؤ۔ اے ون زیرو کی وجہ سے تمہیں رینج ایریا میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ارے ہاں ناروف اسے الیون ون بھی دے دو تاکہ ہم اس کی اور ان لوگوں کی بات چیت بھی سن سکیں"۔۔۔ راسکوف نے چونک کر کہا۔

"باس آپ مجھے ٹاپس سپرون دے دیں۔ وہ میں کانوں میں پہن لوں گی اس طرح انہیں شک نہ ہو گا"۔۔۔ مارٹینا نے کہا۔

"نہیں وہ عمران ان ٹاپس کو دیکھتے ہی پہچان لے گا۔ وہ اس معاملے میں بے حد باخبر آدمی ہے۔ الیون ون ٹھیک رہے گا۔ وہ تمہارے لباس کے اندر چھپ سکتا ہے"۔۔۔ کرشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ مارٹینا نے فوراً ہی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ناروف الیون ون دے کر سپیشل گیٹ کھلوا کر مارٹینا کو باہر بھجوا دو"۔۔۔ راسکوف نے کہا اور ناروف اٹھ کر مارٹینا کو چلنے کا اشارہ کر کے باہر کی طرف بڑھ گیا۔ مارٹینا بھی مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے چل پڑی۔

"میرا خیال ہے کہ اب مارٹینا لازماً انہیں رینج ایریا میں لے آنے میں کامیاب ہو جائے گی"۔۔۔ مارٹینا کے باہر جاتے ہی راسکوف نے کہا اور کرشن نے بھی سر ہلا دیا۔

"ہمیں چیکنگ کے لئے مین کنٹرول پر جانا ہو گا تم بھی ساتھ آؤ تم چونکہ ان لوگوں کی نفسیات جانتے ہو اس لئے تم بروقت مشورے دے سکتے ہو"۔۔۔ راسکوف نے کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔ کرشن بھی مسکراتا ہوا اُٹھا۔ راسکوف نے مشین آف کی اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس کمرے سے باہر نکل گئے۔

اِس بار ہماری لائن آف ایکشن بُری طرح اُلجھ گئی ہے عمران صاحب ـــــ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اس وقت بچھے والے خیمے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہاں صفدر تم درست کہہ رہے ہو۔ میری خود سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ہم اس دلدل سے کیسے نکلیں۔ میرا آئیڈیا تھا کہ ہم ناواشنگو کو چکر دے کر اس سے اڈے کے متعلق معلومات حاصل کر لیں گے اور پھر اس جنگل میں داخل ہو کر اس اڈے پر ریڈ کر دیں گے لیکن یہاں پہنچتے ہی حالات کچھ اس قدر تیزی سے اور خلاف توقع طور پر بدلے ہیں کہ واقعی کوئی صحیح لائن آف ایکشن سمجھ میں نہیں آ رہی" ـــــ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب دراصل اس بار آپ نے ناواشنگو کو بنیاد بنا لیا ہے حالانکہ میرا خیال ہے کہ ناواشنگو کو ان لوگوں نے اس قدر اہمیت نہ دی ہو گی کہ وہ اڈے تک ہماری رہنمائی کر سکے" ـــــ صفدر نے کہا۔

"میں دو باتوں کے لئے ناواشنگو کو اہمیت دے رہا ہوں۔ ایک تو یہ کہ ناواشنگو کے لئے انہوں نے لازماً موت کے جنگل میں کوئی خاص راستہ رکھا ہو گا کیونکہ ناواشنگو پر یہ اس قدر اعتبار نہ کریں تو پھر ان کا اڈہ خفیہ نہیں رہ سکتا جہاں تک اس ناواشنگو کو میں سمجھا ہوں۔ یہ پڑھا لکھا تعلیم یافتہ نوجوان ہے۔ اس کی کمزوری صرف سفید فام عورتیں ہیں کیونکہ یہ گریٹ لینڈ میں پلا ہے اس لئے اس کے ذہن میں ان کا نقش راسخ ہے۔ میں وہ راستہ جاننا چاہتا ہوں ورنہ اگر ہم ویسے ہی اس جنگل میں گھس گئے تو نجانے کسی درخت اور کسی جھاڑی میں سے ہم پر کوئی خوفناک سائنسی حربہ استعمال ہو سکتا ہے جس سے بچ نکلنا ناممکن ہے۔ کیونکہ گھنے جنگل میں بچاؤ ناممکن ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ انہوں نے کیسے کیسے آلات جنگل میں فکس کر رکھے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات واقعی درست ہے اس طرح اندھادھند جنگل میں داخل ہونا واقعی خودکشی کے مترادف ہے۔ لیکن اگر ناواشنگو بھی ایسا راستہ نہ جانتا ہو یا واقعی ان لوگوں نے اس کے لئے کوئی ایسا راستہ نہ بنایا ہو تو پھر" ـــــ صفدر نے کہا۔

"پھر یہی ہو سکتا ہے کہ تم لوگ یہیں ٹھہرو میں اکیلا جا کر صورت حال کو چیک کر دوں گا" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے عمران صاحب" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار ممکن کیوں نہیں ہے ـــ تم سب سیکرٹ سروس کے ممبر ہو ـــ تمہاری تو واقعی ملکی لیول پر اہمیت ہے۔ میں تو ہوا کرائے کا سپاہی" ـــ

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میرا تو خیال ہے کہ ہم اگر ہیلی کاپٹر کے ذریعے براہ راست اس لکڑی والے جنگل میں اُتر جاتے تو زیادہ آسانی رہتی"۔۔۔ تنویر نے پہلی بار اس گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات سو فیصد درست ہے۔ واقعی بے پناہ آسانی رہتی۔ لیکن ہمیں نہیں ان اڈے والوں کو۔ وہ ایک میزائل سے ہیلی کاپٹر اڑا دیتے۔ اور ہم بڑے اطمینان سے منکر نکیر کو حساب کتاب دینے میں مصروف ہو جاتے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور صفدر ہنس پڑا جبکہ تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ واقعی اُسے اپنی بات کے مضحکہ خیز ہونے کا احساس ہو گیا ہے۔

"اگر میں کوئی تجویز بتاؤں تو کیا تم عمل کرو گے"۔۔۔ اچانک زمین پہ لیٹی ہوئی مُورتی نے کہا۔

"بالکل عمل کریں گے۔۔۔ جنگل ہو۔ اور تم جیسی حسینہ تجویز پیش کرے تو کس کافر کا دل عمل کرنے کو نہ چاہے گا"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو مورتی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم مردوں میں یہی مصیبت ہے کہ تم عورتوں کو صرف ایک ہی نقطہ نظر سے دیکھتے ہو"۔۔۔ مورتی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ ہماری مجبوری ہے کہ عورتوں کو دیکھتے ہی نگاہ خود بخود نقطہ بن کر ایک جگہ جم جاتی ہے۔ بہرحال تم تجویز تو بتاؤ شاید نقطہ ڈیش میں بدل جائے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار مورتی کے ساتھ ساتھ صفدر بھی ہنس پڑا۔

"میری تجویز یہ ہے کہ ہم اس جنگل کو آگ لگا دیں۔ جنگل کی آگ ایک بار

پھیل جائے تو کسی سے نہیں سنبھلتی۔ اس طرح انہوں نے جو بھی مشینری فٹ کی ہو گی ساری ناکارہ ہو جائے گی"۔۔۔ مُورتی نے کہا۔

"بہت خوب واقعی تمہاری تجویز ایسی ہے کہ نگاہ نقطے کی بجائے ڈیش بلکہ فل لائن بن سکتی ہے۔ محترمہ مورتی یہ جنگل خطِ استوا پہ واقع نہیں ہیں کہ ان کو آگ لگ سکے۔ اس مرطوب آب و ہوا کے جنگلوں کو خود بخود آگ نہیں لگا کرتی۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ پورے جنگل پہ پہلے ٹنوں کے حساب سے پیٹرول سپرے کیا جائے اور اس پہ مسلسل سپرے کیا جاتے تو شاید کوئی کامیابی ہو سکے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مگر جنگل کو تو آگ لگ جاتی ہے اس کو کیوں نہیں لگے گی"۔۔۔ مُورتی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مس مُورتی عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں آگ صرف ان جنگلوں کو لگتی ہے جہاں کا موسم خشک ہوتا ہے لیکن یہاں ماحول میں بے پناہ رطوبت موجود ہے اس لئے یہاں آگ آگے پھیل ہی نہیں سکتی"۔۔۔ صفدر نے مُورتی کو سمجھاتے ہوئے کہا اور مورتی سر ہلا کر خاموش ہو گئی۔

اُسی لمحے دُور سے کھٹکا سا ہوا اور عمران اور صفدر دونوں چونک پڑے۔

"میرا خیال ہے جوانا وغیرہ آئے ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں بھی اُٹھ کر جھنڈ سے باہر آ گئے۔ اور اگلے لمحے انہیں ایک درخت کے پیچھے سے جولیا، جوانا اور کیپٹن شکیل نکلتے دکھائی دیئے۔ مقاسو سر جھکائے ان کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا جوانا

کے کاندھے پر بے ہوش ناواشنگو لدا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جھنڈ میں پہنچ گئے اور جوانا نے ناواشنگو کو گھاس پر پٹخ دیا۔

"کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا" ——— عمران نے پوچھا۔

"نہیں ماسٹر یہ مقاسو کے ساتھ بھاگتا ہوا اس غار تک آیا اور میں نے اسے چھاپ لیا۔ نتیجے میں یہ یہاں موجود ہے" ——— جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مقدس اوتار جب میں نے جا کر اس سفید عورت جس کا نام ہوا کہتے ہو کا کپڑا اُسے دکھایا اور یہ بتایا کہ تم سب جنگل میں ہونے والی لڑائی میں ہلاک ہو چکے ہو اور تمہارے ساتھ لڑتے ہوئے میری بی ہوئی ہے لیکن میں سفید عورت کو پھر بھی زندہ اٹھا لایا ہوں تو یہ خوشی سے پاگل ہو گیا اور اس نے اس کپڑے کو بار بار سونگھا اور پھر ناچنے لگا۔ اس کے بعد وہ اس طرح اڑتا ہوا میرے ساتھ آیا جیسے اس کو پر لگ گئے ہوں" ——— مقاسو نے بڑے سادہ سے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ جوانا ایسا کرو کہ اسے درخت سے اس طرح جکڑ دو کہ یہ حرکت نہ کر سکے" ——— عمران نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے اڈے سے رسی لے آنا پڑے گی یہ بھاری جسم کا آدمی ہے بیلٹ سے نہ جکڑا جائے گا" ——— جوانا نے کہا۔

"جاؤ لے آؤ اور سنو وہاں سے ایک ریوالور بھی لیتے آنا۔ ریوالور وہاں موجود ہیں" ——— عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا مڑ گیا۔

"صفدر اس کی مکمل تلاشی لو" ——— عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر

زمین پر پڑے ہوئے ناواشنگو پر جھک گیا۔

"مقاسو تم میرے ساتھ آؤ" ——— عمران نے مقاسو سے کہا اور اُسے لے کر عمران جھنڈ سے باہر آ گیا۔

"مقاسو مجھے بتاؤ کہ موت کا جنگل یہاں سے کس سمت سے شروع ہوتا ہے اور کتنے فاصلے پر ہے اور تم کبھی اس جنگل میں سے گزرے ہو" ——— عمران نے مقاسو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ اس طرف ہے اور اگر گھوڑا دوڑایا جائے مقدس اوتار تو گھوڑا اتنی دیر بعد موت کے جنگل میں داخل ہو جائے گا جتنی دیر اصطبل سے یہاں تک اُسے پہنچنے میں لگتی ہے" ——— مقاسو نے ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا اب تم بتاؤ کہ اس جنگل میں کبھی گئے ہو" ——— عمران نے پوچھا۔

"مقدس اوتار پہلے تو ہم کھبا سارے جنگل میں گھومتے رہتے تھے سوائے لکڑی کے مقدس جنگل کے جہاں صرف ناواشنگو خاص طور پر ہمیں لے جاتا ہے لیکن پھر ہمیں ناواشنگو نے بتایا کہ ہم اب موت کے جنگل میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس کے علاوہ باقی جنگل میں آ جا سکتے ہیں کیونکہ وہاں دیوتاؤں نے اپنا گھر بنا لیا ہے اور واقعی ناواشنگو کی بات سچ تھی کیونکہ میرا بھائی کھما ایک روز غلطی سے موت کے جنگل میں داخل ہو گیا میں اُسے روکنے کے لئے آگے بڑھنا چاہتا تھا کہ یکلخت ایک درخت میں سے آگ کا شعلہ نکلا اور میرا بھائی چیختا ہوا نیچے گرا۔ اس کے پورے جسم میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی اور بس میں

دیکھتا ہی رہ گیا وہ پہلے جل کر کوئلہ ہو گیا اور دھواں بن کر غائب ہو گیا اس کے بعد ہم میں سے کسی کی جرأت نہ ہوئی کہ ہم دیوتاؤں والے جنگل میں قدم رکھ سکیں"۔۔۔ مقاسو نے کہا۔

"کیا ناواشنگو اس موت کے جنگل میں گھس گیا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں مقدس اوتار۔ ناواشنگو صرف اس اڈے میں رہتا ہے۔ اس سے آگے نہیں جاتا جب لکڑی کاٹنے کا وقت ہوتا ہے تب دیوتا اسے اجازت دیتے ہیں اور یہ ہم کھمبا کو وہاں لے کر جاتا ہے ہم لکڑیاں کاٹتے ہیں اور پھر ان لکڑیوں کو گھوڑوں پر لاد کر ہم اصطبل کے پاس ڈھیر کر دیتے ہیں پورا پہاڑ بن جاتا ہے لکڑیوں کا۔ جسے شریا گاڑیوں میں لاد کر ناواشنگو کے ساتھ پہاڑوں کے پار تایات چلے جاتے ہیں اور وہ واپس آتے ہیں تو ان کی گاڑیاں خالی ہوتی ہیں اور پھر شریا پورے سات دنوں اور راتوں کا جشن مناتے ہیں اور ہم کھمبا اس دوران پہاڑوں میں چھپے رہتے ہیں کیونکہ جشن کے دوران اگر کوئی کھمبا شریا کو نظر آ جائے تو کھمبا کو مقدس سزا دی جاتی ہے۔ اسے ابلتے ہوئے تیل میں ڈبو دیا جاتا ہے ۔۔۔ مقاسو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بستیاں کہاں ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مقدس اوتار ہماری بستیاں یہاں سے بہت دور کالے جنگل کے کنارے پر ہیں لیکن وہاں صرف کھمبا عورتیں اور کھمبا بچے رہتے ہیں کھمبا مرد وہاں شریا کی مزدوری کرتے ہیں اور اس مزدوری کے بدلے میں انہیں کھانے پینے کا کچھ سامان مل جاتا ہے ورنہ ہم جنگل کے پتے اور

پھل کھاتے ہیں اور یہی ہماری خوراک ہے"۔۔۔ مقاسو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ اسے لے کر واپس اس جھنڈ میں آ گیا جہاں جوانا نے بیلوں کی بنی ہوئی مضبوط رسی سے ناواشنگو کو ایک درخت کے تنے سے اچھی طرح جکڑ دیا تھا۔

"یہ ریوالور۔ اس میں گولیاں بھی بھر دی ہیں میں نے"۔۔۔ جوانا نے ایک بھاری ریوالور عمران کو دیتے ہوئے کہا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ناواشنگو کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کر دی لیکن اس بار ہاتھ اس نے ہلکا ہی رکھا تاکہ کم از کم ناواشنگو بولنے کے قابل ہو جائے ورنہ اس کے جبڑے ٹوٹ جاتے تو وہ بولنے کے بھی قابل نہ رہتا۔ چند ہی لمحوں بعد ناواشنگو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کا سر پیچھے ہٹ گیا۔ ناواشنگو نے ہوش میں آتے ہی اپنے آپ کو چھڑانے کی لاشعوری کوشش کی لیکن اس طرف سے مایوس ہونے کے بعد وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پھر اس کی نظریں گھومتی ہوئیں مقاسو پر جم گئیں اس کی آنکھوں میں لیکخت غصے کے چراغ جل اٹھے۔

"تم تم کمینے کھمبا تم نے اپنی فطرت کے مطابق دھوکہ دیا ہے ۔۔۔ میں نے تم پر اعتماد کیا تھا لیکن آخر تم کھمبا ہی ثابت ہوئے"۔۔۔ ناواشنگو نے بڑے زہریلے انداز میں کہا۔

"تم تایات کے بڑے لاما کے مقدس اوتار کی غلامی اختیار کر چکا ہوں۔ اس لئے جو اس کا حکم تھا وہ میں نے پورا کرنا تھا"۔۔۔ مقاسو نے بڑے

سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

”بڑے لاما کا مقدس اوتار ہو تم دھوکہ فریب۔ مقدس لاما کبھی اجنبیوں کو اپنا اوتار نہیں بنایا کرتا“ ــــ ناواشنگو نے چیختے ہوئے کہا۔

”یہ مقدس اوتار ہیں ناواشنگو۔ انہیں کٹائی زہر کا توڑ معلوم ہے اور انہوں نے میرے سامنے یہ توڑ کیا ہے“ ــــ مقاسو نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

”کٹائی زہر کا توڑ ناممکن۔ کٹائی زہر کا کوئی توڑ نہیں ہے — تم جھوٹ بول رہے ہو“ ــــ ناواشنگو نے چیخ کر کہا۔

”میں کمپا ضرور ہوں ناواشنگو لیکن میں جھوٹ نہیں بول رہا“ ــــ مقاسو نے جواب دیا۔

”تم نے بات چیت کر لی مقاسو سے یا کچھ اور بھی کرنی ہے“ ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

”تم۔ کاش میں تمہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دیتا ــ تم نے مقاسو کو بھی ورغلا لیا ہے ــ اور یہ سیدھا سادھا کمپا تمہاری وجہ سے ہی ناواشنگو سے بھی دھوکا کر گیا ہے ــ اور اب اسے ہر صورت مقدس سزا دی جائے گی“ ــــ ناواشنگو نے تیز لہجے میں کہا۔

”فی الحال تو میں نے تمہارے لئے مقدس سزا تجویز کی ہے“ ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرے لئے۔ میں تو ناواشنگو ہوں مجھے کون سزا دے سکتا ہے“ ناواشنگو نے اس طرح حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے عمران نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

”مقاسو“ ــــ عمران نے یکلخت مڑ کر مقاسو سے کہا۔

”حکم کرو مقدس اوتار“ ــــ مقاسو نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”اس ناواشنگو کے پیر سے جوتے اتارو اور پہلے خود پہنو کیونکہ تمہارے پیروں میں جوتا نہیں ہے اور پھر اس جوتے کو اس ناواشنگو کے سر پر اس وقت تک مارتے رہو جب تک میں تمہیں نہ روکوں۔ چلو آگے بڑھو اور حکم کی تعمیل کرو“ ــــ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

”م م مگر یہ تو ناواشنگو ہے“ ــــ مقاسو نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

”ہم نے اسے ناواشنگو کے منصب سے ہٹا دیا ہے ــ اب یہ ناواشنگو نہیں ہے جلدی کرو حکم کی تعمیل میں دیر کی تمہیں بھی سزا دی جا سکتی ہے“ ــــ عمران نے کڑکتے ہوئے لہجے میں کہا اور مقاسو تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بندھے ہوئے ناواشنگو کے پیر سے جوتے اتارنا شروع کر دیئے۔

”مقاسو جانتے ہو تم کیا کر رہے ہو۔ تم پر مقدس بدھ کا قہر ٹوٹ پڑے گا“ ــــ ناواشنگو نے چیخ کر کہا۔

”ہماری موجودگی میں قہر نہیں ٹوٹ سکتا چلو جلدی کرو“ ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور مقاسو نے جوتے تو اتار دیئے لیکن وہ اسے اتار کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

”مقدس اوتار میں مجبور ہوں نہ میں ناواشنگو کے جوتے پہن سکتا ہوں اور نہ اسے مار سکتا ہوں میں مجبور ہوں“ ــــ مقاسو نے تقریباً رو دینے والے

لہجے میں کہا۔ اس کی حالت ایسی تھی کہ عمران کو اس پر رحم آگیا اور وہ ایسے لوگوں کی نفسیات جانتا تھا۔ صدیوں سے پستے ہوتے یہ لوگ واقعی اس قدر جرأت نہ کر سکتے تھے۔

"جوانا تم یہ جوتا اٹھاؤ اور اس ناواشنگو کے سر پہ دس جوتے مارو تاکہ مقاسو خود دیکھ لے کہ ناواشنگو کے سر پہ جوتے پڑنے سے کوئی قہر نہیں ٹوٹتا"—— عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے آگے بڑھ کر چمڑے کا بنا ہوا بھاری جوتا اٹھایا اور دوسرے لمحے ناواشنگو کے سر پہ اس نے تڑ اتڑ جوتے برسانے شروع کر دیئے۔ ناواشنگو کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔

"بس رُک جاؤ"—— عمران نے کہا اور جوانا پیچھے ہٹ گیا۔

"تم نے دیکھا مقاسو جہاں مقدس اوتار موجود ہو وہاں ناواشنگو کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ چلو اب اٹھاؤ جوتا اور شروع ہو جاؤ"—— عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ مقاسو جھجکتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جوتا اٹھایا اور اس طرح مرے مرے قدموں سے ناواشنگو کی طرف بڑھنے لگا جیسے وہ موت کے دہانے میں جا رہا ہو۔

"ہماری موجودگی میں کچھ نہیں ہوگا"—— عمران نے اُسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"رُک جاؤ"—— ناواشنگو نے جس کی ناک اور مُنہ سے جوانا کی جوتوں کی وجہ سے خون بہہ نکلا تھا چیختے ہوئے کہا لیکن مقاسو نے ڈرتے ڈرتے اس کے سر پہ آہستہ سے جوتا مار دیا۔

"زور سے مارو"—— عمران نے چیخ کر کہا اور پھر مقاسو نے لیکخت

پوری قوت سے ناواشنگو کے سر پہ جوتا مارا اور اس کے بعد تو اس کا ہاتھ اس قدر تیزی سے چلنے لگا کہ ناواشنگو کا جسم رسیوں میں بندھے بندھے بُری طرح تڑپنے لگا اور اس کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔

"بس اب رُک جاؤ۔ اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے"—— عمران نے کہا اور مقاسو پیچھے ہٹ آیا۔ اس کے چہرے پر بیک وقت حیرت اور مسرت کے ملے جلے تاثرات تھے۔ وہ اس طرح اپنے آپ کو دیکھ رہا تھا جیسے اچانک اس کا قد بلند ہو گیا ہو۔ اُسے شاید اپنے آپ پر یقین نہ آ رہا تھا کہ ایک کمبا بھی ناواشنگو کے سر پہ جوتے مار سکتا ہے۔ اور جوتے مارنے کے باوجود صحیح سلامت اور زندہ کھڑا ہے۔

"اب تمہارے دماغ سے ناواشنگو کا بخار ہٹ گیا ہوگا"—— عمران نے مُسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریوالور کا چیمبر ناواشنگو کے سامنے کھول دیا۔

"دیکھو ناواشنگو تم پڑھے لکھے آدمی ہو۔ اس لئے میں تمہارے ساتھ ایک کھیل کھیلنا چاہتا ہوں۔ اب تمہاری قسمت کہ تم اس کھیل میں جیتتے ہو یا نہیں"—— عمران نے کہا اور پھر اس نے چیمبر میں سے ساری گولیاں نکال لیں۔ پھر باقی گولیاں اس نے جیب میں ڈالیں اور ایک گولی نمبر کے ایک خانے میں ڈال کر اس نے چیمبر بند کر کے اُسے مسلسل گھمانا شروع کر دیا۔

"تمہارے پاس بچ نکلنے کے سات چانس بھی ہو سکتے ہیں اور ایک بھی نہیں ہو سکتا"—— عمران نے کہا۔

"تم تم کیا کرنا چاہتے ہو"—— ناواشنگو نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہیں چانس دینا چاہتا ہوں۔ اگر تمہاری قسمت میں ہوا۔ میرے سوال کا جواب دو کر موت کے جنگل سے لکڑی کے مقدس جنگل تک کون سا ایسا راستہ ہے جہاں سے بغیر خطرے سے بچ کر پہنچا جا سکتا ہے" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ریوالور کی نال ناوا شنگو کی کنپٹی سے لگا دی۔

"وہاں کوئی راستہ نہیں ہے ــــ وہاں موت کا جنگل ہے" ــــ ناوا شنگو نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا۔

"میں صرف تین تک گنوں گا" ــــ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں مقدس بدھ کی قسم میں سچ کہہ رہا ہوں" ــــ ناوا شنگو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران نے بے اختیار ریوالور ہٹا لیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مقدس بدھ کی قسم کھا کر یہ لوگ کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔ اس کے چہرے پہ پہلی بار ہلکی سی پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"تم نے ان سفید فاموں کو لکڑی کے جنگل میں اڈہ بنانے کی اجازت کیوں دی تھی" ــــ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"انہوں نے مجھے سفید فام عورتیں دی تھیں اور مجھے یہ اڈہ بنا کر دیا تھا۔ مجھے مشین گنیں اور دوسرا اسلحہ دیا تھا اور مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اگلے لکڑی کاٹنے کے موسم تک یہاں رہیں گے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ اس جنگل کی زمین کے نیچے وہ جو کچھ بنائیں گے وہ میرے نے چھوڑ کر چلے جائیں گے اور پھر میں تابات کا بھی حاکم بن جاؤں گا۔ تابات کا افسر پیمبو بھی مجھ سے خوفزدہ رہے گا" ــــ ناوا شنگو نے فوراً ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انہوں نے موت کا جنگل بنا کر تمہیں کیوں روک دیا" ــــ عمران نے کہا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ وہ جو کچھ بنانا چاہتے ہیں وہاں اگر کبھی کالے رنگ والے آدمی کا سایہ بھی بنتے وقت پڑ گیا تو پھر یہ سارا جنگل خود بخود تباہ ہو جائے گا اور شربا قبائل بھی مر جائیں گے" ــــ ناوا شنگو نے جواب دیا۔

"تم نے سائنس پڑھی ہے" ــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"سائنس۔ نہیں میں نے سائنس نہیں پڑھی۔ میں نے آٹھ جماعتیں پڑھی ہیں۔ اس کے بعد میں واپس آ گیا تھا کیونکہ میرا باپ ناوا شنگو بیمار ہو گیا تھا۔ اور میں نے اس کی جگہ ناوا شنگو بننا تھا" ــــ ناوا شنگو نے جواب دیا۔

اسی لمحے باہر سے کسی عورت کی چیخ سنائی دی اور وہ سب بری طرح چونک پڑے۔ جوانا بجلی کی سی تیزی سے باہر کو لپکا۔ کیپٹن شکیل اور مقاسو بھی باہر کی طرف بھاگ پڑے۔

"یہ کون ہو سکتی ہے" ــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پہ بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ باہر سے ایک بار پھر عورت کے چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی عورت کسی شکنجے میں پھنس جانے کی وجہ سے بری طرح چیخ رہی ہو۔ اور پھر یہ آوازیں قریب آتی گئیں اور چند لمحوں بعد ایک روسیاہی نوجوان

لڑکی جھنڈ میں داخل ہوئی۔ اُسے جوانا نے بازو سے پکڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے آثار تھے۔

"مارٹینا تم" ــــ اچانک ناواشنگو بُری طرح چیخ پڑا۔

"اوہ اوہ تم ناواشنگو ـــ مگر یہ سب کیا ہے" ــــ اس لڑکی نے بڑی طرح چیختے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح خوفزدہ تھی جیسے اچانک کوئی ہرنی شیروں کی کچھار میں داخل ہو گئی ہو۔

"تمہارا نام مارٹینا ہے۔ تم کہاں سے آئی ہو" ــــ عمران نے کہا۔ وہ بڑے غور سے مارٹینا کو دیکھ رہا تھا۔

"میں تو ناواشنگو سے ملنے جام شو آ رہی تھی۔ ناواشنگو سے مجھے محبت ہے ـــ مگر تم کون ہو" ــــ مارٹینا نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم موت کے جنگل سے گزر کر آئی ہو لیکن تمہیں کچھ نہیں ہوا۔ کیوں کیا راسکوف نے تمہیں خاص طور پر بھیجا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"ہاں میں راسکوف سے اجازت لے کر آئی ہوں اور جو راسکوف سے اجازت لے لے اُسے موت کا جنگل خود بخود راستہ دے دیتا ہے" ــــ مارٹینا نے جواب دیا۔

"لیکن تمہیں کس نے بتایا ہے کہ ناواشنگو جام شو میں ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"اگر جام شو میں نہ ہوتا تو میں کسی بھی کھما کو بھیج کر اُسے بُلا لیتی۔ میں جانتی ہوں کہ ناواشنگو بھی مجھے پیار کرتا ہے لیکن تم کون ہو اور تم نے ناواشنگو کو کیوں باندھ رکھا ہے" ــــ مارٹینا نے کہا۔

"جوانا اس کو بھی ناواشنگو کے ساتھ باندھ دو" ــــ عمران نے جوانا سے کہا اور جوانا نے جھپٹ کر مارٹینا کو پکڑا اور اُسے اٹھا کر درخت کی طرف بڑھنے لگا۔ مارٹینا بُری طرح تڑپنے لگی اور ساتھ ساتھ ہذیانی انداز میں چیخ رہی تھی لیکن ظاہر ہے جوانا کی گرفت میں تو وہ ایسے تھی جیسے شہباز کے پنجوں میں کوئی چھوٹی سی چڑیا۔ وہ اسے پھڑکتی اور چیختی ہوئی مارٹینا کو دونوں ہاتھوں میں جکڑے درخت کی طرف بڑھتا گیا لیکن اُسی لمحے ایک پتلا لیکن مستطیل باکس مارٹینا کے جسم سے نیچے گھاس پر گر گیا۔ عمران اس باکس کو دیکھتے ہی اس طرح اُچھلا جیسے باکس کی بجائے اسے ہیروں کی کان نظر آ گئی ہو اور اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر وہ باکس اٹھا لیا جوانا نے مارٹینا کا سر درخت کے تنے سے مار دیا۔

"خبردار اب اگر زیادہ حرکت کی تو گردن توڑ ڈالوں گا" ــــ جوانا نے انتہائی غضیلے لہجے میں کہا لیکن مارٹینا کا جسم اس کے سر ٹکراتے ہی یکلخت ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ شاید جھنجھلاہٹ میں اس کا سر جوانا نے زیادہ زور سے ٹکرا دیا تھا۔ عمران غور سے اس باکس کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا پھر وہ اُسے لئے ہوئے باہر روشنی میں آ گیا۔ اس نے باکس کے اوپر لکھے ہوئے روسیاہی الفاظ کو غور سے پڑھنا شروع کر دیا۔ باکس بالکل نیا تھا اس لئے اس پر الفاظ روشنی میں صاف پڑھے جا سکتے تھے اور دوسرے لمحے عمران کی آنکھوں میں چمک اُبھر آئی۔ باکس پر جو تحریر تھی اس کا مطلب تھا کہ اس باکس سے میگنم ریز نکلتی تھیں۔ اس پر ہدایت درج تھی کہ اسے توڑا نہ جائے۔ عمران ان ریز کا پڑھ کر بے اختیار مُسکرا دیا اب ساری صورت حال اس پر واضح ہو گئی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا

کہ میگلم رینج نظر نہ آنے والی ایسی شعاعیں ہیں جو اپنے مرکز سے سو گز تک محیط تک مکمل پاور رکھتی ہیں اور جہاں تک میگلم رینج کی پاور ہو اس میں زوالان رینج اثر نہیں کر سکتیں۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ یہاں موت کے جنگل میں ان لوگوں نے زوالان رینج کے آلات فٹ کئے ہوتے ہیں کیونکہ مقاصو نے اپنے بھائی کی موت کا جو نقشہ کھینچا تھا وہ بالکل زوالان رینج سے ہٹ ہونے کا نتیجہ ہی ہو سکتا تھا۔

عمران نے باکس کو جیب میں ڈالا اور واپس جھنڈ میں آ گیا۔ مارٹینا ابھی تک بے ہوش تھی لیکن جوانا نے اُسے درخت سے باندھ دیا تھا۔

"جولیا اس مارٹینا کی مکمل تلاشی لو۔ ہو سکتا ہے اس کے پاس کوئی اور چیز بھی ہو" —— عمران نے جولیا سے کہا۔

"اس باکس میں کیا تھا" —— جولیا نے پوچھا۔

"وہ میک اپ باکس تھا۔ تم فکر نہ کرو اُسے منہ دکھائی میں دے دوں گا تمہیں" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا ہونٹ چباتی ہوئی مارٹینا کی طرف بڑھنے لگی اور پھر چند لمحوں بعد وہ سُرخ کی دھات کی بنی ہوئی مربع شکل کی ڈبیا اس کے لباس سے برآمد کرنے میں کامیاب ہو گئی۔

"اوہ یہ تو شاید لپ سٹک ہے" —— عمران نے آگے بڑھ کر وہ ڈبیا جولیا کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا لیکن جیسے ہی اس نے ڈبیا ہاتھ میں لی اس نے اسے اس بُری طرح جھنڈ سے باہر اُچھال دیا جیسے غلطی سے اس کے ہاتھ میں کوئی زہریلا سانپ آ گیا ہو اور اُسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح ایک لمحے کے لئے بجلی سی

چمکی اور پھر سب کچھ نارمل ہو گیا۔

"بال بال بچی ہو جولیا۔ اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو اس دھماکے کے ساتھ تمہاری آخری چیخ بھی شامل ہوتی" —— عمران نے کہا۔

"لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ ابھی پھٹ جائے گا" —— جولیا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اس کے اندر ہلکی سی لرزش پیدا ہوئی تھی۔ یہ سُپر بلاسٹ ڈکٹا فون ہے۔ انتہائی طاقتور رینج کا" —— عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ہمیں کسی مشین کے ذریعے دیکھ رہے ہیں اور انہوں نے اس لڑکی کو یہاں کسی خاص مقصد کے لئے بھیجا تھا" —— نعدر نے کہا۔

"مقصد تو یہی بتلائے گی" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے مارٹینا کی ناک اور منہ پہ دونوں ہاتھ رکھ دیئے چند لمحوں بعد ہی مارٹینا کے جسم میں حرکت سی پیدا ہوئی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔

"اس کو مت مارنا یہ مفید کام ہے" —— ناواشنگو نے عمران کو جیب سے دستی بھاری ریوالور نکالتے دیکھ کر کہا

"فکر نہ کرو ناواشنگو۔ اگر اسے مارنا پڑا تو پہلی گولی تمہاری کنپٹی پر ماروں گا" —— عمران نے مسکراتے ہوتے کہا۔ اُسی لمحے مارٹینا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور بُری طرح کسمانے لگی۔

"دیکھو مارٹینا اگر تم وعدہ کرو کہ ہمیں صحیح سلامت اس اڈے تک لے جاؤں گی تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ سکتے ہیں ورنہ ایک گولی ہمیشہ کے لئے

تمہارے اس خوبصورت جسم کو لاش میں تبدیل کر دے گی" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اڈہ کون سا اڈہ" ——— مارٹینا نے چونک کر کہا۔

"جہاں تمہارا باس راسکوف میزائل فٹ کر رہا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو کیا تم واقعی مجھے زندہ چھوڑ دو گے اگر میں تمہیں اس اڈے تک پہنچا دوں ۔ لیکن ایک بات بتا دوں میں تمہیں اڈے کے اندر نہیں لے جا سکتی۔ یہ میری مجبوری ہے ——— ورنہ وہ مجھے ہلاک کر دیں گے" ——— مارٹینا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"لیکن راستے میں تو موت کا جنگل آتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں آتا ہے لیکن اجنبیوں کے لئے ہمارے لئے نہیں ——— ہمارے لئے ایک راستہ ایسا ہے جس پر کوئی خطرہ نہیں اب تم دیکھو میں موت کے جنگل سے ہی گزر کر آئی ہوں" ——— مارٹینا نے جواب دیا۔

"او کے لیکن میں تمہارے بازو پشت پر باندھ کر لے جاؤں گا تمہیں۔ مجھے خطرہ ہے کہ تم کسی جگہ اچانک کسی چھپے ہوئے بٹن کو دبا دو اور ہم ہلاک ہو جائیں" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے" ——— مارٹینا نے فوراً سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جوانا مارٹینا کو کھول کر اس کے ہاتھ پشت پر باندھ دو اور سنو زخمی یہیں رہیں گے صرف میرے ساتھ وہ لوگ جائیں گے جو صحیح ہیں" ——— عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ہم بھی ساتھ جائیں گے" ——— تنویر نے یکلخت بھڑکتے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"لیکن ......" عمران نے کچھ کہنا چاہا۔

"کوئی لیکن ویکن نہیں چلے گا" ——— تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی ——— جوزف اور مس موتی آپ کا کیا پروگرام ہے" ——— عمران نے زمین پر بیٹھے ہوئے جوزف اور موتی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا باس" ——— جوزف نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا زہر ختم ہو چکا تھا اور اب صرف پہلو پہ زخم تھا جس پہ بینڈیج ہو چکی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے اب جوزف کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

"ٹھیک ہے ناواشنگو کو گولی مار دو ——— اب اس کی ضرورت نہیں رہی" ——— عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے مجھے مت مارو ——— مجھ پر رحم کرو ——— میں مقدس بدھ کی قسم کھا کر کہتا ہوں اب تمہارے خلاف کوئی سازش نہ کروں گا" ——— ناواشنگو نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"دو شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ تم نے مقاسو کو شریا بنانا ہے اور دوسرا اسے اپنا نائب بھی بنانا ہے ——— اگر تم مقدس بدھ کے گیان کی قسم کھا کر لوگوں میں تمہیں آزاد کر کے واپس جانے کی اجازت دے سکتا ہوں" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے منظور ہیں میں مقدس بدھ کے مقدس گیان کی قسم میں مقاسو کو شریا

بناتے اور اپنا نائب بنانے کا اعلان کرتا ہوں اور ستو مجھے مقدس بدھ کے مقدس گیان کی قسم آج سے میں تم سب کے ساتھ کوئی دشمنی نہ رکھوں گا" ___ ناواشنگو نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"جو انا اسے کھول دو اور ستو مقاسو اب تم اس کے ساتھ جاؤ۔ جب ہم واپس لوٹیں گے تو پھر میں دیکھوں گا کہ کیا اس نے مقدس بدھ کی قسم کی خلاف ورزی کی ہے یا نہیں اگر اس نے خلاف ورزی کی ہوگی تو پھر پوری دنیا میں اسے قبر کی جگہ نہ مل سکے گی" ___ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مقدس اوتار۔ مجھے تکمل یقین ہے کہ ناواشنگو مقدس بدھ کے مقدس گیان کی قسم کھا کر خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ ورنہ اس پر مقدس موت خود بخود نازل ہو جائے گی" ___ مقاسو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام عمران ہے" ___ ناواشنگو نے آزاد ہوتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کیوں" ___ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تم میرے ساتھ اکیلے باہر آؤ میں تمہارے ساتھ ایک خاص بات کرنا چاہتا ہوں" ___ ناواشنگو نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اسے ساتھ لے کر جھونپڑے سے باہر آ گیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ناواشنگو رک گیا۔

"ایک بات بتاؤ۔ ان سفید فاموں کے اس اڈے سے ہمارے جنگل کو کیا خطرہ ہے" ___ ناواشنگو نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو" ___ عمران نے حیرت بھرے لہجے

میں پوچھا۔

"میں نے تمہاری باتوں سے جو اندازہ لگایا ہے اور راسکوف نے جس طرح مجھے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا کہا تھا۔ اس سے مجھے اب اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ سفید فام یہاں کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس سے تمہارے ملک کو تو خطرہ ہو سو ہو۔ لیکن ہمارے جنگلوں کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ حالانکہ ان سفید فاموں نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ جنگل میں پائی جانے والی ایک خاص جڑی بوٹی کو توڑنے اور پھر اس سے کوئی دوا بنانے کے لئے یہاں آتے ہیں۔ لیکن اس دوا کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اس پر کسی کالے آدمی کا سایہ پڑ جائے تو پھر یہ دوا بیکار ہو جاتی ہے۔ چونکہ اس سے میرے جنگل کو کوئی خطرہ نہ تھا اور پھر انہوں نے مجھے کہا تھا کہ ان کی یہ تحقیق آئندہ لکڑی کاٹنے کے موسم تک مکمل ہو جائے گی اور وہ جاتے ہوئے مجھے چار سفید فام عورتیں مستقل تحفہ دے جائیں گے اور چار سفید فام عورتیں انہوں نے پہلے مجھے ایک تحفے کے طور پر دی تھیں۔ مارٹینا بھی ان چار میں شامل تھی۔ ان چاروں سفید فام عورتوں نے واقعی میری بے حد خدمت کی اور میں پورے ایک ماہ تک جام سے باہر نہ نکل سکا تھا۔ اس کے بعد یہ عورتیں واپس چلی گئیں پھر یہ بتایا گیا کہ اس اڈے کے متعلق ثریا یا لاماؤں یا کسی اجنبی کو ہرگز معلوم ہو سکے۔ مجھے پھر کیا ضرورت تھی کہ میں خود کسی کو بتاتا کہ میں نے مقدس جنگل میں سفید فاموں کو داخل کیا ہے۔ لیکن اب مجھے اندازہ ہو رہا ہے سفید فاموں نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔ اور ہو سکتا ہے ان کی وجہ سے ہمارے جنگل تباہ ہو جائیں۔ اگر ہمارے جنگل تباہ ہو گئے تو پھر میں

کیا پورے شریا قبائل سب ختم ہو جائیں گے" ـــــ ناواشنگو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر میں کہوں کہ واقعی ایسا ہو رہا ہے ـــ تو پھر تم کیا کرو گے"ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میں ناواشنگو ہوں۔ ان جنگلوں کا محافظ ـــ مجھ سے ان جنگلوں کا ایک درخت بھی چھپا ہوا نہیں ہے ـــ میں اکیلا ان کا پورا اڈہ ختم کر سکتا ہوں" ـــ ناواشنگو نے بڑے پُر اعتماد لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو سنو ناواشنگو تم واقعی سیدھے سادھے پہاڑی آدمی ہو ـــ تمہارے اس جنگل کے اندر رہ سیاہ اور کا قبرستان والا حل کہ ایسا خوفناک میزائلوں کا اڈہ بنا رہے ہیں جس سے وہ یہاں سے ہزاروں میل دور میرے ملک پاکیشیا پر خوفناک آگ برسا سکتے ہیں تم خود اندازہ کر لو کہ جس قدر خوفناک ہتھیار وہ استعمال کریں گے۔ ہزاروں میل دور آگ برسا سکتا ہے۔ پورے ملک کو تباہ کر سکتا ہے۔ لاکھ بے گناہ افراد کو ہلاک کر سکتا ہے۔ وہ جس جگہ سے چلایا جائے گا وہاں کا کوئی اثر نہ ہو گا۔ یقیناً ہو گا اور یہ لکڑی کا جنگل کیا یہ پورے جنگل جل کر راکھ ہو جائیں گے لیکن تم فکر نہ کرو۔ تم مقاسو کو لے کر واپس جاؤ۔ ہم جا کر یہ اڈہ۔ ہم اسے تباہ کر کے ہی واپس جائیں گے اس طرح ہمارا ملک بھی بچ جائے گا اور تمہارے جنگل بھی" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ کیا تم سچ کہہ رہے ہو" ـــــ ناواشنگو کا چہرہ خوف کے تاثرات سے بگڑ سا گیا تھا۔

"مجھے کیا ضرورت پڑی ہے تم سے جھوٹ بولنے کی" ـــــ عمران نے

برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے تم واقعی سچے آدمی ہو ـــ میں نے تمہیں دیکھ لیا ہے۔ سنو میں تمہیں ایک ایسا راستہ بتا سکتا ہوں جہاں سے اس اڈے تک اس طرح پہنچا جا سکتا ہے کہ ان سفید فاموں کو علم تک نہ ہو گا" ـــــ ناواشنگو نے کہا۔

"کیا وہ راستہ موت کے جنگل سے گزرتا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں موت کے جنگل سے کچھ دور بڑے جنگل کے اندر ایک بہت بڑی سرنگ بنی ہوئی ہے ـــ جو سیدھی اس لکڑی کے جنگل تک جا پہنچتی ہے۔ یہ سرنگ نجانے کب بنائی گئی تھی اور کس نے بنائی ہے لیکن اس کا علم صرف ناواشنگو کو ہوتا ہے۔ ناواشنگو اس سرنگ کے راستے لکڑی کے جنگل میں جاتا ہے اور وہاں سے لاماؤں کے لئے اور اپنے لئے اور شریا کے چار بڑوں کے لئے خاص خاص لکڑی حاصل کر کے آتا ہے اور پھر یہ لکڑی انتہائی خفیہ طور پر فروخت کر دی جاتی ہے۔ یہ اس قدر قیمتی لکڑی ہے کہ اس کے چند بڑے تنوں کی قیمت دوسری لکڑی کے لاکھوں تنوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے گاہک ہیں جو ایک مخصوص موسم میں نیلی پہاڑی کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر اس رقم کو جو بہت بھاری تعداد میں ہوتی ہے صرف لاما ، شریا کے چار بڑوں اور ناواشنگو کے خرچ کے لئے استعمال ہوتا ہے باقی شریا کو کبھی اس کی خبر تک نہیں ہوتی۔ یہ سرنگ بہت پرانی ہے اور اس میں ہوا کے لئے مخصوص راستے بھی ہیں ہم اس

سرنگ کے راستے آسانی سے اس لکڑی کے جنگل تک پہنچ سکتے ہیں اور اگر تم چاہو تو ہم گھوڑوں پر بیٹھ کر بھی جا سکتے ہیں۔ وہاں لکڑی کے جنگل کا بھی ایک ایک چپہ میرا دیکھا بھالا ہے۔ میں وہاں بھی تمہاری مدد کر سکتا ہوں"____ ناوانشنگو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے پھر اس کی ایک صورت ہے کہ ہم تمہارے ساتھ پہ شتر یا گاؤں کی طرف جائیں گے اور پھر وہاں سے گھوم کر ہم اس بڑے جنگل تک جائیں گے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں نے ان سارے جنگلوں میں ایسے آلات نصب کر رکھے ہیں جس سے ہماری ساری کارروائی وہیں اڈے میں بیٹھے دیکھتے رہتے ہیں۔ اگر انہیں اس سرنگ کا علم ہو گیا تو پھر وہ ہمیں آسانی سے مار ڈالیں گے"____ عمران نے کہا۔

"اچھا یہ بات ہے ___ تو پھر ایک اور راستہ بھی ہے۔ بڑے سے یادینلی پہاڑی کے اندر سے بھی ایک راستہ اس سرنگ تک جاتا ہے۔ ہم لکڑی اس راستے سے وہیں پہنچاتے ہیں۔ ہم وہاں سے دور ہو سکتے ہیں"____ ناوانشنگو نے کہا۔

"لیکن اس کیلئے ہمیں پہلے تمہارے گاؤں جانا ہوگا۔ کیونکہ اتنی دور کا سفر ہم چھپ کر تو نہیں کر سکتے"____ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری مرضی ہے ___ میں ناوانشنگو ہوں __ کوئی مجھ پر انگلی نہیں اٹھا سکتا __ اگر تم گاؤں میں رہنا چاہو تو رہ سکتے ہو۔ سارے تمہاری حفاظت کریں گے"____ ناوانشنگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں جاؤں گا۔ اس کے بعد میں اکیلا یا ایک آدھ ساتھی کے ساتھ اس سرنگ کے راستے لکڑی کے

جنگل تک پہنچوں گا تاکہ وہاں کا مکمل ماحول دیکھ کر میں اپنے ساتھیوں کو بلالوں اور اس دوران میرے ساتھیوں کے زخم بھی ٹھیک ہو جائیں گے"____ عمران نے کہا۔

"زخموں کی تم فکر نہ کرو۔ وہ تو ایک روز میں ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ بڑے لاما کے پاس ایسا مرہم ہے جو بڑے بڑے زخم ٹھیک کر دیتا ہے"____ ناوانشنگو نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"او کے آؤ میرے ساتھ ___ میں اس مارٹینا کو بھی ساتھ لے جاؤں گا کیونکہ اس سے اس اڈے کی اندرونی تفصیلات حاصل کی جا سکتی ہیں"____ عمران نے کہا۔

"اگر تم برا نہ مانو تو میں درخواست کروں کہ مارٹینا کو پوچھ گچھ کے بعد میرے حوالے کر دینا۔ میں اُسے گاؤں میں ایسی جگہ رکھوں گا جہاں سے وہ کسی صورت بھی بھاگ نہ سکے گی اور جب تم واپس چلے جاؤ گے تب میں اُسے اپنے پاس رکھوں گا"____ ناوانشنگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ یہ بعد میں دیکھا جائے گا"____ عمران نے کہا اور ناوانشنگو کے چہرے پر چمک سی ابھر آئی۔

ایک بار پھر دفتر نما کمرے میں راسکوف ناروف اور کرشن اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ راسکوف کا چہرہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔

" اس ساری چکر بازی کا آخر مطلب کیا ہوا۔ اس عمران نے مارٹینا سے اے ون زیرو بھی حاصل کر لیا اور ایکس ون ون بھی۔ ایکس ون ون پھٹنے سے بھی کوئی زخمی نہیں ہوا لیکن پھر یہ لوگ موت کے جنگل میں آنے کی بجائے گاؤں واپس کیوں چلے گئے ہیں۔ وہ نا واشنگو بھی ان کے ساتھ اس طرح جا رہا تھا جیسے وہ ان کا دشمن نہ ہو، دوست ہو۔ مارٹینا کو بھی وہ ساتھ لے گئے ہیں۔ آخر یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ انہیں تو واپس جانے کی بجائے ریج ایریا میں آنا چاہیے تھا۔ اے ون زیرو کی وجہ سے اگر ٹی الیون کام نہ کرتی تو میں ایکس الیون فائر کر دیتا لیکن وہ تو واپس چلے گئے ہیں "۔۔۔۔ راسکوف نے جھلائے ہوئے انداز میں میز پر مکے برساتے ہوئے کہا۔

" باس میرا خیال ہے کہ اب ہمیں دفاع کی بجائے خود ان پر حملہ کر دینا چاہیے "۔۔۔۔ کرشن نے کہا۔

" کیا مطلب۔۔۔ کیسا حملہ "۔۔۔۔ راسکوف نے چونک کر پوچھا۔

" سپیشل ایئر مشینوں کے ذریعے ٹیم اس گاؤں کی سرحد تک بھیجی جا سکتی ہے۔ ان پر مقامی میک اپ کیا جا سکتا ہے اور پھر یہ لوگ گاؤں میں جہاں بھی موجود ہوں ان پر خوفناک بم برسا کر ان کا خاتمہ کر دیا جائے "۔۔۔۔ کرشن نے کہا۔

" لیکن اس طرح راز لیک آؤٹ ہو جائے گا "۔۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

" باس اگر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا فوری خاتمہ نہ کیا گیا تو یہ سارا اڈہ تباہ ہو جائے گا۔ آپ راز لیک آؤٹ ہونے کی بات کر رہے ہیں۔ عمران اب تک اس لئے ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے کہ وہ اس اڈے تک پہنچ نہیں پا رہا لیکن اب مارٹینا کے اس کے قبضے میں جانے کے بعد ہمارے لئے حقیقی خطرہ پیدا ہو گیا ہے مارٹینا کو اڈے کی لوکیشن اور اندرونی نظام کے بارے میں مکمل تفصیلات کا علم ہے اور لازماً عمران نے اس سے سب کچھ دریافت کر لینا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے مارٹینا سے ریج ایریا میں سب مشینری کی تفصیلات بھی حاصل کر لینی ہیں "۔۔۔۔ کرشن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میرے ذہن میں واقعی یہ پہلو نہ آیا تھا لیکن مارٹینا کو بھیجنے کا پلان تم نے بنایا تھا اور تمہاری وجہ

سے اڈہ حقیقی خطرے سے دوچار ہوگیا ہے ‘‘ ۔۔۔۔۔ راسکوف کا لہجہ یکلخت بے حد سرد ہوگیا۔

’’ وہ پلان جس طرح بنایا گیا تھا بالکل درست تھا لیکن مارٹینا احمقوں کی طرح ان کے پاس دوڑی گئی۔ حالانکہ اسے اس طرح سامنے آنا چاہیے تھا کہ جیسے اچانک سامنے آگئی ہو۔ پھر اس نے اسے دن زیرو کی حفاظت بھی نہ کی۔ اس لئے یہ الٹا چکر چل گیا ہے ‘‘ ۔۔۔۔۔ کرشن نے جواب دیا۔

’’ میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے جس سے سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے گی ‘‘ ۔۔۔۔۔ اچانک ناروف بول پڑا وہ اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

’’ کیسا پلان ‘‘ ۔۔۔۔۔ راسکوف نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ کرشن بھی حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

’’ باس ہم خوامخواہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں۔ کیوں نہ ہم اڈے کو جی دن سے مکمل طور پر کیموفلاج کر دیں اس طرح اگر وہ یہاں اڈے کے اوپر بھی آجائیں گے تب بھی وہ کسی صورت اڈے میں داخل نہ ہوسکیں گے اور ہم اطمینان سے اپنا کام کرتے رہیں گے۔ ہمارا مشن اب تقریباً مکمل ہونے کے قریب ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو ہفتوں کا کام باقی ہے۔ دو ہفتوں کے بعد ہم مشن مکمل کر کے سارا سیٹ اپ کلوز کر کے یہاں سے نکل جائیں گے۔ وہ بے شک ان دو ہفتوں میں یہاں ٹکریں مارتے پھریں۔ بس یہی ہوگا کہ ہم میں سے کوئی باہر نہ جاسکے اور ہمارا باہر کی دنیا سے رابطہ یکسر کٹ جائے گا۔

لیکن اس کی ہمیں پرواہ بھی کیا ہوسکتی ہے۔ ہمارے پاس دو ماہ کا مکمل راشن پانی ہر چیز موجود ہے۔ اس طرح مارٹینا والا خطرہ بھی ختم ہوجائے گا ‘‘ ۔۔۔۔۔ ناروف نے کہا۔

’’ اوہ تمہاری بات بھی درست ہے ۔۔۔۔۔ لیکن اس میں ایک ترمیم ہوسکتی ہے کہ ہم کرشن کی سرکردگی میں ایک ٹیم پوائنٹ دو بھجوا دیں۔ وہاں رینج پاور کو کنٹرول کرنے کی مکمل مشینری موجود ہے۔ کرشن سے ہمارا رابطہ مسلسل ٹرانسمیٹر کے ذریعے رہے گا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی رینج ایریا میں داخل ہوں تو کرشن ان کا خاتمہ آسانی سے کرسکتا ہے اور اگر وہ یہاں تک بھی پہنچ جائیں تب بھی کرشن اپنی ٹیم کے ساتھ جنگل میں آسانی سے ان پر جھپٹ سکتا ہے اس طرح ہم اندھیرے میں نہ رہیں گے ‘‘ ۔۔۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

’’ باس یہ بالکل درست ہے۔ اس طرح ہم واقعی ہر لحاظ سے محفوظ بھی ہوجائیں گے اور ان کا خاتمہ بھی کرسکیں گے اور سٹریاب والوں کو بھی کسی بات کا پتہ نہ چل سکے گا ‘‘ ۔۔۔۔۔ کرشن نے بھی ناروف کی تجویز اور پھر راسکوف کی ترمیم کی تردید کرتے ہوئے کہا۔

’’ او۔ کے پھر تم ایسا کرو کہ ضروری اسلحہ اور اپنے چار ساتھیوں کو لے کر پوائنٹ دو پر چلے جاؤ۔ ہم تمہارے جانے کے بعد اڈے کو مکمل کیموفلاج کر دیں گے۔ سپیشل ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤ۔ پوائنٹ دو میں تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کا راشن چار پانچ ماہ کے لئے موجود ہے ‘‘ ۔۔۔۔۔ راسکوف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور کرشن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

" ٹھیک ہے باس ——— میں ابھی سے جانے کی تیاری شروع کر دیتا ہوں۔ جنگل میں میرے چار آدمی پوری فوج کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور ہماری تو ٹریننگ بھی اسی مخصوص انداز میں کی گئی ہے جس مخصوص انداز کے لوگ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ آپ بے فکر رہیں اگر عمران اور اس کے ساتھی جنگل میں دوبارہ داخل ہوئے تو کسی صورت بھی بچ کر نہ جا سکیں گے۔" ——— کرشن نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" او۔کے میں تمہارے متعلق ہنگامی آرڈر دے دیتا ہوں "
راسکوف نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔

سرنگ واقعی قدیم زمانے کی بنی ہوئی لیکن اس کے باوجود انتہائی اچھی حالت میں تھی۔ اس کی چوڑائی اور اونچائی اس قدر تھی کہ اس کے اندر باقاعدہ کوئی بڑا سا ٹرالا چلایا جا سکتا تھا۔ تازہ ہوا کے لئے مخصوص راستے بنے ہوئے تھے۔ اس وقت عمران اور اس کے ساتھی گھوڑوں پر سوار اس سرنگ میں سے گزر رہے تھے چونکہ سرنگ پہاڑی پتھروں کی بنی ہوئی تھی اور قدیم ہونے کی وجہ سے اس کے فرش پر لگے ہوئے پتھر گھس گھس کر بالکل پلین ہو چکے تھے۔ اس لئے گھوڑے بغیر ٹھوکر کھائے اس طرح چل رہے تھے جیسے وہ پختہ سڑک پر چل رہے ہوں۔ ناواشنگو بھی ان کے ہمراہ تھا۔ عمران نے مارٹینا سے اڈے، اس کے اندر کا مکمل نظام اور اندر موجود تمام افراد کے بارے میں نہ صرف تفصیلات حاصل کر لی تھیں بلکہ اس نے اس موت کے جنگل کے بارے میں بھی اس سے تفصیلات حاصل

کر لی تھیں کیونکہ ہو سکتا تھا کسی بھی وقت کسی ہنگامی طور پر انہیں سرنگ سے باہر نکلنا پڑے تو وہ اپنا بچاؤ مکمل طور پر کر سکیں لیکن اب تک انہیں ایسی کسی ہنگامی صورت حال سے واسطہ نہ پڑا تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے سرنگ کے اندر گھوڑوں کو ہلکی رفتار سے چلاتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ ناواشنگو عمران کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ جبکہ عمران کے باقی ساتھی پیچھے آ رہے تھے۔ مقاسو اور موربی کو عمران وہیں گاؤں میں ہی چھوڑ آیا تھا۔ اس کے زخمی ساتھی اس وقت بالکل صحت مند حالت میں تھے۔ کیونکہ بڑے لاما کے مخصوص مرہم نے واقعی حیرت انگیز طور پر ان کے زخم مندمل کر دیئے تھے۔

"عمران صاحب ـــــ آپ کو سفید فام عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" ـــــ اچانک ناواشنگو نے بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر سے اس طرح منہ بنا رہا تھا جیسے کوئی بات کرنا چاہتا ہو لیکن جھجک کی وجہ سے کر نہ پا رہا ہو لیکن آخر کار وہ بول ہی پڑا تھا۔

"کیوں دلچسپی نہیں ہے ـــــ مس جولیا کو میرے ساتھ دیکھ کر بھی پوچھ رہے ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ سفید فام عورتوں کو مجھ سے دلچسپی نہ ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جولیا چونکہ کافی پیچھے تھی اس لئے عمران نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں جواب دیا تھا۔

"تو آپ ان کے پیروں تلے بھی آگ جلاتے رہتے ہیں" ـــــ ناواشنگو نے بری طرح چونک کر پوچھا۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

وہ سمجھ گیا تھا کہ ناواشنگو یہ بات کیوں پوچھ رہا ہے۔ عمران نے مارٹینا سے معلومات حاصل کرنے کے لئے یہی نسخہ آزمایا تھا کہ اسے درخت کے ایک تنے کے ساتھ باندھ کر اس نے اس کے پیروں تلے آگ جلا دی تھی اور جب آگ کی گرمی مارٹینا کے پیروں تک پہنچنی شروع ہوئی تو وہ کسی ٹیپ کی طرح مسلسل بجنے لگ گئی تھی ورنہ پہلے اس نے عمران کے ہر سوال کا جواب انکار میں ہی دیا تھا۔

"سفید فام عورتوں کا دل برف کی طرح سفید ہوتا ہے اور برف پگھلانے کے لئے آگ ہی جلائی جاتی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار ناواشنگو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے عمران صاحب ـــ اگر میں نے مقدس بدھا کی قسم نہ کھائی ہوتی تو جس طرح آپ نے مارٹینا کے پیروں تلے آگ جلا کر اسے چیخنے پر مجبور کر دیا تھا میں یقیناً آپ کو گولی مار دیتا۔ کیونکہ سفید فام عورتوں کو پہنچنے والی معمولی سی تکلیف بھی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی" ـــــ ناواشنگو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ ناواشنگو اس معاملے میں پاگل پن کی حد تک پہنچ چکا ہے۔

"یہ سرنگ ابھی اور کتنی دور تک جائے گی" ـــــ عمران نے موضوع بدلنے کے لئے بات کرتے ہوئے کہا۔

"پکڑی کے جنگل تک پہنچنے میں ابھی ایک گھنٹہ لگے گا" ـــــ ناواشنگو نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ پھر واقعی تقریباً ایک گھنٹہ تک مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ سرنگ کے ایسے حصے

میں پہنچ گئے جو آگے جا کر مڑ جاتا تھا اور یہ موڑ اس طویل سرنگ میں پہلی بار آیا تھا اس لئے عمران سمجھ گیا کہ اب باہر نکلنے کا راستہ قریب آ گیا ہے لیکن موڑ مڑتے ہی وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ موڑ کے بعد سرنگ پھر دور تک جاتی دکھائی دے رہی تھی چونکہ جہاں سے ہوا آ رہی تھی وہیں سے مدھم سی روشنی بھی آ رہی تھی۔ لیکن روشنی بے حد مدھم تھی اس لئے سرنگ میں خاصا اندھیرا چھایا ہوا تھا لیکن بہرحال اتنا اندھیرا بھی نہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتے۔

موڑ مڑنے کے بعد وہ ابھی چند ہی قدم آگے بڑھے ہوں گے کہ یکلخت ایک طرف سے اس طرح روشنی چمکی جیسے بجلی کوندتی ہے اور دوسرے لمحے عمران کے ذہن پر تاریکی کا دبیز پردہ پھیل گیا۔ یہ تاریکی اس قدر تیزی سے پھیلی تھی کہ عمران کے ذہن میں آخری احساس اس چمک کا رہ گیا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ اس کے متعلق اسے کچھ معلوم نہ تھا لیکن پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اسی طرح اس کے ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ چمکا اور پھر آہستہ آہستہ یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ ہوش میں آ گیا اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر وہ بُری طرح چونک پڑا کیونکہ وہ اس وقت پتھروں سے بنے ہوئے ایک بڑے سے کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ بندھا ہوا کھڑا تھا۔ پتھروں میں ہک نصب تھے جن کے ساتھ موٹی موٹی زنجیریں منسلک تھیں اور ان زنجیروں کے آخر میں لوہے کی ہتھکڑیاں تھیں جن میں اس کی دونوں کلائیاں پھنسی ہوئی تھیں۔ ہک چونکہ اس

کے سر سے کافی بلندی پر تھے اس لئے اس کے دونوں بازو اوپر کو اُٹھے ہوئے تھے۔ پیروں میں بھی اسی طرح کی زنجیریں بندھی ہوئی تھیں اور پیر بھی ہاتھوں کی طرح قدرے فاصلے پر جکڑے ہوئے تھے۔ عمران نے گردن گھما کر دیکھا تو اس کے منہ سے حیرت کے مارے سیٹی سی نکل گئی کیونکہ اس کے سارے ساتھی اسی کی طرح دیوار سے جکڑے کھڑے تھے۔ البتہ ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں وہ بیہوش تھے۔ البتہ ناواشنگو قیدیوں میں شامل نہ تھا اور ناواشنگو کو ساتھ نہ دیکھ کر عمران کے ہونٹ بُری طرح بھینچ گئے کیونکہ اس کی عدم موجودگی بتا رہی تھی کہ ناواشنگو نے کوئی سازش کی ہے یا پھر ناواشنگو نے کسی کا آلۂ کار بن کر ان کے ساتھ دھوکہ کیا ہے حالانکہ ناواشنگو نے مقدس بدھ کے مقدس گیان کی قسم کھائی تھی اور اگر اس قسم کے باوجود بھی اس نے غداری کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ناواشنگو کا کوئی دین مذہب نہیں ہے۔ وہ انتہائی دھوکہ باز کمینہ اور شاطر آدمی ہے اور عمران نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ ناواشنگو کو ایسی عبرتناک سزا دے گا کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔ عمران سمجھ گیا تھا کہ کسی مخصوص ریز سے انہیں بیہوش کیا گیا ہے اور ظاہر ہے یہ ریز ناواشنگو کے بس سے باہر تھی۔ اس لئے ظاہر ہے ناواشنگو ان اڈے والوں سے ملا ہوا تھا اور اس نے ان کی کسی ایسی ہدایت پر عمل کیا تھا جو کسی پُراسرار طریقے سے اس تک پہنچی اور جس کا عمران کو خبر تک علم نہ ہو سکا۔ عمران یہ بات بھی جانتا تھا کہ اپنی مخصوص دفاعی قوت کی وجہ سے وہ جلدی اور خود بخود ہوش میں آ گیا ورنہ

وہ بھی اپنے ساتھیوں کی طرح ابھی تک بے ہوش ہی ہوتا۔ عمران نے اپنا سر اوپر اٹھایا اور ان ہتھکڑیوں سے اپنی کلائیاں آزاد کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن ہتھکڑیوں کے رنگ اس کی کلائیوں میں اس بری طرح پھنسے ہوئے تھے کہ جیسے موٹی عورت کی کلائی میں تنگ چوڑی پھنس جاتی ہے اس لئے ان میں سے تو کلائیاں کسی طرح بھی نکل نہ سکتی تھیں۔ عمران نے اس طرف سے مایوس ہونے کے بعد اپنے بازوؤں کو زور سے آگے کی طرف جھٹکا دیا تاکہ وہ ان ہکوں کو دیوار سے نکال سکے لیکن ہک پتھروں میں اس مضبوطی سے جڑے ہوئے تھے کہ باوجود کافی کوشش کے وہ انہیں ذرا برابر بھی ہلا نہ سکا لیکن عمران نے کوشش ترک نہ کی اور وہ مسلسل بازوؤں کو جھٹکے دیتا رہا۔ زنجیروں کے ہلنے کی وجہ سے کمرہ ان کی کھڑکھڑاہٹ سے گونج رہا تھا کہ اسے یکلخت دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور عمران نے کوشش ترک کر دی۔ سامنے والی دیوار میں دروازے کی بجائے ایک خلا سا تھا اور خلا کی دوسری طرف وہی سرنگ نظر آ رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ کمرہ اس سرنگ کے اندر ہی کسی خاص مقصد کے لئے بنایا گیا تھا۔ دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں قریب آگئیں اور پھر دروازے پر ایک کافرستانی نمودار ہوا اور اسے دیکھ کر عمران چونک پڑا کیونکہ وہ اسے جانتا تھا کہ یہ کافرستان کی ملٹری انٹیلیجنس کا ایجنٹ کرشن تھا۔ کرشن کے پیچھے ناواشنگو تھا جس کے چہرے پر بڑی طنزیہ سی مسکراہٹ تھی۔

"تمہیں خود بخود کیسے ہوش آ گیا عمران" ——— کرشن

نے آگے بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے جیسے سپر ایجنٹ کے استقبال کے لئے کسی نہ کسی کو تو ہوش میں آنا ہی چاہیے تھا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تو تم مجھے پہچانتے ہو" ——— کرشن نے چونک کر پوچھا۔

"اچھی طرح تمہارا نام کرشن ہے اور تم کافرستانی ملٹری انٹیلیجنس کے ایجنٹ ہو اور اب میں تمہارے پیچھے کھڑے ہوئے اس ناواشنگو کو بھی اچھی طرح پہچان گیا ہوں حالانکہ اس نے مقدس بدھ کے مقدس گیان کی قسم کھا کر وعدہ کیا تھا کہ یہ ہم سے غداری نہ کرے گا" ——— عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تم سے کوئی غداری نہیں کی ہے۔ مجھے تو خود معلوم نہیں تھا کہ ان لوگوں کو اس سرنگ کے بارے میں معلوم ہے۔ جب اچانک بجلی چمکی تو میرا ذہن بھی تاریک ہو گیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو انہوں نے مجھے ایک جگہ باندھ رکھا تھا۔ پھر انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ اگر میں وہ سب باتیں بتا دوں جو تم نے مارٹینا سے کی ہیں تو یہ مجھے نہ صرف چھوڑ دیں گے بلکہ مجھے سفید فام عورتیں بھی دیں گے اور تمہاری سفید فام عورت جولیا کو بھی میرے حوالے کر دیں گے چنانچہ میں نے انہیں ساری

باتیں بتا دیں "۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ناواشنگو درست کہہ رہا ہے عمران ۔۔۔۔۔ اسے واقعی علم نہ تھا کہ ہم نے اس سرنگ کا پتہ نکال لیا تھا اور پھر ہم نے اس سرنگ کے ایک حصے کو اپنے پوائنٹ نمبر ٹو کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس کمرے کے ساتھ اس سے بھی بڑے بڑے چار کمرے موجود ہیں جنہیں شاید مکڑی کو شکار کرنے کی غرض سے تعمیر کیا گیا تھا۔ بہرحال حفاظت کی غرض سے ہم نے سرنگ میں ہر قسم کے حفاظتی انتظامات کر لئے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جیسے ہی تم سرنگ میں داخل ہوئے ہمیں تمہاری آمد کا علم ہو گیا اور نتیجے میں تم اس حالت میں موجود ہو۔ باقی رہا یہ ناواشنگو تو یہ ایک معصوم اور سیدھا سادھا آدمی ہے، جو پاگل پن کی حد تک سفید عورتوں میں دلچسپی لیتا ہے اس لئے اسے ہینڈل کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے اور ہم اسے زندہ رکھنے پر مجبور اس لئے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے کہ جب تک ہمارا مشن مکمل نہ ہو جائے لشریا قبائل کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو سکے اور ان کے ذریعے بات تابات اور شوگران کے اعلیٰ حکام کے نوٹس میں آ جائے "۔۔۔۔۔ اس بار کرشن نے مقامی کافرستانی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا تھا کہ ایسا وہ اس لئے کر رہا ہے تا کہ ناواشنگو سمجھ نہ سکے۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔ مجھے یقین آ گیا ہے کہ ناواشنگو نے سازش نہیں کی لیکن اب تم کیا چاہتے ہو "۔۔۔۔۔ عمران نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" سچ بتا دوں تمہیں عمران ۔۔۔۔۔ میں چاہتا تو تمہیں اس بیہوشی کے عالم میں گولیوں سے اڑا دیتا لیکن اس طرح مجھے ہرگز لطف نہ آتا۔ میں تم جیسے مشہور ایجنٹ کو جس سے ایک دنیا خوفزدہ ہے اپنے سامنے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور گھگھیا گھگھیا کر مرتا دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں تمہارے حلق سے نکلنے والی چیخیں سننا چاہتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے سے رحم کی بھیک مانگتا دیکھنا چاہتا ہوں اور ہاں یہ بھی سن لو کہ اگر تم میرے سامنے جھک جاؤ اور مجھ سے رحم کی بھیک مانگو تو ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں لیکن میں تمہاری دونوں آنکھیں ضرور نکال دوں گا تا کہ تم آئندہ کبھی کافرستان کے خلاف حرکت میں نہ آ سکو ۔۔۔۔۔ بولو کیا چاہتے ہو اور یہ بھی سن لو کہ میں اس وقت یہاں کا مکمل انچارج ہوں۔ یہاں صرف میرے ساتھی ہیں۔ روسیاہی ٹیم کا انچارج اشکوف سپر میزائلوں کے اڈے میں ہے اور اس اڈے کو ہر لحاظ سے مکمل طور پر کیموفلاج کر دیا گیا ہے۔ اب مشن کی تکمیل تک نہ کوئی آدمی اڈے کے اندر جا سکتا ہے اور نہ کوئی باہر نکلتا ہے اس لئے تمہاری موت اور زندگی کے فیصلے کا مکمل اختیار میرے پاس ہے "۔۔۔۔۔ کرشن نے جس انداز میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ اور اس کے لہجے اور چہرے پر اس گفتگو کے دوران جو تاثرات ابھرے تھے اس سے عمران نے حتمی طور پر سمجھ لیا تھا کہ کرشن جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اس پر

پوری طرح عمل درآمد کر کے ہی رہے گا۔

"مجھے معلوم ہے کرشن کہ تم جس ٹولے سے تعلق رکھتے ہو وہ اس طرح بندھے ہوئے پر سٹیر بن جایا کرتے ہیں دراز تمہاری جو اوقات ہے وہ سب جانتے ہیں، ٹھیک ہے۔ تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ ہم لوگ کسی ذاتی مشن پر یہاں نہیں آئے کہ میں تم سے اپنی جان بچانے کے لئے رحم کی بھیک مانگتا رہوں۔ ہم اپنے ملک کی سلامتی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور ملکی سلامتی کے مقابلے میں ہماری جانوں کی اہمیت نہیں ہے ہم تو صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک ان خوفناک میزائلوں سے بچ جائے۔ اس طرح دوہرا فائدہ ہو گا کہ یہ جنگل بھی راکھ ہونے سے بچ جائیں گے اور ہمارا ملک بھی"۔۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم شاید سمجھ رہے ہو کہ تم ضرورت سے زیادہ مضبوط اعصاب کے مالک ہو اس لئے تم تشدد برداشت کر جاؤ گے لیکن تم کرشن کو اچھی طرح نہیں جانتے۔ میں تمہیں اپنے پیروں پر جھکا کر ہی دم لوں گا"۔۔۔۔ کرشن نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں بھی اچھی طرح جانتا ہوں اور اس ناواشنگو کو بھی، جو صرف سفید فام عورتوں کے چکر میں سارے جنگل کے لئے جلوانا چاہتا ہے۔ بہر حال تم سے جو ہو سکے وہ کر لو"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم شاید ناواشنگو کو ہمارے خلاف استعمال کرنا چاہتے ہو لیکن تم سے زیادہ میں اس کی نفسیات جانتا ہوں۔ اسے جنگلوں سے زیادہ سفید فام عورتوں سے دلچسپی ہے اس لئے بے فکر رہو۔۔۔۔ کیوں ناواشنگو میں درست کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔ کرشن نے مڑ کر خاموش کھڑے ناواشنگو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو کرشن ۔۔۔۔ یہ مقدس جنگل ہیں یہ نہیں جل سکتے"۔۔۔۔ ناواشنگو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اب تک اس نے یہ ساری باتیں اس لئے کی تھیں کہ شاید ناواشنگو حرکت میں آ جائے لیکن ناواشنگو پاگل تھا اور پاگل سے کیا امید رکھی جا سکتی تھی۔

"جاؤ اور میرے ساتھیوں کو بھی یہیں بلا لاؤ اور انہیں کہو کہ وہ خاردار کوڑا بھی ساتھ لے آئیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ عمران کتنی قوت برداشت رکھتا ہے"۔۔۔۔ کرشن نے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا اور ناواشنگو سر جھکائے دروازے والے خلا کی طرف مڑ گیا۔ خلا میں سے گزرتے ہوئے اس نے مڑ کر ایک بار عمران کی طرف دیکھا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم جس طرح جکڑے ہوئے ہو۔ اس صورت میں تم مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہو ورنہ تم سے کچھ

بعید نہ تھا کہ تم کسی بھی وقت سچویشن بدل دیتے لیکن اب چاہے تم کتنی بھی طاقت استعمال کر لو ان زنجیروں سے کسی طرح بھی آزاد نہ ہو سکو گے اور ابھی تمہاری چیخوں کی موسیقی اس کمرے میں گونجنا شروع ہو جائے گی"۔۔۔۔ کرشن نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"سپر ایجنٹ صاحب ۔۔۔۔ سچویشن بدلنے کے لئے صرف طاقت ہی کام نہیں آتی اور بھی طریقے ہوتے ہیں اور ہو سکتا ہے تمہیں کسی طریقے کا تجربہ تھوڑی دیر میں ہی ہو جائے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"فکر نہ کرو یہاں تمہارا کوئی طریقہ کام نہیں آ سکتا"۔۔۔۔ کرشن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ناواشنگو اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خار دار کوڑا تھا۔

"میرے ساتھی نہیں بلا لائے"۔۔۔۔ کرشن نے چونک کر ناواشنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ جناب کچھ کھا پی رہے ہیں۔ کہتے ہیں ہم ابھی آ جاتے ہیں"۔ ناواشنگو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ میں تو صرف انہیں اس عمران کی چیخیں سنانا چاہتا تھا۔ وہ اس سے بے حد خوفزدہ تھے۔ بہر حال چیخیں تو یہاں سے بھی ان تک پہنچ جائیں گی۔ ادھر لاؤ کوڑا"۔۔۔۔ کرشن نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر کوڑے برساؤں

اس نے مارٹینا کے پاؤں کے نیچے آگ جلائی تھی اور اس وقت سے میرے دل میں اس کے خلاف آگ بھری ہوئی ہے"۔۔۔۔ ناواشنگو نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ تم شروع ہو جاؤ لیکن سنو تمہارا ہاتھ نہیں رکنا چاہیے"۔۔۔۔ کرشن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بالکل نہیں رکے گا صاحب"۔۔۔۔ ناواشنگو نے کہا اور پھر اس نے مضبوطی سے کوڑے کا دستہ مٹھی میں جکڑا اور ایک قدم آگے بڑھا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ وہ واقعی ان زنجیروں کی وجہ سے بے بس ہو کر رہ گیا تھا لیکن اس ناواشنگو نے باہر جاتے ہوئے جن نظروں سے مڑ کر اسے دیکھا تھا اس سے عمران کے ذہن میں ایک امید پیدا ہوئی تھی کہ اس کی باتیں اپنا اثر کر چکی ہیں لیکن اب اس ناواشنگو کی حرکتیں اس امید سے قطعاً برعکس نظر آ رہی تھیں اور عمران سوچنے لگا کہ کیا واقعی اب اسے انسان کو اس کی نفسیات کے مطابق ڈیل کرنا بھول گیا ہے یا پھر یہ ناواشنگو سرے سے انسان ہی نہیں ہے۔

"اجازت ہے جناب"۔۔۔۔ ناواشنگو نے ایک قدم پیچھے کھڑے ہوئے کرشن کی طرف رخ موڑتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ کرشن کوئی جواب دیتا ناواشنگو کا وہ ہاتھ جس میں اس نے کوڑے کا بھاری دستہ پکڑ رکھا تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دستہ پوری قوت سے کرشن کی پیشانی پر پڑا اور کرشن الٹ کر پشت کے بل نیچے گرا۔ ضرب اس قدر اچانک اور زور دار

لگی تھی کہ وہ چیخ بھی نہ سکا تھا اور نیچے گرتے ہی یوں بے حس و حرکت ہو گیا جیسے زندہ آدمی کی بجائے کوئی لاش نیچے گری ہو۔ اور ناواشنگو یکلخت اس پر جھپٹا اور اس نے کرشن کے کوٹ کی دائیں جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک مشین پسٹل موجود تھا۔ اور مشین پسٹل اٹھائے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس خلا سے باہر نکل گیا۔ کوڑا اس نے وہیں فرش پر پھینک دیا تھا اور عمران کے لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ اُبھر آئی۔ اس کا خیال آخرکار درست ہی ثابت ہوا تھا اور اس کا مطلب تھا کہ ناواشنگو انسان بھی ہے اور خاصا سمجھدار بھی ہے کیونکہ اس نے جس انداز میں یہ سارا کام کیا تھا اس سے عمران سمجھ گیا کہ وہ نہ صرف کرشن کی جیب سے وہ مشین پسٹل حاصل کرنا چاہتا تھا بلکہ وہ یہ بھی چاہتا تھا کہ کرشن کے حلق سے کوئی آواز بھی نکل نہ سکے۔ یقیناً اس نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا تاکہ کرشن کے ساتھیوں کو تشویش کا علم نہ ہو سکے۔ اسی لمحے مشین پسٹل کی فائرنگ اور انسانی چیخوں کی آوازیں دور سے سنائی دینے لگیں اور چند لمحوں بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ قدموں کی تیز آوازیں سرنگ میں ابھریں اور ناواشنگو ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے واپس خلا میں داخل ہوا۔

”تم نے دیکھ لیا کہ میں نے غداری نہیں کی اور میں کیسے کر سکتا تھا۔ میں نے مقدس بدھ کے مقدس گیان کی قسم کھائی تھی اور پھر مجھے معلوم ہے کہ ان کے خوفناک ہتھیار سے ہمارے سارے جنگل جل کر راکھ ہو جائیں گے لیکن میں موقع کی انتظار میں تھا۔ میں نے انہیں بڑی مشکل سے یقین دلایا تھا کہ میں ان کے ساتھ ہوں۔ اس کرشن کے ساتھ چار ساتھی تھے۔ میں جب کوڑا لینے گیا تو میں نے ان سے کہا کہ کرشن صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنے کمرے سے باہر نہ آئیں لیکن مسئلہ یہ تھا کہ کرشن کو میں نے جیب میں یہ مشین پسٹل ڈالتے دیکھ لیا تھا اور اس کا ہاتھ بھی مسلسل جیب میں تھا۔ اگر کرشن چیخ پڑتا تو لازماً اس کے ساتھی آجاتے اور میں مارا جاتا۔ اس لئے میں نے اس کی پیشانی پر ہستے کی زوردار چوٹ لگائی تاکہ یہ چیخے بغیر بیہوش ہو جائے اور مشین پسٹل بھی استعمال نہ کر سکے۔ جب میرا مقصد پورا ہو گیا تو میں نے اس کے ساتھیوں کو مار دیا“ ——— ناواشنگو نے بڑے اطمینان سے عمران کو ساری صورت حال بتانی شروع کر دی اور عمران خاموشی سے اس کا یہ کارنامہ سنتا رہا۔

”مجھے پہلے ہی یقین تھا ناواشنگو کہ تم بیحد ذہین اور عقلمند آدمی ہو۔ اس لئے میں مطمئن تھا۔ بہرحال اب فائر کر کے میری زنجیریں توڑ دو تاکہ میں اس جکڑ بند سے تو آزاد ہو سکوں“ ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”سنو میں نے یہاں کرشن کے ساتھیوں کی جو باتیں سنی ہیں ان کے مطابق میرے جنگلوں کو کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں نے تمہارے خلاف کوئی کام نہ کرنے کی قسم کھائی تھی یہ نہیں کہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ مل کر ان لوگوں سے لڑوں گا۔ مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے جنگلوں کی

تھی اور اس وقت میں نے اپنی جان بچانے کے لئے قسم کھائی تھی لیکن تم نے ایک کھمبا کے ہاتھوں مجھ ناواشنگو کے سر پر جوتے مروائے ہیں۔ میں اس بات کو زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔ میرا دل تو کہہ رہا ہے کہ میں تمہارے جسم پر کرشن کی خواہش کے مطابق کوڑے برساؤں لیکن چونکہ میں نے قسم کھائی ہے اس لئے میں مجبور ہوں۔ اب میں یہاں سے واپس جا رہا ہوں اور تم نے کھمبا کے ہاتھوں میری جو بے عزتی کرائی ہے اس کے بدلے میں تمہاری سفید عورت کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ جب تک نیلی بوتل میں موجود دوا کے قطرے منہ میں نہ ڈالے جائیں، یہ عورت ہوش میں نہ آئے گی کیونکہ انہوں نے میرے منہ میں بھی یہ قطرے ڈالے تھے۔ میں وہ بوتل ساتھ لے جا رہا ہوں۔ واپس جا کر میں مارٹینا اور تمہاری سفید عورت جولیا کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھوں گا اور اگر تم یہاں سے زندہ بچ کر آ گئے تو پھر میں تم سے اپنا انتقام لوں گا ورنہ تمہاری لاشیں یہیں پڑی رہیں گی۔"۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے بڑے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے اس طرف بڑھ گیا جدھر جولیا اسی طرح زنجیروں میں جکڑی ہوئی موجود تھی۔

"اچھا ایک کام تو کرتے جاؤ۔۔۔۔۔ وہ بوتل لا کر میرے ساتھیوں کو تو ہوش میں لاتے جاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جس طرح تم بغیر اس دوا کے ہوش میں آ گئے ہو اسی طریقے سے تمہارے ساتھی بھی آ جائیں گے"۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے جواب دیا اور دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر ناواشنگو کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کی فائرنگ سے گونج اٹھا۔ زنجیروں کے ٹوٹنے کی آوازیں بھی اس فائرنگ کی گونج میں شامل تھیں۔ دوسرے لمحے جولیا بازوؤں کی زنجیریں ٹوٹنے کی وجہ سے نیچے فرش پر جا گری۔ ناواشنگو اب اس کے پیروں میں بندھی ہوئی زنجیریں توڑنے کے لئے اس پر جھک گیا۔

عمران کا ذہن اب تیزی سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کے بارے میں سوچ رہا تھا کیونکہ ناواشنگو کا کردار واقعی عجیب و غریب ثابت ہو رہا تھا۔ وہ ہر وقت قلابازیاں کھاتا رہتا تھا اور عمران جانتا تھا کہ اب اگر یہ ناواشنگو بیہوش جولیا کو اٹھا کر واپس چلا گیا تو بیہوش پڑا ہوا کرشن ہوش میں آتے ہی ان سب کو گولیوں سے اڑا دے گا لیکن جس انداز میں وہ بندھا ہوا تھا وہ انداز ایسا تھا کہ آزادی کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اور حقیقتاً وہ اس بار اپنے آپ کو بےبس محسوس کر رہا تھا اسی لمحے گولیاں چلنے کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس بار جولیا کے پیروں کی زنجیریں بھی ٹوٹ گئیں۔ دوسرے لمحے ناواشنگو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اپنی جیب میں ڈالا اور جھک کر بیہوش جولیا کو اٹھایا اور اپنے کاندھے پر لاد لیا۔

"سنو ناواشنگو۔۔۔۔۔ کیوں نہ ہم نیا معاہدہ کر لیں"۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے مڑتے ہی کہا۔

"معاہدہ۔۔۔۔۔ کیسا معاہدہ"۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے دروازے کی طرف بڑھتے بڑھتے رک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سنو! میں جانتا ہوں جولیا کو جیسے ہی ہوش آئے گا وہ

تمہارے لئے ایک مشکل عورت بن جائے گی۔ اس لئے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ جولیا اپنی رضا مندی سے ساری عمر تمہارے پاس رہنے کے لئے تیار ہو جائے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اس کی تم فکر نہ کرو عورتوں کو سیدھا کرنا میں جانتا ہوں۔ سفید فام عورتیں تو بے حد بزدل ہوتی ہیں۔ میں نے تو ثریا اور کھمبا کی بڑی بڑی سخت مزاج اور انتہائی لڑاکا عورتوں کو بھیڑیں بنایا ہے "۔۔۔۔ ناواشنگو نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" تمہیں اپنے متعلق شدید غلط فہمی ہے ناواشنگو۔ جولیا تم سے ہرگز سیدھی نہیں ہو سکتی۔ یہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ اگر تمہیں میری بات پر شک ہو تو لے شک آزما کر دیکھ لو "۔۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے چیلنج کر رہا ہو۔ وہ جس حد تک بھی ام ناواشنگو کو سمجھا تھا اس حد تک اس کی نفسیات کو استعمال کرنے پر مجبور تھا۔

" تم مجھے چیلنج کر رہے ہو ۔۔۔ مجھے ناواشنگو کو ۔۔۔ ٹھیک ہے مجھے یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میں ابھی تمہارے سامنے اس عورت کو بھیڑ بنا سکتا ہوں لیکن ایک شرط ہے کہ اگر میں کامیاب رہا تو پھر میری مقدس بدھ والی قسم ختم "۔۔۔۔ ناواشنگو نے تیز لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ مجھے منظور ہے "۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" واہ اب مزہ آئے گا۔ اب میں تم پر کوڑے برسا کر تم

اس بات کا انتقام لے سکوں گا کہ تم نے ایک حقیر کھمبا کے ہاتھوں مجھ ناواشنگو کے سر پر جوتے برسا کر میری توہین کی تھی "۔۔۔۔ ناواشنگو نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے جولیا کو فرش پر پٹخ دیا۔

" اس عورت کی مجال ہے کہ ناواشنگو کے مقابلے میں آسکے۔ دیکھنا یہ کس طرح بھیڑ ہوتی ہے۔ میں ابھی جا کر وہ دوا لے آتا ہوں "۔۔۔۔ ناواشنگو نے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا دروازہ نما خلا سے باہر چلا گیا۔ عمران اب یہی دعا کر رہا تھا کہ جولیا کے ہوش میں آنے سے پہلے یہ کرشن نہ ہوش میں آ جائے اسے معلوم تھا کہ جولیا کے ہوش میں آنے کے بعد صورت حال تبدیل ہو جائے گی لیکن کرشن صرف پیشانی پر چوٹ کھانے کی وجہ سے بیہوش ہوا تھا۔ وہ کسی بھی وقت ہوش میں آسکتا تھا۔ اس وقت اسے بھی اس کرشن کی طرف سے ہی خطرہ تھا۔ چند لمحوں بعد ہی ناواشنگو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی بوتل تھی جو گہرے نیلے رنگ کی تھی اس پر جو لیبل لگا ہوا تھا اسے دیکھ کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس پر سائینائیڈ کے الفاظ اور موت کا مخصوص نشان صاف نظر آ رہا تھا۔

" ارے ارے ناواشنگو یہ تم غلط بوتل لے آئے ہو۔ یہ تو زہر ہے ۔۔۔ قاتل زہر "۔۔۔۔ عمران نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" نہیں یہی ہوش میں لانے والی بوتل ہے۔ مجھے معلوم ہے

ابھی دیکھو یہ عورت کیسے ہوش میں آتی ہے "۔۔۔۔ ناواشنگو نے مطمئن انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شیشی کا ڈھکن کھولنا شروع کر دیا۔ اب تو عمران کی جان پر بن گئی کیونکہ یہ پاگل ناواشنگو اس طرح جولیا کو یقیناً موت کے منہ میں دھکیل دیتا۔

" ارے ارے رک جاؤ ناواشنگو ۔۔۔ یہ زہر ہے ۔۔۔ قاتل زہر "۔۔۔۔ عمران نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

" کچھ بھی ہے۔ بہرحال اس سے یہ لڑکی ہوش میں آ جائے گی "۔۔۔۔ ناواشنگو اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا۔ اس نے ڈھکنا کھولا اور پھر اس نے بوتل جولیا کے منہ کی طرف بڑھائی اور عمران کے ہونٹ بھینچ گئے۔ اس کی آنکھوں سے غصے کی شدت سے شعلے سے نکلنے لگے۔ اس نے لاشعوری طور پر اپنے بازوؤں کو زور سے آگے کی طرف جھٹکا دیا لیکن زنجیریں صرف کھڑکھڑا کر رہ گئیں۔ ناواشنگو نے جو اس دوران سائینائیڈ زہر کے قطرے جولیا کے منہ میں ڈالنے کے لئے ایک ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچنے میں مصروف تھا تاکہ بیہوش جولیا کا منہ کھل سکے۔ زنجیروں کی کھڑکھڑاہٹ سن کر چونک کر عمران کی طرف گردن موڑ کر دیکھا۔

" رک جاؤ ۔۔۔ تمہیں مقدس بدھ کی قسم رک جاؤ ۔۔۔ یہ وہ شیشی نہیں ہے۔ تم غلط شیشی لے آئے ہو۔ اس کا ایک قطرہ بھی اگر جولیا کے منہ میں گیا تو جولیا دوسرے لمحے مردہ ہو جائے گی اور ظاہر ہے مردہ سفید فام عورت تمہارے کسی کام نہیں آ سکتی "۔۔۔۔ عمران نے اتنے زور سے چیختے ہوئے کہا کہ اس کی آواز بھرا گئی۔

" تم خواہ مخواہ چیخے جا رہے ہو ۔۔۔ بیوقوف آدمی جب میں کہہ رہا ہوں کہ یہی بوتل ہے تو پھر یہی بوتل ہو گی "۔۔۔۔ ناواشنگو نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا کرشن پر تجربہ کر لو ۔۔۔ وہ بھی تو بیہوش پڑا ہے اگر وہ ہوش میں آ گیا تو میں مان جاؤں گا اور اگر وہ مر گیا تو تم مان جانا "۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی کہا۔

" ارے ہاں یہ کرشن تو واقعی بیہوش پڑا ہے۔ یہ مرا تو نہیں مجھے تو خیال ہی نہ رہا تھا۔ بہرحال ابھی تو بیہوش پڑا ہے۔ اس عورت کو ہوش میں لانے کے بعد اسے بھی مار دوں گا "۔۔۔۔ ناواشنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر جولیا کی طرف متوجہ ہو گیا۔ وہ مسلسل اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا اور عمران کی واقعی جان پر بن گئی تھی۔ اس قدر خطرناک صورت حال سے واقعی زندگی میں پہلے اس کا واسطہ نہ پڑا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایک قطرہ یقیناً جولیا کی جان لے لے گا۔ اس کے ذہن میں دھماکے ہونے لگے۔ جولیا کا اس کے سامنے اس طرح موت کے منہ میں چلا جانا اس کے لئے ناقابل برداشت تھا لیکن وہ بے بس اور مجبور کھڑا تھا۔

ناواشنگو نے اس دوران جولیا کے جبڑوں کو بھینچ کر اس کا منہ کھول لیا تھا اور اب وہ شیشی کو اس کے کھلے منہ کے اوپر

سے آکر ٹیڑھا کر رہا تھا۔

"رک جاؤ ۔۔۔ رک جاؤ" ۔۔۔ عمران بے اختیار چیخ پڑا۔ لیکن اس بار ناداشنگو نے اس کی بات ہی نہ سنی۔ وہ آہستہ آہستہ سٹیشی کو ٹیڑھا کر رہا تھا۔ شاید اس لئے کہ وہ صرف چند قطرے ہی ڈالنا چاہتا تھا اور اب بے اختیار عمران کے دل سے کرشن کے ہوش میں آنے کی دعا نکلنے لگی۔ پہلے تو وہ یہ دعا مانگ رہا تھا کہ جولیا کے ہوش میں آنے سے پہلے کرشن ہوش میں نہ آئے لیکن اب اس کے دل کی گہرائیوں سے خودبخود دعا نکلنے لگی تھی کہ کاش کرشن فوراً ہوش میں آجائے۔ بعد میں جو ہوگا سو ہوگا لیکن کم از کم جولیا فوری طور پر تو اس پاگل کے ہاتھوں اور عمران کے سامنے موت کے منہ میں جانے سے تو بچ جائے گی لیکن یہ ضروری تو نہیں ہوتا کہ ہر دعا قبول ہی ہو جائے۔ نہ ہی کرشن ہوش میں آیا اور نہ ہی ناداشنگو کا ہاتھ رکا۔ وہ مسلسل ہاتھ کو ٹیڑھا کرتا گیا اور اب سٹیشی اس پوزیشن میں آگئی تھی کہ جولیا کی موت ہر صورت میں یقینی ہوگئی تھی۔ عمران نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا۔ ذہن میں جولیا کی موت کے تصور سے جیسے آتش فشاں سے مسلسل پھٹ رہے تھے، بے بسی اور بے چارگی کے شدید ترین احساس کی وجہ سے اس کا پورا جسم پسینے میں اس طرح ڈوب گیا تھا کہ جیسے وہ ابھی نہا کر باہر نکلا ہو لیکن بہرحال حقیقت حقیقت ہی ہوتی ہے اور کیفیات کیسی بھی ہوں بہرحال حقیقت کو نہیں بدل سکتیں اور جولیا کی موت اب

حقیقت کا روپ دھار چکی تھی۔ عمران کو معلوم تھا کہ اب جیسے ہی آنکھیں کھولے گا تو جولیا کی لاش ہی اس کی آنکھوں کے سامنے آئے گی۔ اس کے ہونٹ اس طرح بھینچ گئے تھے کہ جیسے جولیا کی روح اس کے جسم کے اندر موجود ہو اور وہ اس روح کو باہر نکلنے سے روکنا چاہتا ہو۔ عمران کی اپنی بے بسی اور جولیا کی یقینی موت دونوں انتہائی خوفناک حقیقتوں کے بیک وقت وقوع پذیر ہونے کی وجہ سے عمران کے ذہن میں جو خوفناک کشمکش پیدا ہوئی اسے عمران کا ذہن بھی زیادہ دیر برداشت نہ کر سکا۔ اور قدرتی ردعمل کے طور پر عمران کے ذہن پر تاریکی چھانے لگی۔ یہ بھی قدرت کا مدافعتی نظام تھا ورنہ جو حالت عمران کے ذہن کی اس وقت ہو رہی تھی اگر وہ بیہوش نہ ہوتا تو لازماً اس کے ذہن کی کوئی نہ کوئی رگ پھٹ جاتی۔ بہرحال بیہوشی سے عمران کو اس ذہنی عذاب سے وقتی طور پر ہی سہی چھٹکارا ضرور حاصل ہوگیا لیکن ظاہر ہے عمران کے بیہوش ہو جانے سے حقیقت تو نہ بدل سکتی تھی، وہ جولیا کو تو موت سے نہ بچا سکا۔ البتہ خود اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"کرشن کی طرف سے ابھی تک کوئی کال نہیں آئی، حالانکہ میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ وقفے وقفے سے سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر کے ہمیں حالات سے آگاہ کرتا رہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہر صورت میں اڈے تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔"۔۔۔۔ راسکوف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سامنے بیٹھے اپنے نائب ناروف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" باس کرشن اور اس کے ساتھی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے ان کی طرف سے کسی قسم کی فکر کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی خاص بات ہو گی تبھی کرشن کال کرے گا۔"۔۔۔۔ ناروف نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" تم نے کام کی رفتار تیز کرا دی ہے یا نہیں۔ میں چاہتا ہوں اب مشن مقررہ مدت سے پہلے مکمل ہو جائے کیونکہ باوجود ہر

قسم کے تحفظ کے میرے ذہن میں بہرحال یہ خدشہ موجود ہے کہ کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔"۔۔۔۔ راسکوف نے جواب دیا۔

" آپ قطعاً بے فکر رہیں باس۔۔۔ کام کی رفتار تیز ہو گئی ہے اور اڈہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ اب مشن کی تکمیل میں زیادہ دیر نہ لگے گی۔"۔۔۔۔ ناروف نے جواب دیا۔

" تم وہ سپیشل ٹرانسمیٹر لے ہی آؤ، میں خود کرشن سے بات کرتا ہوں۔ مجھے تب ہی تسلی ہو گی۔"۔۔۔۔ راسکوف نے کہا اور ناروف سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس کمرے سے باہر چلا گیا۔ راسکوف ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں البتہ خدشات کی پرچھائیں رینگتی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ چونکہ پیشے کے لحاظ سے انجینئر تھا اس لئے اس کا واسطہ اس قسم کے حالات سے کبھی نہ پڑا تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی اب تک جیسی کارکردگی اس کے سامنے آئی تھی اس نے اسے واقعی پریشان کر دیا تھا۔ یہ لوگ اس کی توقع سے کہیں زیادہ شاطر اور تیز تھے۔

" یہ لیجئے باس "۔۔۔۔ اسی لمحے ناروف نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا باکس تھا جو اس نے راسکوف کے سامنے رکھ دیا تھا۔ باکس پر ڈائل، چھوٹے بلب اور دو بٹن موجود تھے۔ راسکوف چونک کر آگے کی طرف ہوا اور اس نے اس باکس کا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن

دبتے ہی اسس فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر کا ایک بلب جل اُٹھا. یہ سرخ رنگ کا بلب تھا. اس کے ساتھ ہی ڈائل پر موجود سوئی بھی تیزی سے حرکت کرتی ہوئی دوسری طرف موجود ہندسے پر پہنچ کر رک گئی. راسکوف نے دوسرے بٹن کو پریس کیا اور پھر بولنا شروع کر دیا.

" ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ باس راسکوف کالنگ کرشن اوور "۔۔۔۔ راسکوف نے تیز لہجے میں کہا. وہ بار بار بٹن کو پریس کر کے یہی فقرہ دوہرا رہا تھا. کافی دیر تک تو کال اٹنڈ نہ ہوئی لیکن پھر اچانک دوسرا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا.

" یس کرشن اٹنڈنگ اوور "۔۔۔۔ کرشن کی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری.

" تم نے کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی کرشن اوور "۔۔۔۔ راسکوف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں پوچھا کیونکہ جتنی دیر کرشن نے کال رسیو نہ کی تھی راسکوف کا ذہن کسی اندیکھے خطرے کے احساس سے تھرا رہا تھا. اسے یوں محسوس ہوتا رہا تھا جیسے کوئی ہولناک خطرہ اس کے اڈے کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہو.

" صورت حال ہی ایسی ہو گئی تھی. بہر حال کامیابی مبارک ہو باس "۔۔۔۔ کرشن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا.

" کیا مطلب ۔۔۔ کیسی کامیابی. کیا وہ عمران اور اس کے ساتھی مارے گئے ہیں. کیا وہ رینج ایریا میں آ گئے تھے اوور "

راسکوف نے شدید حیرت بھرے لہجے میں پوچھا.

" نہیں باس ۔۔۔ یہ لوگ سرنگ سے اندر داخل ہوئے تھے اوور "۔۔۔۔ کرشن نے جواب دیا.

" اوہ پوائنٹ ٹو والی سرنگ سے ۔۔۔ اوہ ویری بیڈ. اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا. اس سرنگ کا انہیں کیسے پتہ لگ گیا. میں سمجھ گیا یہ اسس ناواشنگو کی وجہ سے ہوا ہو گا. پھر کیا ہوا تفصیل بتاؤ اوور "۔۔۔۔ راسکوف نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا.

" آپ کا اندازہ درست ہے باس. واقعی ناواشنگو انہیں لے آیا تھا لیکن اب ناواشنگو سمیت سب ہلاک ہو چکے ہیں. اوور " کرشن نے جواب دیا.

" کس طرح کرشن ۔۔۔ آخر کس طرح ۔۔۔ پوری تفصیل بتاؤ. یہ لوگ اتنی آسانی سے تو مرنے والے نہ تھے اوور "۔۔۔۔ راسکوف نے یقین نہ کرنے والے لہجے میں کہا.

" آپ کا خیال درست ہے باس. یہ واقعی آسانی سے مرنے والے نہ تھے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میرے چاروں ساتھی بھی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں اور میں بھی مرتے مرتے بچا ہوں اوور "۔۔۔۔ کرشن نے جواب دیا.

" اوہ تم تفصیل کیوں نہیں بتاتے ۔۔۔ کیا چیز چھپا رہے ہو اوور "۔۔۔۔ راسکوف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا. اسے

کرشن کے اس پہیلیاں بجھوانے والے انداز سے شدید کوفت ہو رہی تھی

" بتا رہا ہوں باس۔ آپ سے میں کیا چھپاؤں گا اور کیوں چھپاؤں گا۔ ہوا یہ کہ جیسے ہی یہ لوگ سرنگ میں داخل ہوئے ہمیں اطلاع مل گئی اور ہم ان کے استقبال کے لئے تیار ہو گئے چونکہ نمبر ٹو کی شارٹ رینج میں الٹسان ریز چارجر فکس تھا۔ اس لئے مجھے ان کا اس رینج تک آنے کا انتظار کرنا پڑا۔ پھر جب یہ لوگ اطمینان سے چلتے ہوئے الٹسان رینج میں آئے میں نے چارجر آن کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ پورا گروپ فوری طور پر بیہوش ہو گیا چونکہ ناوانشگو ان کے ساتھ تھا اور میں چاہتا تھا کہ ناوانشگو کو ہلاک کرنے کی بجائے اسے اپنے ڈھب پر لایا جائے۔ تاکہ شریا قبائل میں بے چینی پیدا نہ ہو جائے کیونکہ ناوانشگو کی موت زیادہ عرصے تک چھپی نہ رہ سکتی تھی چنانچہ میں نے بڑے کمرے میں موجود زنجیروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اچھی طرح جکڑ دیا۔ وہ ویسے بھی الٹسان ریز کی وجہ سے بیہوش تھے لیکن پھر بھی میں کوئی رسک نہ لے سکتا تھا۔ ناوانشگو کو علیحدہ کمرے میں ہوش میں لایا گیا اور پھر تھوڑی سی بات چیت سے ناوانشگو مان گیا۔ میں نے اسے سفید عورتوں کا لالچ دیا جو اس کی کمزوری ہے۔ اس کے بعد میں ان لوگوں کے خاتمہ کے لئے بڑے کمرے میں گیا۔ ناوانشگو میرے ساتھ تھا لیکن اس کے بعد ایک عجیب تماشہ ہوا۔ ناوانشگو نے اچانک مجھ پر حملہ کر دیا اور میری پیشانی پر زبردست چوٹ مار کر

مجھے بیہوش کر دیا۔ پھر اچانک مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ میرے ساتھ فرش پر عمران کی ساتھی سفید فام عورت مردہ پڑی تھی اور ناوانشگو انتہائی پریشانی کے عالم میں کھڑا اس مردہ سفید فام عورت کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں سائنائیڈ زہر کی شیشی تھی۔ بہرحال ہوش میں آتے ہی میں نے اس پر حملہ کیا اور اسے مار ڈالا کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔ عمران اور اس کے باقی ساتھی بیہوش تھے۔ میں نے بیہوشی کے عالم میں ان کا خاتمہ کر دیا۔ پھر جب وہاں سے فارغ ہو کر مشین روم میں آیا تو وہاں میرے چاروں ساتھی مردہ پڑے تھے۔ ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہوئے پڑے تھے۔ یقیناً یہ ناوانشگو کا کام تھا اوور "۔۔۔۔۔ کرشن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم نے بیک وقت دو متضاد خبریں دی ہیں۔ تمہارے ساتھیوں کے مرنے سے مجھے رنج ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت سے مجھے بے پناہ مسرت ہو رہی ہے لیکن اب کیا کرنا ہے۔ اوور "۔۔۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

" جیسے آپ کا حکم باس۔ اوور "۔۔۔۔۔ کرشن نے جواب دیا۔

" میں خود اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو ان سب کی لاشیں مشین روم میں اکٹھی کرو میں کیمو فلاجنگ ختم کر دیتا ہوں۔ ظاہر ہے اس میں کچھ گھنٹے لگ جائے گا۔ اس کے بعد میں آسٹرو پلو مشین کے

ذریعے ان کی لاشیں دیکھوں گا۔ جب میری پوری طرح تسلی ہو جائے گی تب میں تمہارے لئے سپیشل وے کھول دوں گا اور تم ہمارے پاس آ جانا۔ اوور "۔۔۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

" باس آپ خود یہاں آ جائیں اور مشین کی بجائے براہ راست اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھ لیں' اوور "۔۔۔۔۔ کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔۔۔ میں اڈہ نہیں چھوڑ سکتا۔ اسٹوڈیو میں دیکھنے ہی میری تسلی ہو جائے گی' اوور اینڈ آل "۔۔۔۔۔ راسکوف نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

" کیا آپ کو کرشن کی بات پر یقین نہیں ہے باس۔ میرا تو خیال ہے وہ بے حد ذمہ دار آدمی ہے اوور "۔۔۔۔۔ نارد نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ ہے تو ذمہ دار آدمی لیکن نجانے کیا بات ہے کہ دل اس کی بات کو تسلیم نہیں کر رہا۔ اس کی ایک بات نے میرے ذہن میں کھٹک پیدا کر دی ہے۔ اس لئے ہی میں پوری طرح کرنا چاہتا ہوں' اوور "۔۔۔۔۔ راسکوف نے منہ بناتے ہو۔ کہا۔

" کونسی بات باس "۔۔۔۔۔ ناردوف نے بُری طرح چو ہوئے کہا۔

" اس نے بتایا ہے کہ ناواشنگو نے اُسے بیہوش کر دیا۔ وہ ہوش میں آیا اور اس نے ناواشنگو کو قتل کر دیا لیکن نا

اس کے ساتھیوں کو پہلے ہی گولیوں سے چھلنی کر چکا تھا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس ناواشنگو نے کرشن کو اس بیہوشی کے عالم میں کیوں قتل نہ کیا۔ دوسری بات اب میرے ذہن میں آ رہی ہے کہ کرشن نے یہ تو بتایا نہیں کہ اس نے کال رسیو کرنے میں دیر کیوں کر دی "۔۔۔۔۔ راسکوف نے کہا اور ناردوف بے اختیار سر ہلانے لگا۔

" باس واقعی آپ کا ذہن سیکرٹ ایجنٹوں کی طرح کام کرتا ہے۔ میرے ذہن میں تو اس قسم کی کوئی بات آئی ہی نہیں حالانکہ میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھا اس کی گفتگو سن رہا تھا "۔۔۔۔۔ ناردوف نے بڑے تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں سوچنے کی حد تک تو میں بھی سیکرٹ ایجنٹ ہوں۔ بہرحال تم کیموفلاج ختم کراؤ تاکہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ سکوں "۔۔۔۔۔ راسکوف نے کہا اور ناردوف سر ہلاتا ہوا اٹھا اور مڑ کر بیرونی دروازے سے باہر نکل گیا۔

درد کی ایک تیز لہر عمران کے جسم میں پیدا ہوئی اور اس کا سویا ہوا ذہن اچانک جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر خود بخود اُبھر آیا جسے دیکھتے ہوئے وہ بیہوش ہوا تھا۔ اس نے فوراً ہی نظریں گھما کر جولیا کی طرف دیکھا کیونکہ سامنے تو ناواشنگو ہاتھ میں کوڑا اٹھائے کھڑا تھا اور یہ کوڑے کی ہی ضرب تھی جس کی وجہ سے عمران کی بیہوشی ختم ہوئی تھی۔ ناواشنگو کو تو اس نے آنکھیں کھولتے ہی دیکھ لیا تھا جبکہ جولیا ایک سائیڈ پر تھی اس لئے اس کی طرف دیکھنے کے لئے اسے نظریں گھمانی پڑتی تھیں اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار اُبھر آئے کیونکہ جولیا کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ مردہ نہیں ہے حالانکہ سائنیائیڈ کی کھلی ہوئی شیشی اس کے ساتھ ہی فرش پر پڑی ہوئی تھی۔

" میں تو تمہیں اس لئے ہوش میں لایا ہوں عمران کہ یہ شیشی تو خالی تھی۔ اس میں تو کچھ تھا ہی نہیں۔ اور اس طرح کی دوسری کوئی شیشی مجھے نظر نہیں آئی۔ اس لئے اب تم بتاؤ کہ تم کس طریقے سے ہوش میں آئے تھے تاکہ میں اس طریقے سے اس سفید عورت کو ہوش میں لاؤں۔ " ——— ناواشنگو نے تیز لہجے میں کہا۔

اس کی بات سُن کر فوری طور پر عمران کے دل میں مسرت کی ایک تیز لہر دوڑی اور ساتھ ہی اس کے حلق سے اطمینان بھری سانس نکل گئی۔

" شیشی خالی تھی ——— اوہ خدایا تو کتنا رحیم ہے۔ اگر شیشی خالی نہ ہوتی تو اب تک جولیا موت کی وادی میں داخل ہو چکی ہوتی "——— مران کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

" بتاؤ اب میں زیادہ دیر تک یہاں رکنا نہیں چاہتا جلدی کرو تاکہ ں اس سفید عورت کو ہوش دلا کر ساتھ لے جاؤں "——— اواشنگو نے تیز لہجے میں کہا۔

" ارے وہ کرشن ——— اس کا کیا ہوا۔ وہ ابھی تک ہوش میں ہیں آیا "——— عمران کو اچانک کرشن کا خیال آگیا۔

" وہ ہوش میں آرہا تھا۔ اس کے منہ سے کراہ نکلی تھی۔ میں نے اس کے ہوش میں آنے سے پہلے ہی اُسے گولی مار دی " واشنگو نے کہا اور عمران نے گردن گھما کر دیکھا تو کرشن کی وپڑی پرزوں میں بکھری ہوئی تھی۔ ناواشنگو نے گولیاں اس کی وپڑی میں اتار دی تھیں۔

" ہاں میں بتانے کے لئے تیار ہوں لیکن اس کے لئے تمہیں میرے ہاتھ ان زنجیروں سے آزاد کرنا پڑیں گے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی ایک خیال کے تحت کہا۔

" کیوں تم تو اسی طرح بندھے بندھے ہوش میں آگئے ہو "۔۔۔ ناداشنگو نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" سنو ۔۔۔ یہ ایک مخصوص طریقہ ہے۔ میں خود تو مخصوص انداز میں بیہوش ذہن کو حرکت میں لاکر ہوش میں آسکتا ہوں لیکن دوسرے کو ہوش میں لانے کے لئے مجھے دونوں ہاتھوں سے کچھ دیر تک اس کی گردن کو مخصوص انداز میں حرکت دینی پڑے گی۔ سنو ڈرو! میرے پیر تو بہرحال بندھے ہوئے ہیں اس لئے تمہیں تو مجھ سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن تمہیں اپنی شرط یاد ہے ناں "۔۔۔ عمران نے بڑے سرسری سے لہجے میں کہا۔

" نہیں تم خطرناک آدمی ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کچھ کر گزرو "۔۔۔ ناداشنگو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میری تلاشی لے لو۔ خالی ہاتھوں سے میں کیا کر سکتا ہوں جبکہ تمہارے پاس تو مشین پسٹل بھی موجود ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ناداشنگو کچھ دیر سوچتا رہا۔

" اگر میں ایسا نہ کروں اور بجائے اس کے تم سب کو اس عورت سمیت مار کر واپس چلا جاؤں تو زیادہ بہتر نہیں ہے "۔۔۔ ناداشنگو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یہ تمہاری مرضی ہے۔ اگر تم اپنے ہاتھوں سفید عورت کی

تم کر سکتے ہو اور اس کے ساتھ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہونا اہتے ہو تو ٹھیک ہے میں کیا کر سکتا ہوں "۔۔۔۔۔۔ عمران نے راب دیا اور ناداشنگو سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے ہتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور عمران کی تلاشی ی شروع کر دی لیکن شاید انہیں باندھنے سے پہلے ہی ان کی اشی لی جا چکی تھی۔ اس لئے عمران کی جیبوں میں موجود سارا اسلحہ ائب تھا۔

جب ناداشنگو کی پوری طرح تسلی ہو گئی تو وہ پیچھے ہٹا۔ اس ے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے گولیوں کی تڑتڑاہٹ ے کمرہ گونج اٹھا۔ چند لمحوں بعد عمران کے دونوں ہاتھ زنجیریں ٹ جانے کی وجہ سے آزاد ہو چکے تھے۔ گولیاں چلا کر ناداشنگو ہتائی تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

" اب اسے ہوش میں لاؤ "۔۔۔۔۔۔ ناداشنگو نے تقریباً لا سے قریب رکتے ہوئے کہا۔ عمران آگے کو جھکا اور پھر اس رح جھکے جھکے انداز میں اس نے اپنے دونوں ہاتھ جولیا کی طرف ڑھائے لیکن جولیا چونکہ اس سے کافی فاصلے پر تھی اس ے باوجود کوشش کے عمران کے ہاتھ اس تک نہ پہنچ سکے۔

" اسے قریب لے آؤ اور اس کا سر اور گردن کا رخ میری رف کر دو "۔۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے جسم کو سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

ناداشنگو تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے جھک کر جولیا

کے ایک بازو کو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران دیوار کے ساتھ پشت لگائے سیدھا کھڑا تھا۔ ناداشنگو جولیا کو گھسیٹنے کے ساتھ ساتھ عمران کی طرف بھی بڑے چوکنا انداز میں دیکھ رہا تھا لیکن عمران بڑے مطمئن انداز میں ڈھیل کھڑا تھا جیسے اس کا ارادہ حرکت کرنے کا بھی نہ ہو۔ ناداشنگو جولیا کو گھسیٹتے ہوئے عمران کے قریب لے آیا اور پھر جیسے چیتا اپنے شکار پر جھپٹتا ہے اس طرح اچانک عمران کا جسم بجلی کی سی تیزی سے آگے کی طرف جھکا اور دوسرے لمحے ناداشنگو اس کے بازوؤں میں جکڑا اس کے سینے سے لگ چکا تھا۔ عمران کا بازو ناداشنگو کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کے اس کلائی پر جما ہوا تھا جس میں ناداشنگو نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا چونکہ سچویشن ایسی تھی کہ عمران براہ راست اس کے مشین پسٹل پر نہ جھپٹ سکتا تھا کیونکہ ناداشنگو نے جس ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا وہ ہاتھ عمران کی طرف سے مخالف سمت میں تھا اس لئے عمران نے جھٹکا دے کر اسے اپنی طرف کھینچا اور ناداشنگو گھوم کر اس کے سینے سے آ لگا اور عمران کا ہاتھ اس کی کلائی پر جم گیا۔ ناداشنگو نے یکلخت اچھل کر اپنے آپ کو چھڑانا چاہا لیکن ظاہر ہے عمران کی گرفت میں آجانے کے بعد اس کا نکل جانا ناممکن ہی تھا۔ عمران نے ایک جھٹکے سے اس کا مشین پسٹل والا بازو اوپر کو اٹھانا چاہا اور اسی لمحے ناداشنگو کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر ایک جھٹکے سے نیچے گرا۔ شاید عمران کی گرفت اس قدر طاقتور تھی کہ

دبنے کی وجہ سے اس کی انگلیاں خود بخود سیدھی ہو گئیں۔ مشین پسٹل کے فرش پر گرنے کی آواز سنتے ہی عمران نے یکلخت ایک زوردار جھٹکا دے کر تڑپتے اور زور لگاتے ہوئے ناداشنگو کو آگے کی طرف اچھال دیا۔ عمران کو خطرہ تھا کہ کہیں وہ پیر مار کر مشین پسٹل کو دور نہ اچھال دے۔ اس طرح عمران کی اب تک کی ساری پلاننگ ہی فیل ہو جاتی۔ ناداشنگو زوردار جھٹکا لگنے سے بے اختیار آگے کی طرف دوڑتا چلا گیا اور عمران مشین پسٹل اٹھانے کے لئے تیزی سے لپکا لیکن جب تک وہ مشین پسٹل اٹھاتا ناداشنگو دوڑتا ہوا اس دروازے نما خلا سے باہر سرنگ میں پہنچ کر گھوم چکا تھا۔ عمران نے مشین پسٹل ہاتھ میں آتے ہی تیزی سے اپنے پیروں سے بندھی ہوئی زنجیروں پر فائر کھولا لیکن دوسرے لمحے ٹرچ کی آواز سنائی دی اور عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ مشین پسٹل کا چیمبر خالی ہو چکا تھا۔ عمران کے ہونٹ بری طرح بھنچ گئے۔ قسمت ہر لمحے پر اس کا ساتھ چھوڑ رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کاش اسے پہلے معلوم ہو جاتا کہ مشین پسٹل خالی ہے تو وہ اس ناداشنگو کو زندہ نہ چھوڑتا کیونکہ اب ناداشنگو کسی بھی لمحے کوئی گن لے کر واپس آ سکتا تھا اور ان زنجیروں کو توڑنے کے لئے کافی وقت چاہیے تھا۔ عمران کا ذہن یکلخت جیسے ماؤف سا ہو گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ آخر وہ کس طرح اپنے آپ کو آزاد کرائے کہ اسی لمحے خلا کی سائیڈ سے مشین گن کی نال جھانکتی

ہوئی دکھائی دی۔ عمران کا خدشہ درست نکلا تھا۔

عمران نے مشین پسٹل کا ٹریگر بار بار دبانا شروع کر دیا اور مشین پسٹل سے مسلسل ٹرچ ٹرچ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ عمران نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تاکہ ناواشنگو کو اطمینان ہو جائے کہ مشین پسٹل خالی ہے۔ ورنہ جس انداز میں اس مشین پسٹل کی موجودگی کی وجہ سے ڈر کر فائر کھولنا چاہتا تھا عمران لازماً اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو جاتا لیکن خالی پسٹل کی آواز سن کر ناواشنگو لازماً سامنے آ جاتا اور وہی ہوا جیسے ہی کمرے میں خالی مشین پسٹل کی ٹرچ ٹرچ کی آوازیں گونجیں ناواشنگو مشین گن اٹھائے اچھل کر اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید نفرت کے آثار نمایاں تھے۔

"ہا۔ ہا۔ دیکھا مقدس بدھ کی کرامات ——— تم نے مجھ سے دھوکہ کیا تو تمہارا پستول ہی خالی ہو گیا۔ ہا۔ ہا۔ اب بھگتو دھوکے کی سزا" ——— ناواشنگو نے مسرت سے بھرپور لہجے میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بھی مقدس بدھ کی قسم کھا کر دھوکہ کیا ہے اس لئے تمہاری مشین گن کا چیمبر بھی خالی ہے۔ بیشک دیکھ لو" ——— عمران نے بڑے پُریقین لہجے میں کہا اور ناواشنگو کی نظریں بے اختیار مشین گن کے چیمبر کی طرف جھکی ہی تھیں کہ عمران کا وہ ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ جس میں خالی مشین پسٹل موجود تھا۔ بھاری مشین پسٹل اڑتا ہوا پوری قوت سے ناواشنگو کی ناک پر پڑا اور ناواشنگو چیخ مار کر پُشت کے بل اُلٹ کر گرا۔ اس کے جسم نے چونکہ اضطراری طور پر پیچھے کی طرف جھٹکا کھایا تھا اس لئے اس کے ہاتھوں سے مشین گن نکل کر قدرے آگے کی طرف گری اور پھر اس سے پہلے کہ ناواشنگو نیچے گر کر کھڑا ہوتا عمران نے آگے کی طرف جھک کر مشین گن پر قبضہ کر لیا۔

"اب اُٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور سنو اگر ذرا بھی غلط حرکت کی تو گولیوں سے بھون ڈالوں گا" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ناواشنگو ضرب کھا کر کھڑا ہو گیا۔ مشین پسٹل کی ضرب اس کی ناک پر اتنی قوت سے پڑی تھی کہ وہ پچک گئی تھی اور اس کی ناک سے خون نکل کر ان کے منہ اور ٹھوڑی سے بہتا ہوا نیچے گردن تک جا رہا تھا۔ ناواشنگو کی آنکھیں بیک وقت تکلیف اور خوف سے سکڑ سی گئی تھیں۔

"مجھے مت مارو ——— مجھے مت مارو ——— تمہیں مقدس بدھ کی قسم مجھے مت مارو۔ میں اب تمہارے ساتھ کبھی کوئی دشمنی نہ کروں گا" ——— سامنے اٹھی ہوئی مشین گن دیکھتے ہی ناواشنگو نے اونچی آواز میں روتے ہوئے بلکہ گنگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران اس آدمی کی عجیب و غریب ذہنیت پر حیران رہ گیا کہ خطرے کا احساس ہوتے ہی وہ روتے، گھگھیانے اور قسمیں اٹھانا شروع کر دیتا ہے لیکن موقع ملتے ہی طوطے کی طرح آنکھیں بدل لیتا ہے۔

"کونے میں جا کر دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ"

چلو ورنہ میں ٹریگر دبا دوں گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ مجھے نہیں مارو گے"۔۔۔۔۔۔ ناداشنگو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"جاؤ دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ"۔۔۔۔ عمران نے پہلے سے کہیں زیادہ غصیلے لہجے میں کہا تو ناداشنگو کا جسم یکلخت اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا بخار چڑھ گیا ہو۔ دوسرے لمحے وہ گھٹنوں کے بل وہیں فرش پر ہی ڈھیر ہو گیا۔

"وعدہ کر لو مجھے مت مارو گے۔ میں ہمیشہ تمہارا غلام بن کر رہوں گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ بڑے لاما کے اسٹوپے کی قسم میں تمہارا غلام بن کر رہوں گا"۔۔۔۔۔۔ ناداشنگو نے انتہائی خوف سے کانپتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت عمران کے سامنے سجدے میں گر گیا۔

"اچھا وعدہ۔۔۔۔ جب تک تم میرے ہر حکم کی تکمیل غلاموں کی طرح کرتے رہو گے میں تمہیں نہیں ماروں گا"۔۔۔۔۔۔ ناداشنگو کی حالت اس قدر ابتر ہو گئی تھی کہ عمران کو مجبوراً وعدہ کرنا پڑا۔ ظاہر ہے اب وہ خوف سے بری طرح کانپتے ہوئے شخص پر تو گولی چلانے سے رہا۔ اس نے اسے فوری طور پر گولی بھی اس لئے نہ ماری تھی کہ وہ اس وقت تک اسے زندہ رکھنا چاہتا تھا جب تک وہ اس کی مدد سے وہ شیشی نہ تلاش کر سکے جس

کے قطرے اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لا سکتے تھے کیونکہ اب تک وہ یہ نہ سمجھ سکا تھا کہ بجلی کی طرح چمکنے والی ایسی کونسی ریز تھیں جن کی وجہ سے وہ پلک جھپکنے میں بیہوش ہو گئے تھے اور صرف بیہوش ہی ہوئے تھے۔ ان کے جسم مفلوج نہ ہوئے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ ناداشنگو نے یقیناً وہ شیشی دیکھی ہوگی جس سے اسے ہوش میں لایا گیا تھا لیکن اب اسے یہ شیشی مل نہیں رہی۔ عمران چاہتا تھا کہ اپنے پیر آزاد کرا کر وہ ناداشنگو پر سوالات کر کے وہ شیشی ڈھونڈھ نکالے ورنہ سارے ساتھیوں کی اس قدر طویل بیہوشی ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔

"میں غلاموں کی طرح تمہارے ہر حکم کی تعمیل کروں گا"۔ ناداشنگو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلو اس دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جاؤ، جلدی کرو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس بار واقعی ناداشنگو اس کے حکم کی تعمیل میں دوڑتا ہوا دیوار کی طرف گیا اور دیوار سے لگ کر کسی بت کی طرح ساکت کھڑا ہو گیا۔

عمران نے مشین گن نیچے کی اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی زنجیر کے ٹکڑے ہو گئے۔ عمران نے ایک نظر ناداشنگو کو دیکھا لیکن وہ اسی طرح بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ عمران نے مشین گن کا رخ بدلا اور ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی دوسرے پیر کے ساتھ بندھی ہوئی

زنجیر کے ٹکڑے اڑے اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے قدم آگے بڑھا دیئے۔ اس بار واقعی ان زنجیروں کی قید سے رہائی اس کے لئے مسئلہ بن کر رہ گئی تھی۔

" اب چلو میرے ساتھ اور مجھے دکھاؤ کہ کونسی شیشی سے انہوں نے تمہارے حلق میں قطرے ڈالے تھے "۔۔۔ عمران نے ناواشنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ تو یہ ہے ۔۔۔ فرش پر پڑی نیلی شیشی ۔۔۔ لیکن یہ تو خالی ہے "۔۔۔ ناواشنگو نے فرش پر پڑی ہوئی سائنیائیڈ کی شیشی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" تم چلو تو سہی ۔۔۔ چلو آگے بڑھو "۔۔۔ عمران نے کہا اور ناواشنگو سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور جب وہ دروازے والے خلا تک پہنچا تو عمران مشین گن اٹھائے اس کے عقب میں ہو گیا۔ وہ بے حد چوکنے انداز میں چل رہا تھا کیونکہ اب اسے اس ناواشنگو کی کسی بات پر اعتماد نہ تھا۔

سرنگ کچھ دور آگے جا کر ایک ہال نما کمرے پر ختم ہو گئی تھی۔ اس کا دروازہ بھی اسی طرح خلا کی صورت میں تھا۔ عمران جب اس ہال میں داخل ہوا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہ ہال نما کمرہ ایک جدید قسم کے مشین روم اور لیبارٹری کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ دیواروں اور چھت سے تو یہی اندازہ ہوتا تھا کہ یہ کمرہ سرنگ کی طرح انتہائی قدیم زمانے میں تیار کیا گیا ہے لیکن اس کے اندر موجود مشینری اور دوسرا سامان بے حد جدید تھا۔

" اس کرشن کے ساتھی تو یہاں نظر نہیں آ رہے "۔۔۔ عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہ ادھر کمرے میں ہیں۔ وہاں بہت سا اسلحہ بھی ہے "۔ ناواشنگو نے انتہائی دائیں کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں ویسے ہی دروازے کا خلا نظر آ رہا تھا۔

" بتاؤ یہ نیلی شیشی تم نے کہاں سے اٹھائی تھی "۔۔۔ عمران نے کہا اور ناواشنگو تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھا جس میں کافی تعداد میں مختلف شیشیاں پڑی تھیں۔

" انہوں نے میرے سامنے یہیں رکھی تھی وہ شیشی ۔۔۔ مجھے یہاں فرش پر ہوش آیا تھا۔ انہوں نے مجھے رسیوں سے باندھ رکھا تھا "۔۔۔ ناواشنگو نے کہا اور عمران غور سے ان شیشیوں کو دیکھنے لگا لیکن ان میں کوئی نیلے رنگ کی شیشی نہ تھی۔

" کیا وہ شیشی نیلے رنگ کی تھی "۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" ہاں ایسی ہی ۔۔۔ بالکل ایسی ہی تھی۔ بلکہ وہی تھی شاید اس میں چند ہی قطرے تھے پھر وہ خالی ہو گئی "۔۔۔ ناواشنگو نے کہا۔

عمران نے ایک شیشی اٹھائی، اسے کھولا تو وہ چونک پڑا کیونکہ یہ شیشی بھی خالی تھی۔

" اوہ اس میں تو ساری شیشیاں ہی خالی پڑی ہیں "۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اوپر تلے

ایک خانے کو دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں ایک شیشی کی اوٹ میں پڑی ہوئی بالکل اسی طرح کی گہرے نیلے رنگ کی شیشی پر پڑ گئیں۔ اس پر بھی اسی طرح الفاظ تھے جیسے سائنائیڈ والی شیشی پر تھے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھایا۔ اس پر اینٹی الیٹان ریز کے الفاظ درج تھے اور عمران کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھری سانس نکل گئی کیونکہ اب نام سامنے آنے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں الیٹان ریز سے ہی بیہوش کیا گیا ہے۔ الیٹان ریز دماغی آپریشنوں کے لئے انتہائی اعلیٰ ترین ہسپتالوں میں استعمال کی جاتی تھیں۔ عمران نے اس کے متعلق پڑھا تو ضرور تھا لیکن اسے ان ریز کی اصل ماہیت اور خصوصیت کے بارے میں تفصیل سے پڑھنے کا موقع نہ ملا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اس ریز کو فوری طور پر نہ سمجھ سکا تھا۔ عمران نے شیشی کا ڈھکنا کھولا تو شیشی بھری ہوئی تھی۔

" آؤ میرے ساتھ "۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مشین گن اب اس کے کاندھے سے لٹک رہی تھی کیونکہ اب وہ آزاد ہو چکا تھا اور اب ناواشنگو چاہنے کے باوجود اس کا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا۔ ناواشنگو کا رویہ بھی بالکل غلاموں جیسا ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود عمران نے اسے واپس ساتھیوں والے کمرے تک لے جاتے ہوئے اپنے سے آگے ہی رکھا تھا۔

" یہ لو شیشی اور اس کے چند قطرے جولیا کے حلق میں

ڈال دو "۔۔۔ عمران نے کمرے میں پہنچ کر شیشی ناواشنگو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" یہ تھی وہ شیشی لیکن ۔ ۔ ۔ ۔ "۔۔۔ ناواشنگو نے ایسے لہجے میں پوچھا جیسے اسے اب تک یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی غلط شیشی اٹھا لایا تھا اور یہ واقعی جولیا کی قسمت تھی کہ وہ شیشی خالی تھی ورنہ تو جولیا اس غلط شیشی کے نتیجے میں لازماً اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو "۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

" حکم کی تعمیل ہو گی آقا "۔۔۔ ناواشنگو نے واقعی غلاموں جیسے لہجے میں کہا اور پھر اس نے شیشی کا ڈھکنا کھولا۔ ایک ہاتھ سے جولیا کے جبڑے بھینچے اور اس کا منہ کھلتے ہی اس نے شیشی کو ذرا سا ٹیڑھا کیا تو اس میں سے نیلگوں رنگ کے محلول کے قطرے جولیا کے حلق میں گرنے لگے۔

" بس کرو "۔۔۔ عمران نے پانچ قطرے گرنے کے بعد کہا اور ناواشنگو نے شیشی سیدھی کر دی۔

" اس پر ڈھکنا لگا دو "۔۔۔ عمران نے کہا اور ناواشنگو نے خاموشی سے ڈھکن بند کر دیا۔ عمران غور سے جولیا کو دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں تک تو جولیا اسی طرح بے حس و حرکت پڑی رہی جیسے پہلے تھی لیکن چند لمحوں بعد اس کے جسم میں ہلکی سی حرکت عمران کو محسوس ہونے لگی اور عمران نے اطمینان

بھرا سانس لیا۔ اسے خطرہ بھی تھا کہ کہیں وہ کوئی غلط دوا استعمال نہ کر رہا ہو لیکن اب جولیا کے جسم میں حرکت دیکھ کر اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ اس کا خیال درست ثابت ہوا ہے واقعی انہیں ایلٹان ریز سے بیہوش کیا گیا ہے۔ ویسے ایلٹان ریز کا اس طرح کا استعمال اس کے لئے ایک نئی بات تھی۔ کیونکہ جہاں تک اس نے پڑھا تھا کہ ایلٹان ریز انتہائی اثر والی ریز تھی اس سے دماغی خلیے سو جاتے تھے اور آپریشن اطمینان سے ہو سکتا تھا اور اس کے لئے بھی ایلٹان ریز کے چارجر کو انسانی کھوپڑی کے اندر ایک سوئی کی مدد سے فلیش کیا جاتا تھا لیکن یہاں تو ایک بڑے رقبے میں کتنے سارے افراد فوری طور پر بیہوش ہو گئے تھے۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ روسیاہ نے ایلٹان ریز کو مخصوص تجربات کی مدد سے انتہائی طاقتور بنا لیا تھا۔

اسی لمحے جولیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"جولیا اٹھو!" ——— عمران نے کہا اور جولیا کا شعور عمران کی آواز سن کر ایک جھٹکے سے جاگ اٹھا۔ اس نے چونک کر دیکھا اور پھر تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"اوہ یہ کیا ——— یہ سب بندھے ہوئے ہیں اور میرے ہاتھوں اور پیروں میں بھی زنجیروں کے ٹکڑے موجود ہیں۔" جولیا نے حیرت بھرے انداز میں زنجیروں سے جکڑے ہوئے اپنے باقی ساتھیوں کی طرف اور خود اپنے بازوؤں میں موجود

ہتھکڑیوں نما حلقے ان سے منسلک زنجیروں کے ٹکڑوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران کو دور سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے کوئی ٹرانسمیٹر کال ہو رہی ہو۔

"پوری طرح ہوشیار ہو جاؤ جولیا ——— ابھی ہم خطرے میں ہیں!" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور خطرے کا لفظ سن کر جولیا اضطراری طور پر اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"خطرہ ——— کیسا خطرہ!" ——— جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"یہ مشین گن سنبھالو۔ ناواشنگو کے پاس جو شیشی ہے اس میں سے ہر ساتھی کے حلق میں پانچ پانچ قطرے ڈالو تاکہ یہ ہوش میں آسکیں اور پھر مشین گن سے ان کی زنجیریں توڑ ڈالو۔ ناواشنگو سے ہوشیار رہنا۔ اس نے پہلے بھی دھوکہ دیا تھا۔ اب دوبارہ بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔ کوئی ٹرانسمیٹر کال کر رہا ہے۔ میں ذرا اٹنڈ کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اور مسئلہ سامنے آجائے!" ——— عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا لیکن اپنی مقامی زبان میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تاکہ ناواشنگو سمجھ نہ سکے۔

"اوہ اچھا!" ——— جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور مشین گن عمران کے ہاتھوں سے لے لی۔

"ناواشنگو اب تم نے جولیا کے احکامات کی تکمیل کرنی ہے۔ اور سنو اگر تم نے ذرا بھی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو میں تو لحاظ کر جاتا ہوں۔ یہ جولیا لحاظ نہیں کرے گی!" ———

عمران نے سخت لہجے میں ناواشنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی آقا" ——— ناواشنگو نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اس مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔ ٹرانسمیٹر کی آواز اور کسی کی کال اب بھی سنائی دے رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو باس راسکوف کالنگ کرشن اوور" ———

عمران کے قریب جانے پر واضح آواز سنائی دی۔ یہ ایک کونے میں رکھے ہوئے باکس سے نکل رہی تھی جس پر سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا سپیشل ٹرانسمیٹر ہے۔

"ہیلو ہیلو باس راسکوف کالنگ کرشن اوور" ———

کال مسلسل دی جا رہی تھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس کرشن اٹنڈنگ اوور" ——— عمران نے کرشن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی کرشن اوور" ——— دوسری طرف سے راسکوف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں پوچھا۔

"صورت حال ہی ایسی ہو گئی تھی۔ بہر حال کامیابی مبارک ہو باس اوور" ——— عمران نے جان بوجھ کر مبہم سی بات کی البتہ کامیابی کا لفظ استعمال کرنے کی وجہ سے اس نے اپنے لہجے

میں مسرت کی مخصوص کپکپاہٹ ضرور پیدا کر لی تھی۔ باس راسکوف اس سے تفصیل پوچھ رہا تھا اور عمران سوچ رہا تھا کہ اس قدر جدید مشینری کے استعمال کی وجہ سے وہ کیا جواب دے کیونکہ ہو سکتا تھا کہ وہ لوگ کسی مشین کے ذریعے چیکنگ کر لیں اور پھر اس نے بالکل اسی طرح تفصیل بتانی شروع کر دی جیسے کہ واقعات پیش آئے تھے۔ الیٹان ریز چارجر کا ذکر اس نے جان بوجھ کر کیا تھا تاکہ راسکوف کو کوئی شک پیدا نہ ہو سکے۔ اور وہ اس کے کرشن ہونے کا مکمل یقین کر سکے۔ البتہ اس نے اپنے ہوش میں آنے کے بعد کی کہانی میں ذرا سی ترمیم کرتے ہوئے اسے بتایا کہ ناواشنگو بھی مر چکا ہے۔ پھر راسکوف نے جب کیموفلاجنگ ختم کرنے اور اس میں ایک گھنٹہ تک جانے اور آسٹر ولو پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی چیکنگ کی بات کی تو عمران کی ساری الجھن دور ہو گئی کیونکہ وہ اس کیموفلاجنگ کی تکنیک جانتا تھا جس کے دور کرنے میں ایک گھنٹہ لگ سکتا تھا۔ یہ فول پروف کیموفلاجنگ کہلاتی تھی کہ اس کے بعد کوئی چیز حتیٰ کہ کوئی ریز اور ریڈیائی لہریں تک اس کیموفلاجنگ کو کراس نہ کر سکتی تھیں۔ یہ ٹرانسمیٹر شاید کوئی خاص ایجاد تھی جو اس قسم کی کیموفلاجنگ کے باوجود کام کر رہا تھا۔ اب عمران نے اطمینان بھرے انداز میں بات چیت شروع کر دی۔ کرشن اور اس کے سارے ساتھی مر چکے تھے۔ اس لئے عمران نے کوشش کی کہ کسی طرح یہ راسکوف اڈے سے

نکل کر یہاں آ جائے۔ پھر اس کے لئے اس اڈے میں گھس کر اس کی تباہی آسان ہو سکتی تھی لیکن یہ ناسکوف ضرورت سے کچھ زیادہ ہی محتاط آدمی ثابت ہو رہا تھا کہ وہ باہر نکلنے پر کسی طرح بھی تیار نہ تھا لیکن بہرحال اب عمران اپنے ذہن میں ایک منصوبہ تیار کر چکا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایک گھنٹہ کے دوران ان کی سرگرمیوں کو بہرحال اڈے کے اندر موجود افراد کسی طرح بھی چیک نہ کر سکیں گے اور ایک گھنٹہ کی مدت اس کے لئے کافی تھی چنانچہ ٹرانسمیٹر کال آف ہوتے ہی وہ تیزی سے اس طرف کو مڑ گیا جدھر ناداشنگو نے بتایا تھا کہ کرشن کے ساتھیوں کی لاشیں بھی موجود ہیں اور اسلحہ خانہ بھی ہے۔ یہ بھی ایک بڑا کمرہ تھا اور اندر داخل ہوتے ہی عمران ٹھٹک کر رک گیا۔ کیونکہ وہاں واقعی کرشن کے ساتھیوں کی لاشیں بھی پڑی تھیں اور ان کے بیگ بھی موجود تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ریکوں میں جدید ترین اسلحے کی خاصی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ ایک سائیڈ پر مخصوص ساخت کی ایک الماری بھی پڑی تھی جس پر تالا لگا ہوا تھا۔ یہ تالا نمبروں والا تھا۔ عمران نے ایک ریک سے مشین پسٹل اٹھایا اس کا میگزین چیک کیا اور پھر اس نے سائیڈ پر ہو کر تالے پر فائر کھول دیا۔ تالے کے پرخچے اڑ گئے عمران نے اس زاویے پر رکھ کر فائرنگ کی تھی کہ نہ تو الماری کے اندر موجود کسی چیز کا نقصان ہو اور نہ ہی اسلحے کے ریکوں تک گولیاں جا سکیں۔ اس لئے اس کی فائرنگ سے صرف

تالا ہی ٹوٹا اور کوئی خطرناک صورت حال پیدا نہ ہوئی۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور الماری کے پٹ ایک جھٹکے سے کھول دیئے۔ بڑی الماری کے تین خانے تھے اور ان میں سے دو میں میزائلوں کے سپیئر پارٹس باکسز میں بند پڑے تھے جبکہ ایک خانے میں سرخ رنگ کا ایک بڑا سا باکس موجود تھا۔ عمران نے یہ باکس کھولا تو دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار مسرت بھری قلقاری سی نکل گئی۔ باکس کے اندر مخصوص قسم کے سیلوفین میں لپٹا ہوا ایک چوکور ڈبہ پڑا ہوا تھا۔ جس کی سائیڈ میں اس کا ریموٹ کنٹرولر بھی تھا۔ یہ باکس دراصل دنیا کا سب سے تباہ کن ڈائنا منٹ چارجر تھا۔ ڈائنا منٹ کی دس ہزار ڈائنوں کی مجموعی طاقت سے بھی اس کی طاقت زیادہ تھی۔ باکس میں ایک اور خانہ بھی تھا لیکن وہ خالی تھا اور اس کی خالی جگہ بتا رہی تھی کہ اس باکس میں صرف ڈائنا منٹ چارجر تھے جن میں سے ایک استعمال کیا جا چکا ہے اور عمران سمجھ گیا تھا کہ اسے کہاں استعمال کیا گیا ہو گا۔ اس ڈائنا منٹ چارجر جسے کوڈ میں ڈبلیو ڈبلیو کہا جاتا تھا کو اڈے کے لئے زمین کھودنے کے لئے استعمال کیا گیا ہو گا۔ اس کی رینج بے حد وسیع تھی اور گہرائی میں بھی یہ بہت دور تک کام کرتا تھا۔ اس لئے اڈے کے لئے وسیع اور انتہائی گہرا گڑھا کھودنے کی بجائے زمین کا ایک چھوٹا سا حصہ کھود کر اس میں یہ ڈبلیو ڈبلیو لگا دیا ہو گا اور اس کے بعد ریموٹ کنٹرولر سے اسے چارج

کیا گیا ہوگا تو وسیع رقبہ سے وسں کنووٴں سے بھی زیادہ گہرائی تک کی مٹی اور اس کے اوپر موجود درخت فضا میں انتہائی بلندی تک جاکر بکھر گئے ہوں گے۔ اس طرح صرف چند گھنٹوں میں وہ کام ہوگیا ہوگا جس کے لئے کم از کم ایک دو سال کا عرصہ لگتا تھا۔ چونکہ یہ اڈے کے لئے انتہائی خطرناک چیز بھی ثابت ہوسکتی تھی اس لئے اسے اڈے سے دور یہاں رکھا گیا تھا اور شاید اسی لئے ڈبل سیٹ لگایا گیا تھا تاکہ اگر کسی بھی وجہ سے ایک سیٹ کام نہ کرے تو دوسرا کام کرسکے۔ بہرحال یہ ڈبلیو ڈبلیو اس وقت عمران کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ تھا۔ اگر وہ اڈے کے اندر اسے کسی بھی جگہ چھپا کر رکھ دیتا اور پھر دور سے اسے چارج کر دیتا تو پورا اڈہ بالکل اس طرح غائب ہوجاتا جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو۔ اس کی طاقت اس قدر زیادہ تھی کہ بڑے سے بڑے پہاڑ کو فضا میں ذروں کی صورت میں بکھیر سکتا تھا۔ عمران نے ڈبلیو ڈبلیو اٹھا کر ایک جیب میں اور اس کا کنٹرولر دوسری جیب میں ڈالا اور پھر باکس اور الماری کے پٹ بند کرکے وہ جیسے ہی مڑا اس نے قدموں کی آوازیں تیزی سے مشین روم کی طرف آتی ہوئی سنیں۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا میٹنگ روم تک پہنچا تو جولیا سارے ساتھیوں سمیت مشین روم میں داخل ہوئی، ٹائیگر بھی ساتھ تھا۔

"میں نے فائرنگ کی آوازیں سنی تھیں"۔۔۔۔ جولیا

نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"فائرنگ نہیں آہوں کی آوازیں سنی ہوں گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آہیں ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہوکر پوچھا۔

"یہ وہ خاص آواز ہوتی ہے جو ہمارے دل عاشق سے اس طرح مسلسل نکلتی رہتی ہے کہ جیسے مشین گن کی فائرنگ ہو رہی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب ممبروں کے چہروں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔

"تمہیں اس حالت میں بھی مذاق سوجھ رہا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا ہوا ۔۔۔ کیا جنس بدل گئی ہے۔ اوہ پھر تو واقعی بچارے تنویر کے لئے مسئلہ بن گیا"۔۔۔۔ عمران نے دائرے کی صورت میں آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے تو اس وقت مسئلہ بنے گا جب تمہاری جنس بدلنا تو ایک طرف کوئی جنس رہے گی ہی نہیں اور وہ وقت اب تیزی سے قریب آتا جا رہا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب آپ نے وہ واقعات نہیں بتائے جو ہماری بیہوشی کے دوران پیش آئے تھے"۔۔۔۔ صفدر نے جلدی سے موضوع بدلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" بیہوشی کے عالم میں تو بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ آپریشن ہوسکتا ہے اور میں نے سنا ہے آج کل ایسے آپریشن بہت کامیاب ہورہے ہیں۔ ویسے تنویر کو تو تجربہ ہوگا۔ وہ زیادہ تفصیل بتا سکتا ہے۔" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر اور جولیا کے علاوہ باقی سب افراد کے حلق سے ہلکے ہلکے قہقہے نکل گئے کیونکہ وہ عمران کا لطیف اشارہ بخوبی سمجھ گئے تھے۔

" آقا ـــ کیا آپ مجھے اجازت دیں گے۔ میں واپس جانا چاہتا ہوں۔" ـــــ اچانک ایک طرف خاموش کھڑے ناواشنگو نے کہا۔ اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

" ابھی نہیں ـــــ ابھی تو تم نے ہمیں اس سرنگ سے باہر لے جانا ہے اور پھر اس جگہ کی نشاندہی کرنی ہے جہاں ان سفید فاموں نے اڈہ بنایا ہوا ہے۔" ـــــ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے میں حکم کی تعمیل کروں گا ـــ آؤ میرے ساتھ۔" ـــــ ناواشنگو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس مشین روم کی دائیں طرف والی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ دیوار کے قریب جاکر اس نے دیوار کے ایک بڑے سے پتھر کی ایک سائیڈ پر دونوں ہاتھ رکھ کر زور سے دبایا ہو تو دوسرے لمحے زوردار گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار کا درمیان کا ایک چٹان نما بڑا سا پتھر تیزی سے زمین کے اندر غائب

ہوگیا اور اب وہاں ایک ڈھلوانی راستہ اوپر کو جاتا صاف دکھائی دے رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی باہر کی تازہ ہوا بھی کمرے میں داخل ہوئی۔

" آئیے۔" ـــــ ناواشنگو نے کہا اور اس ڈھلوانی راستہ پر بڑھنے لگا۔

" جوزف اور جوانا اس کمرے میں جاکر اپنے بیگ اٹھائیں اور باقی ساتھی وہاں موجود اسلحہ لے لیں۔" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود تیزی سے ناواشنگو کے پیچھے چلتا ہوا اس ڈھلوانی راستے کے ذریعے اوپر جنگل کے کھلے حصے میں پہنچ گیا۔ یہ جنگل واقعی انتہائی قیمتی عمارتی لکڑی سے بھرا ہوا تھا۔ جنگل خاصا گھنا تھا۔ عمران ادھر اُدھر دیکھتا رہا۔

" وہ کونسی جگہ ہے ـــ جہاں اڈہ ہوسکتا ہے۔" ـــــ عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ ڈبلیو ڈبلیو دیکھنے کے بعد اس کے ذہن میں اڈے کی تعمیر کی جو تصویر ابھری تھی اس کے مطابق وسیع علاقے پر کوئی درخت نہ ہوگا کیونکہ ڈبلیو ڈبلیو کے چارج ہونے کے بعد اس جگہ کسی درخت کے باقی رہ جانے کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا لیکن یہاں تو گھنا جنگل تھا جو دور دور تک اسی انداز میں پھیلا ہوا نظر آرہا تھا۔

" میں نے ایک بار ایک سفید فام کو ایک جھاڑی سے

نکلتے دیکھا تھا۔ میں آپ کو وہاں تک لے جا سکتا ہوں ''۔۔۔۔ ناداشنگو نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس کے ساتھی اسلحے سے لدے پھندے باہر آئے تو عمران انہیں ساتھ لے کر ناداشنگو کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگا۔

دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ناروف پاگلوں سے انداز میں دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور بوکھلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

'' باس باس غضب ہو گیا ہے ''۔۔۔۔ ناروف نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

'' کیا ہوا ''۔۔۔۔ راسکوف اس کی پریشانی اور بوکھلاہٹ دیکھ کر خود بھی بوکھلا کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

'' باس عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں اور کرشن اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں اور عمران اور اس کے ساتھی ناداشنگو کے ساتھ ہمارے اڈے کی طرف بڑھ رہے

ہیں ''۔۔۔۔ ناروف نے اسی طرح تقریباً چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

'' کیا ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خود کرشن سے بات کی ہے ''۔۔۔۔ راسکوف نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

'' آئیے میرے ساتھ جلدی کیجیے ''۔۔۔۔ ناروف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ راسکوف بھی جلدی سے اس کے پیچھے لپکا اور پھر وہ دونوں ایک راہداری میں تقریباً دوڑتے ہوئے راہداری کے اختتام پر ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئے۔ اس کمرے کے ایک کونے میں ایک بڑی سی مشین دیوار کے ساتھ نصب تھی جس کے سامنے دو روسیاہی کھڑے تھے۔

'' یہ دیکھئے ڈبلیو ڈبلیو سپیشل چیکنگ مشین کیا دکھا رہی ہے ''۔ ناروف نے مشین کے درمیان موجود بڑی سی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور راسکوف کی نظریں جیسے ہی اس پر پڑیں اس کی آنکھیں تیزی سے پھیلتے لگیں۔ سکرین پر مکڑی کے جنگل میں واقعی عمران اور اس کے ساتھی ناداشنگو کے پیچھے چلتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

'' اوہ ۔۔۔ اوہ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ کرشن اور اس کے ساتھی ۔۔۔ اور اس کا مطلب ہے کہ ڈبلیو ڈبلیو اس عمران کے قبضے میں پہنچ چکا ہے ''۔۔۔۔ راسکوف کے لہجے میں

گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

" یس باس ڈبلیو ڈبلیو اور اس کا ریموٹ کنٹرولر اس وقت عمران کی جیب میں ہے۔ ڈبلیو ڈبلیو کا باکس کھلتے ہی سپیشل چیکنگ مشین نے کام شروع کر دیا اور اس میں موجود الفاتن ریز نے پورے ماحول کو یہاں پیش کر دیا۔ میں فلم ریوائنڈ کرتا ہوں آپ دیکھ لیں "۔۔۔۔ ناروف نے کہا اور پھر اس نے مشین کے سامنے کھڑے ہوئے ایک روسیاہی کو اشارہ کیا تو اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیا چند لمحوں بعد اس نے دوبارہ بٹن دبایا تو منظر ایک جھٹکے سے بدل گیا اور اب منظر میں عمران مخصوص ساخت کی الماری کے سامنے کھڑا نظر آرہا تھا اور کمرے میں پڑی ہوئی کرسٹن کے ساتھیوں کی لاشیں بھی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ پھر عمران نے ہاتھ بڑھا کر ڈبلیو ڈبلیو اور اس کے ریموٹ کنٹرولر کو باکس سے اٹھا کر اپنی دو جیبوں میں رکھا اور مڑ کر وہ مشین روم کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے مشین روم کے اس دروازے پر جو سرنگ کی طرف سے آتا تھا عمران کے ساتھی مشین روم میں داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے لیکن الفاتن ریز آوازوں کو ٹرانسمٹ نہ کر رہی تھیں۔ اس لئے ان کے صرف لب ہلتے ہی نظر آتے تھے۔ آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ پھر ناواشنگو نے آگے بڑھ کر راستہ کھولا اور ناواشنگو اور اس کے پیچھے عمران جنگل سے باہر آگئے۔ البتہ اس

کے ساتھی اندر ہی رہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی بھی باہر آگئے اور پھر وہ ناواشنگو کی رہنمائی میں آگے بڑھنے لگے۔ ناروف نے ایک بٹن دبایا تو سکرین پر جھماکے سے ایک بار پھر منظر بدلا اور عمران اور اس کے ساتھی جنگل میں ایک جگہ کھڑے دکھائی دیئے۔

" یہ سپیشل وے کے دھانے پر کھڑے ہیں باس "۔۔۔۔ روف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں میں نے دیکھ لیا ہے ۔۔۔۔ تم ایسا کرو فوراً کیمو فلاجنگ اوف کرنے کے آرڈر منسوخ کر کے اب تک ختم ہونے والی و فلاجنگ کو دوبارہ شروع کرا دو تاکہ یہ لوگ کسی بھی طرح ے سے اندر داخل نہ ہو سکیں "۔۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

" باس ریز کیمو فلاجنگ آف ہو جانے کی وجہ سے تو ان ری باتوں کا علم ہوا ہے۔ اگر ہم نے دوبارہ مکمل کیمو فلاجنگ ل کر دی تو پھر الفاتن ریز بھی کام نہ کریں گی۔ اس طرح ہم ل اندھیرے میں ہوں گے "۔۔۔۔ ناروف نے کہا۔

" تو پھر اس کا کیا حل ہے۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے ڈبلیو یو کو ٹرن آف کر دیا ہے یا نہیں "۔۔۔۔ راسکوف نے کہا۔ وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر سنبھال چکا تھا۔

" جی ہاں ۔۔۔۔ وہ تو اس مشین کے چلنے کی وجہ سے خود بخود آف ہو گیا ہے۔ اسی لئے تو اسے مشین سے مخصوص فاصلے رکھا گیا تھا تاکہ ٹرن آف ہو سکے ورنہ تو اس قدر خوفناک

چارجر کو اڈے سے دور رکھنے کا کوئی فائدہ بھی نہ تھا“۔۔۔ نارروف نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ میں سمجھ گیا۔ اب تم بتاؤ کہ ہمیں کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے۔ گو کرشن کی لاش تو نظر نہیں آئی لیکن جس طرح یہ لوگ پوائنٹ ٹو میں گھومتے پھر رہے ہیں اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ بھی ہلاک ہو چکا ہے“۔۔۔ راسکوف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”باس میرے ذہن میں تو صرف ایک ہی تجویز آئی ہے۔ ناواشنگو کو اگر استعمال کیا جائے تو وہ ان کا خاتمہ آسانی سے کر سکتا ہے ورنہ ہم خود تو باہر نکل کر ان ایجنٹوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کرشن اور اس کے ساتھیوں کو یہاں رکھنے کا یہی مقصد تھا وہ تو ناکام ہو گیا اور یہاں اب صرف انجینئرز سائنسدان اور ٹیکنیشن رہ گئے ہیں یا پھر عورتیں ہیں اور مکمل کیمو فلاجنگ ختم کرنے کا مطلب ہوا کہ یہ لوگ اندر آجائیں گے۔ اور میرا خیال ہے اگر ایک بار یہ خطرناک ترین لوگ اندر آگئے تو پھر صورت حال بے حد خطرناک بھی ہو سکتی ہے“۔۔۔ نارروف نے کہا۔ کرشن کی موجودگی میں تو وہ خاموش رہتا تھا لیکن اس وقت تو وہ کرشن سے بھی زیادہ تیزی سے بول رہا تھا۔

”کیا مطلب۔۔۔ میں سمجھا نہیں۔ ناواشنگو کو کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وہی تو شروع سے ان کی رہنمائی کر رہا ہے۔ اسی کی وجہ سے تو یہ لوگ سرنگ کے راستے یہاں تک پہنچے ہیں اور پھر ناواشنگو باہر ہے جبکہ ہم اندر ہیں“۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

”باس ناواشنگو کو جب شروع میں مشن کے آغاز کے لئے منتخب کیا گیا تھا تو پروفیسر برسکی نے اس کے ذہن کو ہپناٹزم سے کنٹرول کر کے اس کے لاشعور میں مخصوص اشارات ڈال دیئے تھے اور اب جبکہ ناواشنگو اڈے کے تقریباً اوپر موجود ہے پروفیسر برسکی کا علم اسے یہاں سے ٹیلی پیتھی کے ذریعے آسانی سے کنٹرول کر سکتا ہے“۔۔۔ نارروف نے کہا۔

”اوہ ویری گڈ۔۔۔ جلدی بلاؤ پروفیسر برسکی کو۔۔۔ تمہارے ذہن نے واقعی لاجواب ترکیب سوچی ہے“۔۔۔ راسکوف نارروف کی بات سن کر مسرت سے اچھل پڑا اور نارروف سر ہلاتا ہوا تیزی سے باہر چلا گیا۔ راسکوف دوبارہ سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی ایک درخت کے ساتھ کھڑے باتیں کر رہے تھے اور راسکوف سمجھ گیا کہ یہ شاطر عمران ان درختوں کے مصنوعی پن کو سمجھ گیا ہو گا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ عمران ایک درخت کو تھپتھپا رہا تھا۔ جس ایریے میں زیر زمین اڈہ تھا وہاں اوپر جنگل کی یکسانیت پیدا کرنے کے لئے روسیاہ کی ایک فیکٹری نے خصوصی طور پر ایسے مصنوعی درخت تیار کئے تھے جو یہاں موجود اصل درختوں سے اس قدر

مماثلت رکھتے تھے کہ جب تک انہیں خاص طور پر چیک نہ کیا جائے وہ اصل ہی لگتے تھے۔ اس طرح اڈے والی خالی جگہ بھی پُر ہوگئی تھی اور جنگل بھی ایک جیسا لگتا تھا لیکن جس طرح عمران درخت کو تھپتھپا رہا تھا اس انداز کو دیکھتے ہی راسکوف سمجھ گیا کہ اس نے ان نقلی درختوں کو چیک کر لیا ہے۔ گو صرف درخت ہی نقلی تھے کیونکہ جھاڑیاں تو خود بخود دوبارہ پیدا ہوگئی تھیں لیکن ظاہر ہے دھانے کا علم ہو جانے کے بعد نقلی درختوں کو لگانے کا اصل مقصد ہی بیکار ہو گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر ناواشنگو ان کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ لوگ کبھی بھی اڈے کو ٹریس نہ کر سکتے تھے۔ ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا اڈہ تک بخیر و عافیت پہنچ جانا ایک لحاظ سے اڈے کے تمام حفاظتی انتظامات کی مکمل ناکامی تھی۔ اگر ڈبلیو ڈبلیو کا باکس نہ کھلتا اور عمران اسے اپنی جیبوں میں نہ رکھ لیتا تو پھر واقعی اڈے کا خاتمہ یقینی تھا کیونکہ کیمو فلاجنگ مکمل طور پر ختم کر دی جاتی اور یہ خطرناک لوگ لازماً اندر داخل ہونے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیتے اور یقیناً انہیں ان کی آمد کا اس وقت علم ہوتا جب وہ لوگ موت کا فرشتہ بن کر ان کے سروں پر پہنچ جاتے۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ناروف ایک بوڑھے روسیاہی کے ہمراہ اندر داخل ہوا۔ بوڑھا خاصا بارعب شخصیت کا مالک تھا اور یہ روسیاہ کا مشہور سائنسدان پروفیسر برسکی تھا جو

-یزائل سبجیکٹ پر پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھا جاتا تھا۔ لیکن
ں کے ساتھ ساتھ پروفیسر برسکی ایسے ماورائی علوم کا بھی
ہر تھا کہ اسے روسیاہی سائنسی حلقوں میں جادوگر پروفیسر
، نام سے یاد کیا جاتا تھا اور شاید وہ دنیا کا واحد سائنسدان
ما جو مادی سائنسدان کے ساتھ ساتھ غیر مادی امور کا بھی
ائنسدان تھا جسے اکلٹ سائنسدان کہا جاتا ہے۔ یہ اڈہ
حقیقت پروفیسر برسکی کی زیر نگرانی ہی تیار ہو رہا تھا اور
خوفناک میزائل جسے اس کے نام پر برسکی میزائل کا نام دیا
، تھا پروفیسر برسکی کی ہی ایجاد تھے۔ اس قدر طویل فاصلے
صحیح نشانے پر مار کرنے والے میزائل اس سے پہلے ایجاد
نہ کئے گئے تھے اس لئے باوجود اس کے کہ راسکوف اور ناروف انتظامی
ہ چیف تھے لیکن پروفیسر برسکی پر تو برتر نہ ہو سکتے تھے۔

"کیا بات ہے راسکوف ۔۔۔ ناروف بتا رہا ہے کہ اڈے
کوئی خطرہ درپیش ہے؟" ۔۔۔ پروفیسر برسکی نے
ب دار لہجے میں کہا۔

"یس پروفیسر ۔۔۔ میں آپ کو مختصر حالات بتاتا ہوں"
کوف نے کہا اور پھر اس نے عمران اور اس کے
ساتھیوں کی آمد سے لے کر ان کے اڈے کے اوپر تک پہنچنے
، تمام حالات مختصر طور پر بتا دیئے۔

"تو تم نے اب تک مجھے کیوں ان حالات سے بے خبر
رکھا تھا۔ اگر یہ لوگ اندر آ جاتے تو پھر ۔۔۔۔" ۔۔۔۔۔۔

پروفیسر برسکی نے غصے سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمایاں تھے۔

" پروفیسر آپ انتہائی اہم کام میں مصروف تھے۔ اس لئے میں نے آپ کو ڈسٹرب نہیں کیا۔ دوسری بات یہ کہ ہمیں قطعاً اس بات کی توقع نہ تھی کہ یہ لوگ ریج ایریا کو اس طرح سرنگ کے راستے کراس کر کے یہاں پہنچیں گے اور پھر گرشن اور اس کے ساتھیوں جیسے منجھے ہوئے ایجنٹوں کو ختم کر دیں گے اور صحیح بات تو یہ ہے کہ مجھے تو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ آپ نے ناواشنگو پر کوئی خاص عمل کیا ہوا ہے۔ یہ تو ناروف نے مجھے ابھی بتایا ہے "۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

" ہونہہ اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو میں اس ناواشنگو کو کنٹرول میں کر کے ان کا خاتمہ وہیں تقریباً قبائل میں ہی کرا یہاں تک ان کے پہنچنے کی نوبت ہی نہ آتی۔ بہرحال اب تم لوگوں نے بروقت مجھے بتا دیا ہے۔ اب ان لوگوں کا تماشہ دیکھو "۔۔۔ پروفیسر برسکی نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ مشین کے درمیان موجود سکرین کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ غور سے ناواشنگو کو دیکھ رہا تھا۔ ناواشنگو کی سکرین کی طرف پشت تھی لیکن پھر وہ مڑا اور پھر جیسے ہی اس کا چہرہ سکرین پر نظر آیا پروفیسر برسکی نے ایک لمحے کے لئے اسے غور سے دیکھا اور پھر آنکھیں بند کر لیں۔ اس کا چہرہ تیزی سے تمتمانے لگا تھا۔ راسکوف، ناروف اور وہ دو روسیاہی ج

ہلے سے مشین کے سامنے موجود تھے بے حس و حرکت کھڑے دیئے تھے لیکن ان کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ ناواشنگو ب عمران کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔ عمران کے ساتھی بھی دھر اُدھر کھڑے تھے۔ اچانک ناواشنگو ایک جھٹکے سے مڑا۔ ں کا انداز میکانکی سا تھا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا قریب ڑے عمران کے ایک ساتھی کے پاس گیا جس کے ہاتھ میں ب مشین گن موجود تھی اور ایک مشین گن اس کے کاندھے سے ی ہوئی تھی۔ اس نے اس سے کچھ بات کی تو اس آدمی نے ندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر ناواشنگو کے ہاتھ میں ادی اور ناواشنگو مشین گن لئے تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف ود ایک گھنے درخت کی طرف بڑھتا گیا۔ باقی سب افراد موش کھڑے اسے اس درخت کی طرف جاتا دیکھ رہے ۔ درخت کے پاس پہنچ کر ناواشنگو ایک لمحے تک درخت تنے کی طرف منہ کئے خاموش کھڑا رہا پھر وہ تیزی سے ا۔ اب اس کا رُخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف گیا تھا اور پھر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے اس کی ین گن سیدھی ہوئی اور دوسرے لمحے مشین گن سے شعلے نے لگے اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی ے ہوئے شہتیروں کی طرح نیچے گرتے دکھائی دیئے لیکن سرے لمحے ناواشنگو بھی اچھل کر نیچے گرا اور جھاڑی کے ر ایک لمحہ تڑپ کر بے حس و حرکت ہو گیا۔

" وہ مارا ـــــ سب ختم ہو گئے۔ دیکھا پروفیسر برسکی کا کمال "ـــــ یکلخت پروفیسر برسکی نے آنکھیں کھول کر چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے وہ چونک پڑا جب اس نے جھاڑی میں پڑے ہوئے ایک آدمی کو اُٹھ کر ناواشنگو کی طرف بڑھتے دیکھا۔

" یہی عمران ہے پروفیسر اس خطرناک گروپ کا انچارج" راسکوف نے چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ یہ بچ گیا ہے ـــــ ٹھیک ہے میں اسے ابھی خودکـ کرنے پر مجبور کر دوں گا "ـــــ پروفیسر برسکی نے کہا اد ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ ناواشنگو کی طرف بڑھتے ہوئے عمران کے قدم یکلخت لڑکھڑائے اور پھر وہ بُری طر چکرا کر نیچے گرا اور پھر اس طرح پھڑکنے لگا جیسے اسے کہ نے گولیوں سے بھون ڈالا ہو اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعـ اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور وہ ساکت ہو گیا۔ پروفیسر برسکی نے ایک بار پھر آنکھیں کھول کر فاتحانہ قہقہہ لگایا۔

" دیکھا میں نے اس کے ذہن پر اس قدر دباؤ ڈا اس کے ذہنی خلیات کسی بم کی طرح پھٹ گئے ہیں اور ذ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریک ہو گیا ہے "ـــــ پروفیسر بر نے مڑ کر کہا۔

" کمال ہے پروفیسر ـــــ آپ تو انتہائی حیرت انگیز

صلاحیتوں کے مالک ہیں "ـــــ راسکوف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے واقعی کانوں تک پھیلی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ یہاں کھڑے کھڑے پروفیسر اس طرح ان خطرناک لوگوں کا بغیر ایک انگلی ہلائے ہی خاتمہ کر سکتا ہے۔ اگر یہ سب کچھ اس کے سامنے نہ ہوا ہوتا تو وہ مر کر بھی اس بات پر یقین نہ کرتا۔

" پروفیسر برسکی لامحدود قوتوں کا مالک ہے' راسکوف۔ یہ تو میں سائنسی تجربوں میں مصروف ہو گیا ہوں ورنہ میں چاہوں تو پوری دنیا پر حکومت کر سکتا ہوں "ـــــ پروفیسر برسکی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سکرین پر اب جھاڑیوں میں پڑے ہوئے بے حس و حرکت افراد کے کچھ حصے ہی نظر آ رہے تھے۔

" ناروف تم نے پروفیسر برسکی کا کمال دیکھا' جن لوگوں کا خاتمہ ہم اس قدر زبردست سائنسی نظام کے باوجود نہ کر سکے تھے انہیں پروفیسر برسکی نے یہیں کھڑے کھڑے چند لمحوں میں ختم کر دیا۔ واقعی پروفیسر برسکی درست کہہ رہا تھا۔ وہ اگر چاہے تو واقعی پوری دنیا پر حکومت کر سکتا ہے "ـــــ راسکوف نے ناروف سے مخاطب ہو کر کہا اور ناروف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا کرنا ہے باس؟" —— نارووف نے کہا۔

"بس کرنا کیا ہے —— مشین آف کر دو۔ کیموفلاجنگ بھی ختم کر دو۔ ارے ہاں اس عمران کے پاس ڈبلیو ڈبلیو بھی موجود ہے وہ تو لازماً حاصل کرنا ہے۔ ٹھیک ہے تم کیموفلاجنگ ختم کر کے سپیشل وے کھلواؤ ہم دونوں ساتھ ہی باہر جا کر ڈبلیو ڈبلیو بھی حاصل کریں گے اور پوائنٹ ٹو کا راؤنڈ بھی لگا آئیں گے" —— راسکوف نے کہا اور نارووف نے سر ہلا دیا۔

"یس باس" —— نارووف نے کہا اور راسکوف فاتحانہ انداز میں چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے سے اب گہرا اطمینان جھلک رہا تھا۔ نارووف نے ان دونوں روسیاہیوں کو مشین آف کرنے کا حکم دیا اور پھر وہ بھی راسکوف کے پیچھے چل دیا تاکہ آپریشن روم میں جا کر کیموفلاجنگ کے مکمل خاتمے کے احکامات دے سکے۔

ناواشنگو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور دوسرے لمحے وہ بری طرح کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ لیکن اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں۔ اس کی ایک ران سے خون تیزی سے نکل رہا تھا اور یہ درد اور تکلیف اسی زخم کی وجہ سے تھی۔ اس نے حیرت سے اپنی ران کے زخم کو پھر ادھر ادھر جھاڑیوں میں اوندھے سیدھے پڑے ہوئے عمران کے ساتھیوں کو دیکھا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر دوبارہ گر پڑا۔

"اوہ یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ لوگ مر گئے ہیں۔ شاید میں بھی زخمی ہوں مگر کیسے! میں تو عمران سے باتیں کر رہا تھا" —— ناواشنگو نے سوچا اور اس سوچ کے ساتھ ہی اس کا ذہن

حیرت کے جھٹکوں کی زد میں آگیا۔ اُسے بس اتنا یاد تھا کہ وہ عمران سے اڈے کے متعلق بات کر رہا تھا۔ اس کے بعد کیا ہوا وہ کیسے زخمی ہوا، یہ لوگ کیسے مرے یہ سب کچھ باوجود سوچنے کے اس کے ذہن میں نہ آ رہا تھا۔ اس نے زخم پر ہاتھ تو رکھ دیا تھا تاکہ خون نہ نکلے لیکن اس کا ہاتھ اپنے ہی خون سے لتھڑ گیا۔ اور اس کے باوجود خون بند نہ ہوا۔

"اوہ اس طرح تو میں بھی مر جاؤں گا۔ ناداشنگو بھی مر جائے گا۔ نہیں میں ناداشنگو ہوں، میں بھلا کیسے مر سکتا ہوں" ——— ناداشنگو نے کہا اور اسی لمحے اسے ایک خیال آیا تو اس نے چونک کر اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں ایک جھاڑی پر پڑ گئیں جس کے بڑے بڑے اور چوڑے پتے تھے ناداشنگو کی آنکھوں میں چمک اُبھر آئی۔ وہ چونکہ ناداشنگو تھا اس لئے اسے جنگل میں پائی جانے والی خاص خاص جڑی بوٹیوں کی خصوصیت کا بخوبی علم تھا۔ یہ علم قدیم زمانے سے ہر ناداشنگو تک اس کے باپ کے ذریعے باقاعدہ پہنچایا جاتا تھا۔ ناداشنگو زمین پر گھسٹتا ہوا اس جھاڑی تک پہنچا اور پھر اس نے جلد جلدی اس کے کئی پتے توڑے اور انہیں منہ میں ڈال کر چبانے لگا۔ وہ ان کا رس پی رہا تھا۔ جیسے ہی ان پتوں کا رس اس کے حلق سے نیچے اترا اس کا زخموں سے نکلتا ہوا نہ صرف خون رک گیا بلکہ پورے جسم میں موجود شدید درد بھی ہلکا ہونے لگ گیا۔ ناداشنگو نے انہی پتوں کی مدد سے اپنا زخم صاف کیا اور پھر وہ غور سے

اس زخم کو دیکھنے لگا پھر اس نے دونوں انگلیوں سے زخم کے کناروں کو دبایا تو اسے محسوس ہوا کہ گولی اس کی ٹانگ کا گوشت پھاڑ کر سائیڈ سے نکل گئی ہے کیونکہ زخم ایک نالی کی صورت میں تھا۔ اس نے اور پتے توڑے اور انہیں چبانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد درد آہستہ ہوتے ہوتے ختم ہو گیا۔ اب خون نکلنا مکمل طور پر بند ہو گیا تھا لیکن بہرحال زخم موجود تھا۔ اسی لمحے اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے اپنے لباس کے اندر ہاتھ ڈالا اور پھر ایک چوڑی ڈبیا نکال لی۔ یہ ڈبیا وہ جنگل میں جاتے وقت اکثر اپنے پاس رکھتا تھا۔ اس ڈبیا میں وہ مخصوص مرہم تھا جو بڑے بڑے زخموں کو فوری طور پر مندمل کر دیتا تھا اور زہریلے سے زہریلے سانپ کے زہر کو بھی ایک لمحے میں ختم کر دیتا تھا۔ اس نے ڈبیا کھولی اور اس میں سے ذرا سا مرہم نکال کر اس نے زخم پر لگایا اور پھر انگلی سے اسے پورے زخم پر پھیلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب وہ آسانی سے کھڑا ہو سکتا تھا۔

اپنی تکلیف دور ہونے کے بعد اسے عمران کا خیال آیا تو اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اسے عمران ایک جھاڑی کے پیچھے بے حس و حرکت پڑا نظر آ گیا۔ وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"آقا عمران ——— آقا عمران" ——— ناداشنگو نے قریب پہنچ کر عمران کو بُری طرح جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ اس نے

دیکھ لیا تھا کہ عمران کے جسم پر کوئی زخم نہ تھا۔ وہ اسے مسلسل جھنجھوڑتا رہا اور پھر کچھ دیر بعد عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن اس کی آنکھیں اس طرح خالی خالی تھیں جیسے وہ بے نور ہوں۔

"آقا عمران ___ آقا عمران' میں ناواشنگو ہوں" ___ ناواشنگو نے دوبارہ پوری قوت سے عمران کو جھنجھوڑا تو عمران کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی اُبھری اور وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

"آقا عمران یہ سب کچھ کیا ہو گیا ہے۔ میں تو آپ سے باتیں کر رہا تھا پھر سمجھانے کیا ہوا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں زخمی پڑا ہوا تھا" ___ ناواشنگو نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر یکلخت چونک پڑا۔ اسی لمحے اسے اپنے ساتھیوں کا خیال آیا تو وہ پاگلوں کے سے انداز میں ان کی طرف دوڑ پڑا۔ قریب ہی جولیا اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے اسے سیدھا کیا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے مایوسی بھری آواز نکلی۔ جولیا کے پیٹ میں ایک قطار کی صورت میں زخم تھے اور ان زخموں سے ابھی تک خون نکل رہا تھا۔ جس جگہ جولیا پڑی تھی وہاں خون کا ایک تالاب سا بن گیا تھا۔ عمران نے جلدی سے جولیا کی نبض دیکھی۔ نبض بالکل مدھم ہو رہی تھی۔ ایسے جیسے کسی بھی لمحے ڈوب جائے گی۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"ناواشنگو وہ تھیلے اُٹھا لاؤ ___ ادھر جھاڑی کے پیچھے پڑے تھے" ___ عمران نے چیخ کر ناواشنگو سے کہا اور ناواشنگو بجلی کی سی تیزی سے جھاڑی کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل، جوزف اور جوانا کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ ان سب کے جسموں کے مختلف حصوں میں گولیاں لگی تھیں۔ لیکن بہر حال وہ ابھی زندہ تھے لیکن ان سب کی حالت انتہائی مخدوش تھی خاص طور پر تنویر کی حالت زیادہ خراب تھی کیونکہ اس کے سینے میں چار گولیاں لگی تھیں اور اس کا سانس اکھڑ رہا تھا۔

"ادھر لے آؤ جلدی کرو" ___ عمران نے چیخ کر ناواشنگو سے کہا اور ناواشنگو جو تھیلے اٹھائے آ رہا تھا دوڑتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ سب کیا ہو گیا ہے آقا عمران ___ یہ سارے لوگ کس طرح زخمی ہو گئے ہیں" ___ ناواشنگو نے بیگ رکھتے ہی کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تیزی سے بیگ کھولا اور پھر اس کے اندر رکھا ہوا ایمرجنسی میڈیکل باکس باہر نکال لیا۔ باکس کھول کر اس نے انتہائی پھرتی سے اس میں موجود چند سیلڈ انجکشنز باہر نکالے۔ سرنجیں محلول سی بھری ہوئی تھیں۔ اور اسی طرح پیکڈ تھیں عمران نے ایک انجکشن کی سیل توڑی اور دوسرے لمحے اس نے سوئی تنویر کے بازو میں گھونپ دی۔ چند لمحوں بعد سرنج

خالی ہو چکی تھی۔ عمران نے دوسرا انجکشن کھول کر اسے بھی تنویر کے دوسرے بازو میں لگا دیا۔ پھر ڈبہ اٹھا کر وہ پاس پڑے ہوئے جوانا کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا بھی شدید زخمی تھا۔ اور اس کے زخموں سے بھی خون نکل رہا تھا۔ اس نے ایک انجکشن لگایا پھر وہ صفدر کی طرف بڑھا۔ اس طرح اس نے باری باری سب کو ایک ایک انجکشن لگایا اور آخر میں اس نے جولیا کو بھی تنویر کی طرح یکے بعد دیگرے دو انجکشن لگا دیئے۔ ان انجکشنوں کی وجہ سے ان سب کی ڈوبتی ہوئی نبضیں وقتی طور پر تو بحال ہو گئی تھیں لیکن عمران جانتا تھا کہ یہ ان کا مکمل علاج نہیں ہے اور نہ ہی اس جگہ ایسا ماحول تھا کہ وہ ان کا باقاعدہ علاج کر سکتا تھا۔ یہاں پانی بھی موجود نہ تھا۔ اسی لئے اسے پوائنٹ ٹو کا خیال آ گیا۔ لیکن پوائنٹ ٹو وہاں سے کافی دور تھا اس لئے اس نے یہیں ان کے زخموں سے گولیاں نکالنے اور زخموں کا آپریشن کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن اب مسئلہ تھا پانی کا کیونکہ زخموں کو صاف کئے بغیر وہ نہ ہی گولیاں نکال سکتا تھا اور نہ ڈریسنگ کر سکتا تھا۔

"پانی مل سکتا ہے یہاں ناواشنگو"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے بے چین سے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"پانی۔۔۔۔ اوہ نہیں آقا۔ یہاں تو پانی نہیں ہے۔ البتہ کافی دور ایک چشمہ ہے۔۔۔۔ لیکن وہ کافی دور ہے۔ آقا عمران میرے پاس خاص مرہم ہے۔ دیکھو میرا زخم کتنا ٹھیک ہو گیا

ہے۔ اگر تم حکم دو تو میں تمہارے ساتھیوں کے زخموں پر اسے مل دوں۔ زخم جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔ گو یہ مرہم صرف ناواشنگو ہی استعمال کر سکتا ہے لیکن میں اب تمہارا غلام ہوں جیسے تم حکم کرو"۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے کہا۔

"اوہ اچھا۔۔۔۔ لیکن زخموں کے اندر جو گولیاں موجود ہیں انہیں تو باہر نکالنا پڑے گا ورنہ اندر زہر پھیل جائے گا"۔ عمران نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"زہر۔۔۔۔ اوہ زہر بھی اس مرہم سے ختم ہو جائے گا۔ اس مرہم کی خاصیت ہے کہ زہریلے سے زہریلے سانپ کا زہر ایک لمحے میں ختم کر دیتا ہے اور پھر یہاں ٹانگوری بوٹی کی جھاڑیاں ہیں ان کے پتوں کا رس جیسے ہی تمہارے ساتھیوں کے جسموں میں جائے گا ان کا درد بھی ختم ہو جائے گا اور خون نکلنا بھی بند ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے کہا اور عمران اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"اوہ کہاں ہے یہ ٹانگوری بوٹی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ۔۔۔۔ وہ چوڑے پتوں والی"۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے کچھ فاصلے پر موجود ایک جھاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یہ وہی جھاڑی تھی جس کے پتوں کا رس اس نے پیا تھا اور اس سے اس کے زخم سے خون بہنا بھی بند ہو گیا تھا اور جسم میں موجود بے پناہ درد بھی ختم ہو گیا تھا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔۔۔۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ

بھی تو نہیں۔ تم ان کے زخموں پر مرہم لگاؤ میں پتے توڑ کر اس کا رس ان کے حلق میں ڈالتا ہوں" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے وہ اس جھاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کے پتے توڑ توڑ کر ان کا ڈھیر لگانا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ چند لمحوں میں اس نے چوڑے چوڑے پتوں کا کافی ڈھیر اکٹھا کر لیا۔ پھر وہ ڈھیر اٹھائے تیزی سے واپس اپنے ساتھیوں کی طرف آیا۔

ناواشنگو اس دوران جولیا کے زخموں پر مرہم لگانے کے بعد اب صفدر کے زخموں پر مرہم لگانے میں مصروف تھا۔

"کتنے قطرے ڈالتے ہیں اس بوٹی کے رس کے" ـــــ عمران نے ناواشنگو سے پوچھا کیونکہ اس بوٹی کے متعلق اسے نہ صرف کوئی علم تھا بلکہ اس نے یہ بوٹی اپنی زندگی میں پہلی بار ہی دیکھی تھی۔

"پانچ چھ قطرے کافی ہیں آقا عمران" ـــــ ناواشنگو نے کہا اور عمران نے دس بارہ پتے مٹھی میں رکھ کر دوسرے ہاتھ سے جولیا کے جبڑے بھینچ دیئے۔ جولیا کا منہ کھل گیا تو عمران نے مٹھی میں موجود پتوں کو مٹھی سے مسلنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کی مٹھی سے سبز رنگ کے اس کے قطرے نکل کر جولیا کے حلق میں گرنے لگے۔ عمران مسلسل مٹھی کو بھینچے چلا جا رہا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ انگلیوں کی مدد سے انہیں مزید دبا بھی رہا تھا۔ پتوں میں قدرتی طور پر کافی رس تھا اس لئے پانچ چھ قطرے نکل ہی آئے۔

عمران نے مٹھی کھول کر مسلے ہوئے پتے پھینک دیئے اور پھر ان کا ڈھیر اٹھائے وہ دوسرے ساتھی کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سارے ساتھیوں کے حلق میں اس بوٹی کے رس کے قطرے ڈال چکا تھا۔ ناواشنگو نے بھی سارے ساتھیوں کے زخموں پر وہ عجیب سا مرہم لگا دیا تھا اور پھر عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جو کام ان انتہائی قیمتی انجکشنز نے نہ کیا تھا وہ اس بوٹی کے چند قطروں نے کر دکھایا تھا۔ نہ صرف زخموں سے نکلنے والا خون بند ہو گیا تھا بلکہ ان سب کی نبضیں بھی تیزی سے بحال ہونے لگ گئی تھیں اور وہ سب انتہائی شدید خطرناک حالت سے نکلتے آ رہے تھے اور پھر ایک ایک کر کے ان کے منہ سے کراہیں نکلیں اور وہ ہوش میں آتے گئے۔ عمران کی آنکھوں میں اطمینان کی جھلکیاں ابھر آئیں۔

"ویسے یہ واقعی انتہائی دلچسپ صورت حال ہے کہ انہیں موت کے منہ میں پہنچانے والے بھی تم ہو اور ان کی زندگیاں بچانے کا کام بھی تم نے خود کیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ناواشنگو سے کہا اور ناواشنگو عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو آقا عمران۔ میں نے انہیں موت کے منہ میں پہنچایا۔ میں تو تم سے باتیں کر رہا تھا۔ پھر مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا" ـــــ ناواشنگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں سمجھ گیا ہوں کہ اس میں تمہارا قصور نہیں ہے۔ اگر مجھے شبہ بھی ہو جاتا کہ تمہارا قصور ہے تو اس بار تم زندہ نہ بچ سکتے۔ میرے ساتھ بھی وہی ہوا جو تمہارے ساتھ ہوا ہے لیکن اب ایسا کرنے والا بچ کر نہ جا سکے گا "۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے عمران کے ساتھی ایک ایک کر کے نہ صرف ہوش میں آ گئے بلکہ اب وہ اُٹھ کر بیٹھنے میں بھی کامیاب ہو گئے تھے لیکن وہ انتہائی حیرت سے اپنے جسموں پر موجود ہولناک زخموں کو دیکھ رہے تھے۔

" اوہ یہ زندہ کھڑا ہے ۔۔۔ یہ ناواشنگو "۔۔۔۔۔ یکلخت تنویر کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔ وہ انتہائی زہر بھری نظروں سے ناواشنگو کو دیکھ رہا تھا۔

" اگر ناواشنگو زندہ نہ کھڑا ہوتا تو تم اب تک منکر نکیر کو حساب کتاب دے کر فارغ بھی ہو چکے ہوتے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب اس ناواشنگو نے اچانک مشین گن کا فائر ہم سب پر کھول دیا تھا۔ ہم تصور بھی نہ کر سکتے تھے "۔۔۔۔۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

میں بھی پہلے یہی سمجھا تھا اور چونکہ مجھے اتنا وقت مل گیا تھا کہ میں ایک جھاڑی میں چھلانگ لگانے کی وجہ سے زخمی ہونے سے بچ گیا تھا اور پھر اس پر فائر بھی میں نے ہی کیا تھا۔ لیکن

میں نے اس کے سینے میں گولی مارنے کی بجائے اس کی ٹانگ میں گولی صرف اس لئے ماری تھی کہ میں اس کی غداری پر اسے آسان موت مارنے کی بجائے عبرتناک موت مارنا چاہتا تھا لیکن پھر اچانک میرے ذہن پر خوفناک حد تک دباؤ پڑنے لگا اور اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا میرا ذہن بلینک ہو گیا۔ اور اگر ناواشنگو مجھے زور زور سے نہ جھنجھوڑتا تو میں شاید کبھی بھی شعور کی دنیا میں واپس نہ لوٹ سکتا۔ بہرحال ناواشنگو نے مجھے ہوش دلایا اور پھر جب میں نے تم سب کو چیک کیا تو تم سب کی حالت زخموں اور خون بہہ جانے کی وجہ سے انتہائی سیریس ہو چکی تھی اور یہاں حالات ایسے تھے کہ میں تم لوگوں کے لئے کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔ میرے پاس جو انجکشن تھے وہ میں نے تم سب کو لگا دیئے لیکن یہ انجکشن بھی وقتی سہارے کے لئے تھے لیکن تم لوگ تو مشین گن کے برسٹ کا شکار ہوئے تھے۔ ان انجکشنوں کے باوجود تمہارا بچ جانا ناممکن ہی نظر آتا تھا لیکن ناواشنگو نے ایک نئی بوٹی کی خصوصیات بتائیں۔ اس کے پانچ پانچ قطرے تمہارے حلق میں اترتے ہی تمہارے زخموں سے خون نکلنا بھی بند ہو گیا اور درد بھی ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ناواشنگو نے جو مرہم لگایا ہے۔ اس سے تمہارے زخم اس حد تک مندمل ہو گئے ہیں کہ تم اب اُٹھ کر بیٹھے ہی ہو اور ناواشنگو پر آنکھیں بھی نکال رہے ہو "۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیل سے سارے حالات بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ عمران صاحب ۔۔۔ اس کا مطلب ہوا کہ ہم زخمی بھی ناواشنگو کی وجہ سے ہوئے اور پھر زندہ بچے بھی اسی کی وجہ سے

بہت خوب ـــــ ایسا اتفاق تو شاید پہلے کبھی نہ ہوا ہو "ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی تمہارے زخموں میں گولیاں موجود ہیں اس لئے مجھے ان کا باقاعدہ آپریشن کرنا پڑے گا لیکن یہاں ایک تو پانی میسر نہ تھا۔ اور پھر جن لوگوں نے پہلے ہم پر مارواٹی حملہ کیا ہے وہ دوبارہ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ اس لئے اب ہمیں فوراً یہاں سے اس سرنگ والے حصے میں جانا پڑے گا "ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب آپ کے ذہن پر دباؤ اور ناداشنگو کے ذہن پر کنٹرول کس نے کیا ہوگا اور کس طرح کیا ہوگا "ـــــ صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

کوئی بہت ہی طاقتور ذہن کی مالک شخصیت کہیں قریب موجود ہے۔ میں آج تک یہی سمجھتا تھا کہ ذہنی طاقت کے لحاظ سے مجھ پر کوئی کنٹرول نہیں کر سکتا لیکن آج جس طرح میرے ذہن پر خوفناک دباؤ پڑا ہے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ مجھ سے بھی ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ طاقتور ذہن کے لوگ بھی موجود ہیں اور یہ واقعی میرے لئے ایک نیا تجربہ ہے اور میں اب ہر صورت میں اس شخصیت کو تلاش کروں گا۔ اگر میرا ذہن مخصوص ورزشوں کی وجہ سے فوری ردعمل کا عادی نہ ہوتا تو جس قدر خوفناک دباؤ پڑا تھا لازماً میرے دماغ کی رگیں پھٹ جاتیں لیکن فوری ردعمل کی وجہ سے دماغ بلینک ہو گیا۔ اس طرح رگیں پھٹنے سے بچ گئیں۔ عمران نے اپنے

ساتھیوں کے ساتھ سرنگ والے کمروں کی طرف واپس جاتے ہوئے کہا چونکہ وہ سب سب آہستہ آہستہ چل رہے تھے اس لئے انہیں سرنگوں والے کمرے میں پہنچنے میں کافی دیر لگ گئی۔ پھر عمران نے کیپٹن شکیل کی مدد سے سب سے پہلے اپنے ساتھیوں کے ان زخموں کا آپریشن کیا جس میں گولیاں موجود تھیں کیونکہ اسے معلوم تھا کسی بھی لمحے اندر موجود گولیاں ان کے خون میں زہر پھیلانے کا موجب بن سکتی ہیں اور بارود کا زہر اگر ایک بار خون میں شامل ہو جائے تو پھر انسان کا بچنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ کیپٹن شکیل کے زخم اس نوعیت کے تھے کہ اس کے زخموں کے اندر گولیاں نہ تھیں اس لئے اس کے آپریشن کی ضرورت نہ تھی اس لئے اس نے ان آپریشنوں کے دوران عمران کی بھرپور مدد کی ویسے بھی اسے ایمرجنسی آپریشن کی مکمل ٹریننگ حاصل تھی اس لئے اس کی مدد سے عمران کا کام کہیں آسان ہو گیا تھا۔

" اب کیا کرنا ہے "ـــــ صفدر نے لیٹے لیٹے پوچھا۔ اس کے دو زخموں سے گولیاں نکالی گئیں تھیں۔ اس لئے وہ بھی باقی ساتھیوں کے ساتھ فرش پر لیٹا ہوا تھا۔

" آقا عمران وہ راسکوف وہاں موجود ہے ـــــ جنگل میں "ـــــ اچانک ناداشنگو نے دیوار کے خلا میں سے اوپر جاتی ہوئی ڈھلان میں سے اترتے ہوئے کہا۔ وہ ان آپریشنوں کے دوران باہر چلا گیا تھا۔

" ناداشنگو کی بات سن کر سب بری طرح چونک پڑے ـــــ عمران تو اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کہاں ہے ـــ راسکوف" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا کیونکہ راسکوف کی اڈے سے باہر جنگل میں موجودگی کا مطلب تھا کہ اڈے کی کیمو فلاجنگ ختم ہوگئی ہے اور یہ کم از کم عمران جیسے شخص کے لئے انتہائی اہم خبر تھی۔ اس لئے وہ چونک کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"آقا عمران میں جنگل میں ایک اور لوٹی کی تلاش میں گیا تھا تاکہ اس لوٹی کی مدد سے آپ کے ساتھیوں کی کمزوری دور ہوسکے پھر میں نے راسکوف اور اس کے ساتھ ایک اور سفید فام کو ایک جھاڑی کے پیچھے سے نکلتے دیکھا۔ میں ان سے ذرا فاصلہ پر ایک جھاڑی کی اوٹ میں تھا۔ وہ دونوں باہر نکلتے ہی حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔ انہیں شاید آپ کی تلاش تھی لیکن وہاں آپ کو نہ دیکھ کر وہ بے حد پریشان ہوگئے۔ ان کے پاس اسلحہ تھا اور میں بالکل خالی ہاتھ تھا ورنہ میں انہیں وہیں گرالیتا۔ اس لئے مجبوراً مجھے چھپنا پڑا۔ پھر میں نے ان کی باتیں سنیں۔ راسکوف نے کہا کہ کوئی گڑبڑ ہوگئی ہے۔ پروفیسر برسکی کا علم پوری طرح کارآمد نہیں ہوا۔ اس پر دوسرے سفید فام نے کہا کہ انہیں مشین بند نہ کرنی چاہیے تھی۔ وہ اس مشین کا کچھ عجیب سا نام بھی لے رہے تھے۔ ارے ہاں ڈبلیو ڈبلیو قسم کا نام تھا۔ پھر راسکوف نے کہا کہ وہ ڈبلیو ڈبلیو تو ابھی تک اس عمران کی جیب میں ہوگا۔ اس لئے فوراً چل کر مشین پر چیک کریں چنانچہ وہ واپس اسی جھاڑی کے پیچھے غائب ہوگئے اور میں آپ کو اطلاع دینے یہاں آگیا" ـــــ ناداشنگو نے تیز تیز لہجے میں ساری بات

بتا دی۔

"ہونہہ اب میں ساری بات سمجھ گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ پروفیسر برسکی اس اڈے کے اندر ہے۔ ہاں وہی اس قدر طاقتور ذہن کا مالک ہوسکتا ہے کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے اڈے کے اندر سے ناداشنگو کے ذہن کو کنٹرول کرکے ہم پر فائر کھلوا سکے اور پھر میرے ذہن پر دباؤ ڈال کر میرا خاتمہ کرسکے۔ ٹھیک ہے، وہی ہوگا وہ میزائلوں کا ماہر سائنسدان بھی ہے اور ماورائی علوم میں بھی دنیا بھر میں انتہائی ماہر سمجھا جاتا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے ڈبلیو ڈبلیو اور اس کا ریموٹ کنٹرولر نکالا اور پھر دوڑتا ہوا وہ اسلحہ خانے والے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور پھر اس کے اندر موجود باکس کو کھول کر غور سے اسے دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں چمک سی پیدا ہوگئی۔ باکس کی اندرونی سطح پر کرومیم کی انتہائی پتلی سی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔ عمران نے دونوں چیزیں باکس میں رکھیں اور باکس بند کرکے وہ اسلحے والے ریک کی طرف بڑھ گیا۔ اب یہ پوائنٹ بھی اس کے ذہن میں واضح ہوگیا تھا کہ ان کی اڈے سے باہر موجودگی کا پتہ کس طرح چلایا گیا ہے۔ ڈبلیو ڈبلیو یا اس کے ریموٹ کنٹرولر کے اندر کوئی ایسا آلہ موجود ہے جس کی مدد سے اڈے کے اندر کسی مشین کے ذریعے اردگرد کے ماحول کو سکرین پر دیکھا جاسکتا ہوگا۔ اس طرح انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی اڈے کے باہر موجودگی چیک کی

اور پھر پروفیسر برسکی نے اپنے علم کی بنا پر ناداشنگو کا ذہن کنٹرول کر کے پہلے ان پر فائر کھلوا دیا اور جب انہوں نے دیکھا کہ عمران کو کوئی گولی نہیں لگی تو پھر پروفیسر نے عمران کے ذہن پر دباؤ ڈال کر اس کا خاتمہ کرنا چاہا اور عمران کا ذہن چونکہ جوابی ردعمل کے طور پر بلینک ہو گیا تھا۔ اس لئے ان لوگوں نے یہی سمجھا ہو گا کہ سب ہلاک ہو گئے ہیں اور شاید اس بات کی مکمل تصدیق کے لئے وہ باہر آئے ہوں گے اور واقعی اگر ناداشنگو ان سے ہمدردی نہ کرتا تو وہ اب تک موت کے منہ میں پہنچ ہی چکے ہوتے لیکن باکس کو دیکھنے کے بعد عمران کو یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ جو ریز ڈبلیو ڈبلیو یا ریموٹ کنٹرولر سے نکلتی ہیں اور جن کی مدد سے مشین کے ذریعے انہیں دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ ریز کردمیم کی تہہ کو کراس نہیں کر سکتیں عمران چونکہ ڈبلیو ڈبلیو کو مستقل اپنے سے علیحدہ نہ کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اڈے کی تباہی کے لئے یہ بے حد کارآمد تھا اس لئے اسے باکس میں بند کرنے کے بعد وہ اسلحے سے بھرے ہوئے ریکوں کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ اسلحہ کو نمی سے بچانے کے لئے اسلحے کی پیٹیوں کے اندر کردمیم شدہ کاغذ پیک کیا جاتا ہے اس لئے وہ ایک پیٹی کی طرف بڑھا۔ اس نے پیٹی کھولی اس کے اندر واقعی ایسا کاغذ موجود تھا۔ اس نے پیٹی میں موجود مشین پسٹل وہیں ریک میں ہی الٹ دیئے اور پھر خالی پیٹی میں سے اس نے کاغذ نکال لیا۔ کاغذ لے کر وہ واپس الماری کی طرف بڑھا اس نے الماری میں موجود باکس کو دوبارہ کھولا اور پھر ڈبلیو ڈبلیو

اور اس کے ریموٹ کنٹرولر کو اس نے اٹھا کر کاغذ میں لپیٹ کر دوبارہ جیبوں میں منتقل کر دیا۔ اب وہ ان ویو ریز سے محفوظ ہو گیا تھا چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس مشین روم میں پہنچا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ناداشنگو اور جوزف دونوں وہاں موجود نہ تھے جبکہ باقی ساتھی اب اٹھ کر بیٹھ چکے تھے لیکن وہ سب خاموش بیٹھے شاید عمران کا انتظار کر رہے تھے۔ عمران نے گولیاں کھانے کے بعد ان کے زخموں پر چونکہ دوبارہ ناداشنگو والا مرہم لگا دیا تھا اس لئے اب زخم انہیں کوئی تکلیف نہ دے رہے تھے۔

"یہ جوزف اور ناداشنگو کہاں گئے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر صفدر سے پوچھا۔

"جوزف اسے باہر لے گیا ہے۔ شاید باہر کھڑے ہوں گے"۔۔۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اب ایسا ہے کہ آپ لوگ یہاں آرام کریں کیونکہ ابھی آپ کے لئے تیز حرکت کرنا نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ صرف کیپٹن شکیل میرے ساتھ جائے گا۔ اس اڈے کے لئے ہم چار ہی کافی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔۔۔ میں ضرور ساتھ جاؤں گی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے جب تک اس پروفیسر برسکی کا خاتمہ نہ کر دیا جائے اڈے میں داخل ہونا موت خرید کرنے

کے سوا اور کچھ نہیں۔ ایسا آدمی جو اتنی دور سے آپ جیسے ذہن کے مالک کو بلینک کر سکتا ہے وہ باقیوں کا کیا حشر کرے گا۔ ناواشنگو کی فائرنگ سے تو ہم زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن اگر ہم میں سے کسی کا ذہن کنٹرول کر کے فائرنگ کرائی گئی تو پھر شاید کوئی نہ بچ سکے ؟ ـــــ صفدر نے کہا اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو صفدر ـــــ واقعی اس پہلو پر تو میں نے سوچا بھی نہ تھا "ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں سی ابھر آئیں۔ وہ کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا تھا کہ جس سے پروفیسر برسکی کو اڈے سے باہر نکال سکے لیکن کوئی ایسی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کیونکہ اسے اس بات کا تلخ تجربہ ہو چکا تھا کہ پروفیسر برسکی ٹیلی پیتھی اور ایسے ہی ماورائی علوم میں انتہائی درجے کی مہارت رکھتا ہے۔ ایسے آدمی کو ڈاج دینا یا اس پر کنٹرول کرنا تقریباً ناممکن سی بات تھی لیکن صفدر کی بات بھی اپنی جگہ وزن رکھتی تھی۔ پروفیسر برسکی کو کور کئے بغیر وہ کسی صورت بھی اڈے کو تباہ نہ کر سکتے تھے۔ وہ ابھی باتوں پر غور کر ہی رہا تھا کہ اسے دور سے کسی کے چیخنے اور پھر بے تحاشا فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔ دوسرے لمحے عمران دوڑتا ہوا باہر جانے والی ڈھلوان کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے راسکوف "ـــــ پروفیسر برسکی نے یقین نہ کرنے والے لہجے میں قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" خود دیکھ لیجئے "ـــــ راسکوف نے کہا اور پھر اس نے ناروف سے کہا کہ وہ فلم کو ریوائنڈ کر کے آن کر دے۔ اس وقت وہ سب اسی کمرے میں موجود تھے جس میں ڈبلیو ڈبلیو کی ویو چیکنگ مشین موجود تھی۔ راسکوف اور ناروف اڈے کی کیموفلاجنگ مکمل طور پر ختم ہونے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنے اور پوائنٹ ٹو کو چیک کرنے کی غرض سے جب اڈے سے باہر جنگل میں پہنچے تو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے کیونکہ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے ایک بھی موجود نہ تھا البتہ جگہ جگہ خون کے بڑے بڑے دھبے صاف نظر آ رہے تھے لیکن وہاں

آدمی ایک بھی موجود نہ تھا۔ وہ ان لوگوں کو اس طرح غائب پاکر بے حد حیران ہوئے اور فوری طور پر واپس اڈے میں آگئے۔

اب ان کی چیکنگ کے لئے ایک ہی راستہ رہ گیا تھا اور وہ تھا مشین ! چنانچہ انہوں نے آتے ہی مشین آن کی تو ان کی آنکھیں یہ دیکھ کر حیرت سے پھٹ گئیں کہ عمران اور اس کے ساتھی پوائنٹ ٹوکے مشین روم میں زندہ سلامت موجود تھے البتہ وہ سب کے سب زخمی تھے اور عمران کسی ماہر سرجن کی طرح اپنے ایک ساتھی کے آپریشن میں مصروف تھا۔ پھر آپریشن ختم ہوتے ہی ناداشگو مشین روم میں داخل ہوا اور اس نے انہیں کچھ بتایا چونکہ آواز مشین کیچ نہ کرسکتی تھی اس لئے انہیں یہ معلوم نہ ہوسکا کہ ناداشنگو نے کیا کہا ہے لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ابھرنے والی حیرت صاف دیکھ رہے تھے۔ پھر عمران اٹھ اسلحے والے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں جاکر الماری موجود باکس کھولا اور پھر جیبوں سے ڈبلیو ڈبلیو اور اس کا کنٹرولر باکس میں رکھ کر اس نے باکس جیسے ہی بند کیا مشین ہوگئی تھی۔

راسکوف کے پاس اب یہی صورت رہ گئی تھی کہ وہ پروفیسر برسکی کے سامنے ساری صورت حال رکھ کر اس سے مشورہ۔ چنانچہ ناروف کے ذریعے اس نے پروفیسر برسکی کو بلایا لیکن پروفیسر برسکی نے ان کی بات تسلیم کرنے سے یکسر انکار کر لیکن جب پروفیسر برسکی نے ریوائنڈ ہونے کے بعد فلم کو د

تو اس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔

" اوہ واقعی یہ تو انتہائی حیرت انگیز بات ہے کہ یہ عمران بھی زندہ ہے اور اس کے ساتھی بھی "۔۔۔۔ پروفیسر برسکی کا لہجہ اب بھی ایسا ہی تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

" آپ انہیں پوائنٹ ٹو پر کنٹرول کرسکتے ہیں "۔۔۔۔ اسکوف نے کہا۔

" نہیں ۔۔۔ یہ بہت فاصلہ ہے "۔۔۔۔ پروفیسر برسکی نے کہا۔

" لیکن پروفیسر جہاں تک میں نے سنا ہے ٹیلی پیتھی کے لئے تو فاصلے کوئی اہمیت نہیں رکھتے "۔۔۔۔ راسکوف نے ہا اور پروفیسر برسکی چونک کر راسکوف کی طرف دیکھنے لگا۔

" تم نے صحیح سنا ہے راسکوف لیکن ان میں سے کسی پر بھی لی پیتھی کا عمل کامیاب نہیں ہوسکتا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں ے ذہنوں کو میں نے ایک لمحے میں ٹٹول لیا تھا۔ یہ لوگ انتہائی ت قوت ارادی کے مالک ہیں۔ بس ایک ناداشنگو رہ گیا تھا بن اس کا ذہن اجڈ ہونے کی وجہ سے معمول نہ بن سکتا تھا۔ بتہ وہ ٹیلی پیتھی سے ملتے جلتے ایک اور علم کی زد میں آگیا تھا۔ علم کو ڈائریکٹ مائنڈ کنٹرول کرنے کا علم سمجھ لو۔ اس طرح ں نے اس کے ذریعے ان لوگوں کا خاتمہ کرانے کے لئے ٹریننگ دی۔ عمران پر البتہ میں نے صرف ہارڈ پریشر ڈالا تھا۔ اور

اس کام کے لئے پہلے اپنے ذہن کو بلینک کرنا پڑتا ہے اور یہ بھی طویل فاصلے پر ممکن نہیں ہے۔ البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ میں اڈے سے باہر جا کر مخصوص فاصلے پر پہنچ کر ان پر کنٹرول کرسکتا ہوں"۔۔۔۔۔ پروفیسر برسکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن پروفیسر یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اڈے سے باہر جائیں اور یہ آپ کو کوئی نقصان پہنچا دیں"۔۔۔۔۔ راسکوف نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"احمق ہو تم جو ایسی بات کر رہے ہو۔ پروفیسر برسکی کو دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ صرف فاصلہ آڑے آگیا ہے۔ کم فاصلے پر تو میں ان سب کو ایک لمحے میں پاگل کردوں"۔ پروفیسر برسکی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں پروفیسر برسکی سے کچھ فاصلے پر چھپ کر ساتھ جانا چاہیے تاکہ اگر کوئی مسئلہ ہو تو ہم آسانی سے سنبھال سکیں"۔۔۔۔۔ ناروف نے کہا۔

"شٹ اپ ۔۔۔۔۔ تم پروفیسر برسکی کی توہین کر رہے ہو۔ میں اکیلا جاؤں گا اور تم دیکھنا میں ان کا کیا عبرتناک حشر کرتا ہوں"۔ پروفیسر برسکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"جاؤ ناروف پروفیسر کے لئے سپیشل وے کھلوا دو"۔۔۔۔۔ راسکوف نے ناروف کو آنکھ سے مخصوص اشارہ کرتے ہوئے کہا

اور ناروف سر ہلاتا ہوا پروفیسر کے پیچھے چل پڑا۔ راسکوف بھی چند لمحے وہیں کھڑا رہا پھر وہ بھی اس کمرے سے نکل کر اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ناروف اندر داخل ہوا۔

"پروفیسر باہر چلا گیا"۔۔۔۔۔ راسکوف نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں میں نے سپیشل وے کھلوا دیا ہے۔ لیکن باس پروفیسر ضد کر رہا ہے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں اور اگر پروفیسر کو کچھ ہو گیا تو روسیاہ کی حکومت ہماری بوٹیاں نوچ لے گی۔ اس وقت پروفیسر میزائلوں کے بارے میں اپنے بے پناہ علم کی وجہ سے پورے روسیاہ میں ٹاپ مین سمجھا جاتا ہے"۔۔۔۔۔ ناروف نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اسی لئے میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھ دو مسلح آدمی لے لو اور پھر پروفیسر کا چھپ کر تعاقب کرو۔ اگر پروفیسر کو کوئی خطرہ ہو تو تم فوراً ایکشن میں آجانا"۔۔۔۔۔ راسکوف نے کہا اور ناروف سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ناروف اپنے ساتھ دو مسلح آدمی لئے سپیشل وے سے باہر جنگل میں آگیا۔ اس کی تیز نظروں نے دور جاتے ہوئے پروفیسر کو دیکھ لیا۔ پروفیسر بڑے مغرورانہ انداز میں بغیر کسی احتیاط کے پوائنٹ ٹو کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

ناروف اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کے تعاقب میں چل پڑا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو ساری بات سمجھا دی تھی اس لئے وہ بھی انتہائی محتاط انداز میں چل رہے تھے۔

ابھی پروفیسر پوائنٹ لوٹ سے کافی فاصلے پر تھا کہ اچانک ایک جھاڑی کے پیچھے سے کوئی کالا سا سایہ یکلخت پروفیسر پر جھپٹا اور وہ پروفیسر کو ساتھ لئے ایک بڑی سی جھاڑی میں جا گرا۔ ابھی وہ سنبھل ہی رہے تھے کہ انہوں نے اس جھاڑی میں سے جس میں وہ کالا سایہ اور پروفیسر گرے تھے۔ ایک زوردار انسانی چیخ سنی۔

"پروفیسر — پروفیسر" — ناروف اور اس کے دونوں مسلح ساتھی سب احتیاط بھول کر چیختے ہوئے آگے بڑھے ہی تھے کہ اچانک تیز فائرنگ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ناروف کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں کئی دہکتے ہوئے انگارے گھس گئے ہوں۔ وہ چیخ مار کر گرا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں اپنے دونوں ساتھیوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں ان کی چیخیں ایسی تھیں کہ ناروف ایک لمحے میں سمجھ گیا کہ یہ ان کے حلق سے نکلنے والی آخری چیخیں ہی ہو سکتی ہیں۔ اس کے اپنے دماغ میں زبردست جھماکے ہو رہے تھے اور پورے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں۔ لیکن اس کا ذہن کام کر رہا تھا۔ وہ بہرحال ہوش میں تھا۔ دہکتے ہوئے انگارے اس کے بازوؤں اور ٹانگوں میں گھسے تھے لیکن اس کے

باوجود اس کا پورا جسم کسی پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے آپ سنبھالتا ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

عمران دوڑتا ہوا پوائنٹ لوٹ سے نکل کر باہر جنگل میں آیا اور پھر اس طرف کو دوڑنے لگا جدھر سے اس کے خیال کے مطابق آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن تھوڑی ہی دور جانے کے بعد وہ یکلخت ٹھٹک کر ایک درخت کی آوٹ میں ہو گیا۔ ں نے دیکھا کہ ایک بارعب چہرے والا آدمی جس کے سر کے ل اور جسم پر موجود لباس بری طرح مسلا ہوا تھا' کھڑا تھا ار جوزف اور ناواشنگو دونوں ہی اس کے سامنے غلاموں ، انداز میں کھڑے تھے۔ ناواشنگو کے ہاتھ میں مشین گن تھی ر جوزف خالی ہاتھ کھڑا تھا۔

"ناواشنگو اسے گولیوں سے چھلنی کر دو" — اچانک اس ب شخصیت کے حامل آدمی نے چیخ کر کہا اور ناواشنگو کا

وہ ہاتھ جس میں اس نے مشین گن پکڑی ہوئی تھی تیزی سے اٹھا اور اس کا رُخ جوزف کی طرف ہوا ہی تھا کہ یکلخت جوزف بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور ناواشنگو کے ہاتھ سے مشین گن اڑتی ہوئی دور جا گری۔ اور وہ جوزف کی فلائنگ کک کھا کر جھاڑیوں میں جا گرا۔

"رک جاؤ حبشی"۔۔۔۔ اس بارعب شخصیت نے چیخ کر کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بھی چیختا ہوا اچھل کر جھاڑی میں جا گرا۔ جوزف نے زخمی ہونے کے باوجود واقعی بے پناہ حوصلے اور پھرتی سے کام لیتے ہوئے اپنے جسم کو فضا میں ہی گھماتے ہوئے اس بارعب شخصیت کے سینے پر فلائنگ کک جما دی تھی اور پھر اس کے گرتے ہی جوزف اس طرف کو دوڑ پڑا جدھر ناواشنگو کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر گری تھی۔ اسی لمحے وہ بارعب شخصیت اچھل کر کھڑی ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل صاف نظر آ رہا تھا۔ اور جوزف کی چونکہ اس کی طرف پشت تھی اس لئے جوزف کا ہٹ ہو جانا یقینی تھا۔ عمران کا ہاتھ تیزی سے جیب سے باہر آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے اس شخصیت پر فائر کھولتا جھاڑی میں گرا ہوا ناواشنگو کسی چیتے کی طرح اچھل کر اس آدمی سے ٹکرایا اور پھر اسے ساتھ لئے دوبارہ جھاڑی میں جا گرا۔ اس طرح اس آدمی کو جوزف پر فائر کرنے کی مہلت ہی نہ ملی تھی۔ جوزف اس دوران مشین گن اٹھا کر مڑ چکا تھا اور پھر اس کی مشین گن کا رُخ اس جھاڑی کی طرف

ہوا ہی تھا جہاں ناواشنگو اس آدمی کے ساتھ گرا تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے جوزف کے ہاتھ سے مشین گن اڑتی ہوئی دور جا گری۔

"خبردار جوزف۔۔۔۔ رک جاؤ۔۔۔۔ اسے مت مارو"۔۔۔۔ عمران نے فائر کرتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھنے لگا۔ ناواشنگو اس دوران بغیر کوئی آواز نکالے ایک طرف گر کر بے حس و حرکت ہو چکا تھا جبکہ وہ آدمی اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ عمران اس کے سر پر پہنچ گیا۔

"تم پروفیسر برسکی ہو"۔۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا اور وہ آدمی اپنے عقب سے عمران کی آواز سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور پھر اس کی تیز نظریں عمران کی نظروں سے ٹکرائی ہی تھیں کہ عمران کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ عمران نے یکلخت اپنے ذہن کو ایک لمحے کے لئے بلینک کیا اور دوسرے لمحے اس نے اپنے ذہن کی پوری قوت کو ایک نقطے پر مرکوز کرتے ہوئے مقابل کے ذہن پر پورا دباؤ ڈالنا چاہا لیکن دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں ایک زوردار دھماکہ ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے پھر اچانک اس کے تاریکی میں ڈوبے ہوئے ذہن میں روشنی کا ایک جگنو چمکا اور پھر یہ روشنی تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔

"عمران صاحب — عمران صاحب" ـــــ اچانک کیپٹن شکیل کی آواز اس کے کانوں میں پڑی اور عمران نے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے دماغ میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگیں مگر درد کی یہ لہریں صرف چند لمحوں تک محسوس ہوئیں۔ اس کے بعد اس کا ذہن نارمل ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ زمین پر چت لیٹا ہوا ہے اور کیپٹن شکیل اس پر جھکا اسے آوازیں دے رہا ہے۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"آپ کو کیا ہو گیا تھا عمران صاحب" ـــــ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا لیکن عمران کی نظریں سامنے زمین پر چت لیٹے ہوئے اس بارعب شخصیت پر جمی ہوئی تھیں جس کے سر پر ایک گومڑا ابھرا ہوا تھا اور وہ بیہوش پڑا ہوا تھا۔

"اوہ یہ بیہوش کیسے ہو گیا" ـــــ عمران نے کیپٹن شکیل کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"اس پر ناواشنگو نے اچانک حملہ کر دیا تھا۔ اس نے اس کے سر پر لکڑی ماری ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

اور عمران کی نظریں تیزی سے ناواشنگو کی طرف گھوم گئیں جو دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے ہوئے اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ جوزف اسے بازو سے پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"یہ یقیناً پروفیسر برسکی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ناواشنگو نے آج دوسری بار میری زندگی بچائی ہے۔ ورنہ یہ پروفیسر برسکی مجھے لازماً سلے ڈ دیتا" ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"باس آپ نے میری مشین گن پر فائر کیوں کیا تھا۔ میں اس کے ٹکڑے اڑا دیتا" ـــــ اسی لمحے جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں دراصل اس سے زندہ ملاقات کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال مجھے تم بتاؤ کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہم پوائنٹ ٹو پر چلیں۔ میں اس پروفیسر کو اٹھا لیتا ہوں۔ وہاں سارے ساتھی یقیناً پریشان ہوں گے" کیپٹن شکیل نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں لے چلو اسے اٹھا کر" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے جھک کر زمین پر پڑے ہوئے پروفیسر کو اٹھایا اور کندھے پر لاد لیا۔

"آپ جب دوسرے کمرے میں گئے باس تو میں نے اس ناواشنگو سے کہا کہ وہ مجھے وہ جگہ دکھائے جہاں اس کے کہنے کے مطابق وہ دونوں سفید فام دیکھے تھے۔ میرا خیال تھا کہ میں راستہ ڈھونڈ نکالوں گا اور پھر کسی سفید فام کو اغوا کر کے یہاں لے آؤں گا لیکن ابھی ہم دونوں تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ ہم نے

دور سے اس آدمی کو آتے ہوئے دیکھا۔ پھر ہم نے اس کے پیچھے کچھ فاصلے پر تین اور سفید فاموں کی جھلک بھی دیکھ لی جو مسلح تھے۔ میں نے ناواشنگو سے کہا کہ وہ ان مسلح افراد کو سنبھالے جبکہ میں اس آدمی کو سنبھالتا ہوں کیونکہ میں خالی تھا جبکہ ناواشنگو کے پاس مشین گن تھی۔ پھر ناواشنگو مجھ سے علیحدہ ہو کر آگے چلا گیا۔ اس کے بعد جب یہ آدمی اس جھاڑی کے پاس پہنچا تو میں اس پر جھپٹ پڑا اور اسے نیچے گرا کر میں نے اس کی کنپٹی پر مکہ مارنا چاہا۔ اسی لمحے مجھے فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دیں لیکن ابھی میں مکہ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھا ہی رہا تھا کہ یکلخت جیسے میرے ذہن نے میرا ساتھ چھوڑ دیا۔ اس آدمی کی آنکھوں سے دیو تاؤں جیسی چمک نکل رہی تھی۔ میں اس کے حکم کی تعمیل کے لئے مجبور تھا۔ اور میں اس کے سامنے اس طرح کھڑا تھا جیسے جنگل میں اژدھا کی آنکھوں کے سامنے ہرن بے بس ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسی لمحے دور سے ناواشنگو بھی دوڑتا ہوا آیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی وہ بھی میرے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا۔ پھر اس نے میرے چہرے سے نظریں ہٹا کر ناواشنگو کو مجھ پر فائر کرنے کا حکم دیا ہی تھا کہ میرے ذہن پر موجود اس کی چمک دور ہو گئی اور میں نے اپنے فوری بچاؤ کے لئے ناواشنگو پر حملہ کر دیا اور اس کے ساتھ ہی میں نے اس شخص کو بھی نیچے گرایا اور پھر میں مشین گن اٹھانے دوڑ پڑا تاکہ اس شخص کا خاتمہ کر دوں لیکن آپ نے فائر کر کے میری مشین گن گرا دی اور پھر

میں نے دیکھا کہ آپ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑے تھے کہ یکلخت آپ اچھل کر پشت کے بل نیچے گرے اور بے حس و حرکت ہو گئے۔ یہ بھی یقیناً اس شخص کا کارنامہ تھا۔ میں کافی فاصلے پر تھا۔ جب کہ ناواشنگو جو پہلے بے حس و حرکت پڑا تھا آپ کے نیچے گرتے ہی یکلخت اچھلا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اور اس نے لکڑی کا وار اس شخص کے سر پر کر دیا۔ اس شخص کے منہ سے چیخ نکلی اور ضرب کھانے کے باوجود اس نے گھوم کر ناواشنگو کی طرف دیکھا اور ناواشنگو جو دوسرا وار کرنا چاہتا تھا یکلخت اچھل کر پیچھے گرا لیکن اسی لمحے یہ شخص بھی لہرا کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل بھی دوڑتے ہوئے یہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے آپ کو ہوش میں لانے کی کوشش شروع کر دی جبکہ میں نے اس ناواشنگو کو سنبھالا اور پھر آپ بھی ہوش میں آ گئے اور یہ ناواشنگو بھی، لیکن اس نے ہوش میں آتے ہی اس طرح دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا تھا جیسے اس کا دماغ پھٹنے والا ہو"۔۔۔۔۔ جوزف نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔

"واقعی یہ ناواشنگو کی قسمت ہے کہ اس کا ذہن ابھی تک صحیح سلامت ہے۔ دراصل اس پروفیسر کو اس کے ذہن پر پورا دباؤ ڈالنے کی مہلت ہی نہیں ملی"۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میں دور سے دوڑتا ہوا آ رہا تھا کہ میں نے

آپ کو اچانک اچھل کر نیچے گرتے دیکھا۔ آپ کو کیا ہو گیا تھا۔ حالانکہ اس پروفیسر نے ہاتھ بھی نہ ہلایا تھا۔ کیا اس نے کوئی ذہنی عمل کیا تھا؟" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں کیپٹن شکیل ـــ یہ واقعی ماورائی علوم میں بے پناہ طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ میں نے کوشش کی کہ اس کے ذہن کو اپنی پوری قوت لگا کر کنٹرول کر سکوں لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میرا اپنا دماغ بلینک ہو گیا۔ اگر ناواشنگو عین اسی لمحے اس پر لکڑی کا وار نہ کرتا تو یقیناً دوسرے لمحے یہ مزید دباؤ ڈال کر میرے دماغ کو اس طرح پھاڑ کر رکھ دیتا کہ جیسے تربوز کو زمین پر پھینک دیا جائے تو اس کا اوپری خول تو سلامت رہتا ہے لیکن اندر موجود اس کا سارا مواد بُری طرح کریک ہو جاتا ہے اور یہ مار بھی اس لئے کھا گیا کہ جس وقت اس کے سر پر لکڑی ماری گئی یہ اپنے ذہن کی پوری قوت مجھ پر لگائے ہوئے تھا۔ اس عالم میں ضرب لگنے سے اس کا اپنا ذہن بھی بلینک ہو گیا لیکن بلینک ہونے کے دوران بھی اس کے ذہن کی قوت نے ناواشنگو کے ذہن پر اس قدر دباؤ ڈالا ہی تھا کہ ناواشنگو بھی بیہوش ہو کر گر گیا" ـــــ عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ پروفیسر انتہائی خوفناک حد تک طاقتور ذہن کا مالک ہے پھر تو اسے زندہ نہیں چھوڑنا چاہیے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں پوائنٹ ٹو پر جا کر میں اس کے ذہن میں موجود یہ

خوفناک طاقت نکال دوں گا۔ میں اس جیسے آدمی کو ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔ اس شخص کا ذہن ایک عجوبہ ہے اور پھر میزائلوں کے سبجیکٹ میں بھی یہ اتھارٹی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر اس کا ذہن کنٹرول ہو جائے تو پھر یہ پاکیشیا کے لئے بے حد کارآمد ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد وہ پوائنٹ ٹو کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ باقی سارے ساتھی باہر آ چکے تھے اور وہ ایک دوسرے کو سہارا دیئے ہوئے کھڑے تھے۔ اس طرح ان کی ایک قطار سی بن گئی تھی۔

"ارے ارے یہاں جنگل میں کون سخی ملے گا جو تم یوں قطار بنائے ہوئے بھکاریوں کی طرح کھڑے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان سب نے بے اختیار ایک دوسرے کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہاتھ ہٹا لیئے۔

"عمران صاحب ـــ ہم آپ کی طرف سے پریشان تھے۔ اور اگر آپ دور سے آتے ہوئے نظر نہ آتے تو کسی نہ کسی طرح گرتے پڑتے آپ کی طرف آنا ہی تھا۔ اس لئے ہم ایک دوسرے کو سہارا دینے کی کوشش کر رہے تھے" ـــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تنویر نے تو سہارا دینے کی بجائے جولیا کا سہارا لے رکھا تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ تنویر کا ہاتھ جولیا کے کاندھے پر تھا۔

"بکواس کرنے کا تم کوئی موقع نہیں چھوڑتے۔ مس جولیا نے خود مجھ سے کہا تھا کہ میں اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ لوں" تنویر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تو اس میں شرمندہ ہونے والی کونسی بات ہے۔ بھائی بہنوں کا معاملہ ایسے ہی تو ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم بکواس ختم کرو اور مجھے یہ بتاؤ کہ یہ آدمی کون ہے"۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"اسے یہیں لٹا دو کیپٹن شکیل ۔۔۔ اندر جانے کی بجائے اگر ہم یہاں باہر رہیں تو زیادہ اچھا رہے گا۔ اس طرح ہم اس پاس کی نگرانی بھی کر سکتے ہیں اور جوزف تم نیچے جا کر دونوں بیگ لے آؤ"۔۔۔۔ عمران نے وہیں اطمینان سے گھاس پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ جوزف پوائنٹ ٹو کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل نے پروفیسر کو زمین پر لٹا دیا۔ باقی ممبران بھی ان کے گرد بیٹھ گئے۔

"ماسٹر مجھے سخت شرمندگی سی ہو رہی ہے کہ اس بار میں اس مشن میں کوئی کام کرنے کی بجائے الٹا بوجھ بن گیا ہوں"۔۔۔۔ جوانا نے جو ایک طرف خاموش کھڑا تھا" اچانک بول پڑا۔

"تم شدید زخمی ہو جوانا۔ تمہارا بچ جانا ہی ہمارے لئے کافی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا کا سکڑا ہوا چہرہ قدرے بحال ہو گیا۔

"تم ہمیں تو بتاؤ یہ کون ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس بار عمران نے مختصر طور پر پیش آنے والے واقعات بتا دیئے۔ ساتھ

ہی اس نے جوزف کے لائے ہوئے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس کے اندر موجود ایک سرنج نکال کر ایک طرف رکھ دی پھر اس نے اسی باکس کے اندر سائیڈ پر موجود ایک باریک سی سوئی نکالی جس کے اوپر چوڑا سا دستہ لگا ہوا تھا۔

"اسے اٹھا کر درخت کے تنے کے ساتھ بٹھا دو بلکہ اسے تنے کے ساتھ اس طرح باندھ دو کہ یہ ہل نہ سکے"۔۔۔۔ عمران نے دستے والی سوئی ہاتھ میں لے کر بیہوش پڑے ہوئے پروفیسر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔۔۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو اور یہ سوئی کیسی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تم دیکھتی جاؤ ۔۔۔۔ ضرورت سے زیادہ عقلمندوں کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے اور تم بھی اپنے آپ کو عقلمند کہلانا پسند کرتی ہو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا عقلمند ہے تو باس نے اسے سیکنڈ چیف بنایا ہے تم جیسے احمق کو کیوں نہیں بنا دیا"۔۔۔۔ ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے موقع دیکھتے ہی بات کر دی۔ ظاہر ہے اس کا اس بات سے مقصد ایک تیر میں دو شکار کرنا تھا۔ جولیا بھی خوش ہو جاتی اور عمران پر بھی طنز ہو جاتی۔

"تم خاموش رہو تنویر۔ تمہاری زبان بھی اب بہت چلنے لگ گئی ہے"۔۔۔۔ عمران کے بولنے سے پہلے جولیا نے اسے جھاڑ دیا۔ وہ خود تو چاہے جو کہتی رہے لیکن کسی دوسرے کے منہ سے

عمران سے متعلق کوئی بات برداشت نہ کر سکتی تھی اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے اور عمران جو شاید کچھ کہنے کے لئے منہ کھول ہی رہا تھا، مسکراتا ہوا خاموش ہو گیا۔

اس دوران صفدر اور کیپٹن شکیل نے بیگ میں موجود نائلون کی باریک رسی کی مدد سے درخت کے تنے کے ساتھ پروفیسر کی پشت لگا کر بیٹھے ہوئے انداز میں اس کے جسم کو اس طرح جکڑ دیا کہ وہ ذرا سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔

"اب آپ سب لوگ خاموش رہیں ورنہ یہ عظیم دماغ ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سرنج اور دستے والی سوئی اٹھا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا اور سب نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے نہ بولنے کی قسم کھالی ہو۔

عمران نے سرنج ایک پتھر پر رکھی اور انگلیوں سے پروفیسر کے سر کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی ایک انگلی پروفیسر کی کھوپڑی کے قدرے دائیں طرف رک گئی۔ عمران نے دوسرے ہاتھ میں موجود سوئی کو بڑے احتیاط بھرے انداز میں عین اس جگہ رکھا جہاں اس کی انگلی تھی۔ ایک آدھ لمحے کے لئے اس نے سوئی کو ذرا سا ایڈجسٹ کرنے میں لگایا اور پھر اس نے دستے کے درمیان رکھی ہوئی انگلی کو ذرا سا دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ سوئی انتہائی تیز رفتاری سے گھومنے لگی۔ عمران دستے کو دباتا رہا اور گھومتی ہوئی سوئی پروفیسر کی کھوپڑی کے اندر

آہستہ آہستہ اترتی چلی گئی۔ جب وہ آدھی سے زیادہ اندر چلی گئی تو عمران نے دستے پر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت بے پناہ سنجیدگی طاری تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر پتھر پر رکھی ہوئی سرنج اٹھائی جس کے اندر ہلکے کریم کلر کا محلول موجود تھا۔ پھر سوئی کے اوپر لگی ہوئی کیپ ہٹا کر اس نے دستے کے نچلے سرے پر انگلی رکھ کر اسے آہستہ سے اوپر کو جھٹکا اور پھر دستے کو اس طرح کھولنے لگا جیسے پیچ کھلتا ہے۔ چند لمحوں بعد دستہ سوئی سے علیحدہ ہو گیا۔ عمران نے اسے احتیاط سے ایک پتھر پر رکھ دیا۔ سوئی کا اوپر والا سرا اب بغیر دستے کے تھا اور اس کے اندر باریک سا سوراخ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے بڑی احتیاط سے سرنج والی سوئی کو اس سوراخ میں ایڈجسٹ کیا۔ سوئی انتہائی باریک تھی۔ اس لئے وہ پروفیسر کی کھوپڑی میں اتری ہوئی سوئی کے اندر موجود باریک سوراخ میں غائب ہو گئی۔ اب یوں لگ رہا تھا جیسے کھوپڑی میں اتری ہوئی سوئی بھی سرنج کے ساتھ فٹ ہو۔ عمران نے آہستگی سے سرنج میں موجود محلول کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ سرنج ویسے تو محلول سے بھری ہوئی تھی لیکن جب اس کا ایک تہائی حصہ خالی ہو گیا تو عمران نے اس کے ہینڈل سے انگوٹھا ہٹایا اور سرنج کو واپس کھینچ لیا۔ اس کے بعد اس نے وہی کیپ جو پہلے سرنج پر چڑھی ہوئی تھی دوبارہ سوئی پر چڑھائی اور سرنج پاس کھڑے صفدر کے ہاتھ میں دے کر اس نے وہی دستہ اٹھایا اسے احتیاط سے دوبارہ سوئی کے سرے پر رکھ کر پیچ کی

طرح گھمانے لگا۔ اس کے بعد اس نے پوری قوت سے جھٹکا دے کر کھوپڑی میں اتری ہوئی سوئی کو باہر کھینچ لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا جیسے اس کے کاندھوں پر لدا ہوا ٹنوں بوجھ اتر گیا ہو۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے ـــــ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ ؟ ـــــ" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس کے ذہن کے اس حصے کو بیکار کر دیا ہے جس کی مدد سے یہ ماورائی علوم میں اس قدر دسترس رکھتا تھا۔ اب یہ صرف سائنسدان ہے۔ اس طرح یہ آسانی سے کنٹرول میں آجائے گا اور اگر ہو سکا تو پاکیشیا کے کام بھی آتا رہے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ لیکن کیا تمہیں پہلے سے پروفیسر کے متعلق معلوم تھا جو تم یہ عجیب و غریب سامان ساتھ لے آئے تھے ؟" ـــــ جولیا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ارے نہیں جولیا ـــــ ابھی میں تنویر کی طرح اتنا عقلمند نہیں ہوا۔ یہ سامان تو دماغ کے آپریشن کے کام آتا ہے۔ اس سرنج میں جو محلول ہے یہ بیک وقت دو طرح کام کرتا ہے۔ اگر اسے صرف صحت مند ذہن میں انجیکٹ کر دیا جائے تو یہ اس حصے کے خلیات کو نہ صرف توڑ پھوڑ دیتا ہے بلکہ آئندہ کے لئے ان کی نشوونما بھی روک دیتا ہے۔ لیکن اگر اسے ایسے حصے میں انجیکٹ کیا جائے جو زخمی ہو یا ٹوٹا پھوٹا ہو تو پھر یہ اس

کو فوری طور پر صحت مند کرنے کا عمل شروع کر دیتا ہے۔ عام طور پر اسے دماغ کے اندر چوٹ لگ جانے کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اب اگر میں یہی محلول دوبارہ پروفیسر کے دماغ کے اس حصے میں انجیکٹ کر دوں تو پروفیسر دوبارہ اسی حالت میں آجائے گا۔ یہ باکس اس لئے میں نے ساتھ رکھا تھا کہ اگر کسی کو دماغی چوٹ لگ جائے تو اس کا بروقت علاج ہو سکے" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اب تم اس پروفیسر کو کس طرح ٹریٹ کرنا چاہتے ہو" جولیا نے پوچھا۔

"دیکھو ابھی یہ ہوش میں آجائے گا۔ اس کے بعد اس کی ذہنی کیفیت کو مدنظر رکھ کر ہی کوئی پلاننگ کی جا سکتی ہے" عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد پروفیسر کے جسم میں حرکت محسوس ہونے لگ گئی اور وہ سب پروفیسر کی طرف متوجہ ہو گئے عمران اٹھ کر پروفیسر کے بالکل سامنے آکر باقاعدہ آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا جبکہ باقی لوگ سائیڈوں پر تھے۔ تھوڑی دیر بعد پروفیسر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ وہ چند لمحوں تک خالی خالی نظروں سے عمران کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی لیکن سب نے دیکھا کہ اب اس کی آنکھوں میں ابھرنے والی چمک میں وہ تیزی نہ تھی جو اس سے پہلے محسوس ہوتی تھی۔ پروفیسر چند لمحے آنکھیں سکوڑے عمران کو دیکھتا رہا پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں بند

ہوگئیں۔ اس نے ایک بار پھر عمران کی آنکھوں میں دیکھا لیکن اس بار پہلے سے کہیں زیادہ جلدی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی پروفیسر کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"یہ ــــ یہ مجھے کیا ہو گیا ہے ــــ میرا دماغ کام ہی نہیں کر رہا"ــــ پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو۔

"یہ ناداشنگو جو جنگلوں کا محافظ ہے لکڑی کا صحیح استعمال جانتا ہے۔ اس نے لکڑی تمہارے سر پر ایسی جگہ ماری ہے کہ اب تم صرف مادی سائنسدان رہ گئے ہو۔ اکلٹ سائنس والا خانہ پچک گیا ہے"ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ــــ کیا کہہ رہے ہو تم"ــــ پروفیسر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظریں جیسے عمران سے چپک کر رہ گئیں اور پھر سب لوگوں نے عجیب تماشہ دیکھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس طرح ایک دوسرے کو گھور رہے تھے جیسے جانی دشمن اچانک آمنا سامنا ہونے پر ایک دوسرے کو گھورتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ عمران کی آنکھیں سکڑنے لگ گئیں اور اسی لمحے پروفیسر کی آنکھوں میں غیر محسوس سا پھیلاؤ آنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں موجود چمک بھی پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ مدھم ہوتی جا رہی تھی۔

"پروفیسر برسکی تمہارا ذہن میرے کنٹرول میں ہے"ــــ عمران کے منہ سے اچانک انتہائی سرد آواز نکلی۔

"ہاں میں محسوس کر رہا ہوں کہ میرا ذہن تمہارے کنٹرول میں ہے"ــــ پروفیسر کے حلق سے منمناتی ہوئی آواز نکلی۔

"صرف محسوس نہیں بلکہ تمہارا ذہن مکمل طور پر میرے کنٹرول میں ہے"ــــ عمران کا لہجہ یکلخت تحکمانہ ہو گیا۔

"ہاں میرا ذہن مکمل طور پر تمہارے کنٹرول میں ہے"ــــ اس بار پروفیسر کا لہجہ اور دبا ہوا تھا۔

"تم میرے احکامات کی تعمیل کرو گے"ــــ عمران نے کہا۔

"ہاں میں تمہارے احکامات کی تعمیل کروں گا" پروفیسر نے جواب دیا۔

"تم یہاں سے سیدھے اڈے میں واپس جاؤ گے۔ وہاں تم ین میزائل سیکشن میں ڈبلیو ڈبلیو کو ایسی جگہ نصب کرو گے جہاں کسی کی نظر نہ پڑ سکے اور کوئی تمہیں اسے نصب کرتے ہوئے نہ دیکھ سکے"ــــ عمران نے کہا۔

"ہاں میں تمہارے حکم کی تعمیل کروں گا"ــــ پروفیسر نے جواب دیا۔

"اب میں تین بار تالی بجاؤں گا اور تم شعور میں آ جاؤ گے لیکن تمہارے ذہن میں میرے احکامات موجود رہیں گے اور تمہارا لاشعور شعور میں آنے کے باوجود میرے احکامات کی تعمیل کرتا رہے گا"ــــ عمران نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں میرا لاشعور تمہارے احکامات کی تعمیل کرتا رہے گا" پروفیسر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے دونوں ہاتھ اٹھا کر تین بار تالی بجائی تو پروفیسر کے پورے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس کی پھیلی ہوئی آنکھیں تیزی سے نارمل ہونے لگیں۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہوگئے۔ وہ اس طرح ادھر اُدھر دیکھنے لگا جیسے پہلی بار ہوش میں آیا ہو۔

" پروفیسر برسکی تم دنیا کے سب سے بڑے سائنسدان کہلاتے ہو اس لئے میں نے تمہیں گولی نہیں ماری ورنہ تم جس طرح ہمیں ہلاک کرنے آئے تھے میں ایک تو کیا تمہارا پورا جسم گولیوں سے چھلنی کر دیتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تت۔۔۔ تت تم عمران ہو۔ مجھے یاد ہے میں نے تمہارے ذہن پر زبردست دباؤ ڈالا تھا۔ پھر تم کیسے بچ گئے"۔۔۔۔ پروفیسر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

" دراصل میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی ڈھیٹ ہڈی کا بنا ہوا ہوں۔ بہرحال اگر تم وعدہ کرو کہ مجھے سچ سچ بتا دو گے کہ یہ اڈہ کن مقصد کے تحت قائم کیا گیا ہے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" کونسا اڈہ۔۔۔۔ کس اڈے کی بات کر رہے ہو"۔۔۔۔ پروفیسر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہی جس میں پچاس پچاس فٹ لمبے میزائل لانچرز نصب کئے جا رہے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ تمہیں یہ تفصیل کیسے معلوم ہوئی"۔۔۔۔ پروفیسر کے لہجے میں واقعی شدید حیرت تھی۔

" میں علم نجوم جانتا ہوں۔ اس میں حساب کتاب نہیں کرنا پڑتا۔ بس کسی ستارے کو دم سے پکڑا اور ستارے صاحب نے فرفر سب کچھ بتانا شروع کر دیا۔ تم میرے سوال کا جواب دو"۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" تمہارا تعلق ایشیا کے کس ملک سے ہے"۔۔۔۔ پروفیسر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" میں جانتا ہوں کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ لیکن مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے۔ یہ میرا وعدہ ہے کہ تمہارا یہ مشن میرے ملک کے خلاف بھی ہوا تب بھی میں تمہیں یہاں سے زندہ اڈے تک جانے دوں گا اور اڈے میں داخل ہونے تک تمہیں کچھ نہ کہا جائے گا۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہونہہ۔۔۔۔ تم واقعی میری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار آدمی ہو۔ بہرحال میں بتا دیتا ہوں۔ ہمارا مقصد ایشیا کے ایک اسلامی ملک پاکیشیا میں قائم شدہ ایٹمی اڈے پر میزائل فائر کرنا ہے"۔۔۔۔ پروفیسر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" تمہارا مشن کب مکمل ہو رہا ہے "۔۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں پوچھا۔

" زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کا کام باقی ہے۔ اس کے بعد پاکیشیا کا وہ ایٹمی اڈہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائے گا "۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے تعاون کا شکریہ۔ جوزف پروفیسر صاحب کو کھول دو اور انہیں اڈے تک زندہ جانے دو "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے پروفیسر کے جسم سے بندھی ہوئی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد پروفیسر آزاد ہو چکا تھا۔ آزاد ہوتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا واقعی تم اپنا وعدہ پورا کرو گے۔ کہیں تم میری پشت میں تو گولیاں نہیں مارو گے "۔۔۔۔ پروفیسر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی اسے زندہ واپس جانے دیا جائے گا۔

" ہاں میں نہ صرف اپنا وعدہ ہی پورا کروں گا بلکہ تمہیں ایک تحفہ بھی دے رہا ہوں۔ آخر تم عظیم سائنسدان ہو اور مجھ سے زیادہ سائنسدانوں کا قدر دان اور کون ہو سکتا ہے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر کرومیم کی تہہ والے کاغذ کا لپٹا ہوا بنڈل پروفیسر کے ہاتھ میں دے دیا۔

" یہ ڈبلیو ڈبلیو ہے پروفیسر لیکن تم اسے اڈے کے اندر جا کر کھولو گے، پہلے نہیں "۔۔۔۔ عمران کا لہجہ یکلخت تحکمانہ ہو گیا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ میں اسے اڈے کے اندر جا کر کھولوں گا پہلے نہیں "۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا اور پیکٹ کو جیب میں رکھ لیا۔

" ناواشنگو تم پروفیسر کے ساتھ جاؤ اور اسے اڈے تک چھوڑ کر واپس آؤ لیکن سنو تم نے پروفیسر کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا "۔۔۔۔ عمران نے ایک طرف کھڑے ناواشنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جو حکم آقا عمران "۔۔۔۔ ناواشنگو نے جواب دیا اور پھر وہ پروفیسر کے ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

" تم نے ناواشنگو کو کیوں ساتھ بھیجا ہے۔ کیا پروفیسر خود نہیں جا سکتا تھا "۔۔۔۔ ان کے درختوں میں غائب ہوتے ہی جولیا نے پوچھا۔

" ہو سکتا ہے پروفیسر مین اڈے میں جانے کی بجائے پوائنٹ ٹو جیسے کسی اور اڈے میں چلا جائے۔ ہمیں تو معلوم نہیں ہے کہ اس جیسے اور کتنے اڈے یہاں موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جب تک ناواشنگو اسے چھوڑ کر واپس آئے گا اس وقت تک اتنا وقفہ پروفیسر برسکی کو مل جائے گا کہ وہ ڈبلیو ڈبلیو کو میزائل سیکشن میں نصب کر لے چنانچہ واپسی

پرہم ریموٹ کنٹرول سے ڈبلیو ڈبلیو کو چارج کر دیں گے اور یہ خوفناک اڈہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائے گا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ پروفیسر برسکی کو آپ پاکیشیا لے جائیں گے اور جبکہ پروفیسر اڈے کے اندر ہوگا تو اڈے کے ساتھ ساتھ وہ بھی ختم ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں پہلے میرا ارادہ یہی تھا لیکن جب میں نے پروفیسر کے ذہن میں جھانکا تو میں نے دیکھا کہ پروفیسر دراصل یہودی النسل ہے اور اس کے ذہن میں مسلمانوں کے لئے اس قدر شدید نفرت موجود ہے جسے مکمل طور پر واش نہیں کیا جا سکتا اس لئے مجبوراً مجھے یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ اس طرح اس اڈے کے ساتھ ساتھ اس پروفیسر سے بھی مسلمانوں کی جان چھوٹ جائے گی ورنہ اگر یہ بچ کر دوبارہ روسیاہ یا اسرائیل پہنچ جاتا تو پھر پاکیشیا کے خلاف کسی منصوبے پر کام شروع کر دیتا۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر اس قدر بڑے سائنسدان کی موت پر افسوس ہوگا، لیکن جو شخص چاہے کتنا بڑا کیوں نہ ہو جہاں میرے ملک کی سلامتی کا مسئلہ ہوگا وہاں اسے بہرحال مرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ اس کے ساتھیوں کے جسموں میں بے اختیار سردی کی ہلکی سی لہر دوڑ گئی۔

"ہو سکتا ہے اڈے کے اندر کوئی ایسی مشین موجود ہو جو

ڈبلیو ڈبلیو کو چیک کر لے۔ بہرحال وہاں راسکوف تو موجود ہے"۔ اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایسی کوئی مشین نہیں ہے۔ میں نے مارٹینا سے تفصیلی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ البتہ ایسا سسٹم ہے کہ باہر سے اندر کوئی نہیں جا سکتا لیکن اندرونی طور پر ایسا کوئی نظام نہیں رکھا گیا کیونکہ انہیں مکمل یقین تھا کہ ان کے انتظامات کی وجہ سے کوئی غیر آدمی اندر داخل نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ پروفیسر کنٹرول میں نہ آتا یا باہر ہی نہ آتا تو پھر تم نے اندر جانے کا کیا پروگرام بنایا تھا"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"آخری صورت یہی تھی کہ میں ڈبلیو ڈبلیو کو اس اڈے کے اوپر رکھ کر فائر کر دیتا۔ اس طرح پورا اڈہ تو شاید تباہ نہ ہوتا لیکن راستہ بہرحال بن جاتا لیکن اندر سے باہر مار کرنے کے لئے انہوں نے چھوٹے میزائل رکھے ہوئے ہیں۔ ہمیں ڈبلیو ڈبلیو کی تباہی سے بچنے کے لئے کافی دور سے اسے فائر کرنا پڑتا اور پھر جب ہم وہاں پہنچتے تو وہ لوگ اس دوران سنبھل چکے ہوتے اس لئے بہرحال اس میں سو فیصد رسک تھا لیکن اگر اور کوئی صورت نہ نکلتی تو یہ رسک لینا ہی پڑتا"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

اس طرح کی باتوں میں انہیں وقت کا بھی احساس نہ ہوا اور پھر انہیں ناٹشکو تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آتا دکھائی دیا تو

وہ سب چونک پڑے۔

" پروفیسر اڈے کے اندر چلا گیا ہے " ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں آقا عمران ـــ وہ میرے سامنے جھاڑی کے اندر غائب ہو گیا ہے " ـــــ ناواشنگو نے قریب آ کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے پھر اس خوفناک اڈے کا خاتمہ کر ہی دیا جائے" عمران نے کہا اور اس نے جیب سے کریم کی تہہ والے کاغذ میں لپٹا ہوا پیکٹ نکالا اور اس کی تہہ کھولنے لگا۔ اس کے چہرے پر چٹانوں جیسی سنجیدگی طاری تھی جبکہ باقی ساتھی بھی سنجیدہ چہرے لئے خاموش کھڑے تھے۔ کاغذ کی تہہ میں موجود ڈبلیو ڈبلیو کا ریموٹ کنٹرولر نکال کر اس نے کاغذ کو ایک طرف پھینک دیا اور وہ سب غور سے اس چھوٹے سے آلے کو دیکھنے لگے جس کے اندر اس قدر خوفناک اڈے کی تباہی پوشیدہ تھی۔ جسے ناقابل تسخیر بنانے کے لئے روسیاہ نے اپنی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تھا اور پھر عمران نے ریموٹ کنٹرولر کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

" ہا ـــ ہا ـــ ہا احمق آدمی۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ پروفیسر برسکی اس ڈبلیو ڈبلیو کی تباہ کاریوں کو نہیں جانتا اور میں اپنے ہی ہاتھوں اس عظیم اڈے کو تباہ کر دوں گا۔ ہا ـــ ہا ـــ ہا۔ اب اسے معلوم ہو جائے گا کہ پروفیسر برسکی کیا ہے " ـــــ دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں بیٹھے پروفیسر برسکی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

" میں سمجھا نہیں آپ کی بات " ـــــ سامنے بیٹھے ہوئے راسکوف نے چونک کر پوچھا۔ وہ دونوں ابھی دفتر میں پہنچے تھے۔ پروفیسر برسکی جیب واپس اڈے میں داخل ہوا تو راسکوف دیر ہو جانے کی وجہ سے بے چینی کے عالم میں انٹرلس میں ہی ٹہل رہا تھا۔ اس نے پروفیسر سے حالات پوچھنے کی کوشش کی لیکن پروفیسر نے صرف اس قدر بتایا کہ اس نے واپس

آتے ہوئے ناروف اور اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں جھاڑیوں میں پڑی دیکھی ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے کچھ نہ بتایا اور پھر وہ بجائے اپنے سیکشن میں جانے کے سیدھا راسکوف کے دفتر میں آ گیا۔ وہ بار بار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھ رہا تھا۔ دفتر میں پہنچ کر بھی راسکوف نے پروفیسر سے کچھ پوچھنے کی کوشش کی لیکن پروفیسر نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے اسے خاموش رہنے کے لئے کہا اور اب اچانک پروفیسر نے قہقہہ لگاتے ہوئے ایسی بات کر دی کہ راسکوف بری طرح چونک پڑا۔

"تم پوچھ رہے تھے کہ باہر کیا ہوا۔ اب میں بتاتا ہوں کہ کیا ہوا۔ میں جا رہا تھا کہ اچانک ایک کالا سا خوفناک سایہ مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ میں نیچے گر پڑا۔ وہ کالا سایہ ایک گرانڈیل حبشی تھا۔ اس نے مجھے نیچے گرا کر مجھے مکہ مارنا چاہا مگر میں نے اس کا ذہن کنٹرول کر لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ وہ ناواشنگو بھی وہاں موجود ہے۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور جب مجھ پر وہ حبشی حملہ آور ہوا تو اس وقت میں نے اپنے سے کچھ دور عقب میں مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنیں لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ ناروف اور اس کے ساتھی اس فائرنگ کا شکار ہو رہے ہیں۔ پھر جب میں نے ناواشنگو کو دیکھا تو میں نے اسے بھی کنٹرول میں کر لیا۔ اس کے بعد میں نے ناواشنگو کو حکم دیا کہ وہ اس حبشی کو گولی مار دے لیکن اچانک وہ حبشی میرے

کنٹرول سے نکل گیا۔ اس نے حیرت انگیز طور پر ناواشنگو کو بھی ضرب لگا کر نیچے گرایا اور مجھے بھی۔ پھر وہ چونکہ میری طرف سے پشت کر کے دوڑ پڑا تھا اس لئے میں اس کا ذہن کنٹرول نہ کر سکتا تھا اس لئے میں نے مشین پسٹل سے اس پر فائر کرنا چاہا لیکن اسی لمحے وہ ناواشنگو مجھ سے آ ٹکرایا اور میں دوبارہ گر پڑا۔ پھر میں نے ناواشنگو کو اپنی ذہنی طاقت سے اچھال کر ایک طرف پھینک دیا۔ اسی لمحے وہ عمران میرے سر پر پہنچ گیا۔ وہ خاصے طاقتور ذہن کا مالک ہے لیکن ظاہر ہے میرا مقابلہ تو نہ کر سکتا تھا اس لئے میں نے اس پر براہ راست دباؤ ڈال کر اس کا ذہن پھاڑنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن بلینک ہو گیا۔ وہ گر پڑا۔ ابھی میں اپنے ذہن کو سنبھال ہی رہا تھا کہ اچانک میرے سر پر خوفناک ضرب لگی اور پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں رسیوں سے ایک درخت سے جکڑا ہوا تھا اور وہ عمران میرے سامنے بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے دوسرے ساتھی ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔ میں نے پھر اپنے ذہن کو حرکت دی لیکن یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ میرے ذہن کی طاقت آدھی رہ گئی تھی۔ اسی لمحے میں نے محسوس کیا کہ عمران میرے ذہن کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے لیکن اسے میری اصل ذہنی طاقت کے بارے میں اندازہ نہ تھا۔ بہرحال اس آدھی طاقت سے میں اس کا ذہن کنٹرول میں نہ کر سکتا تھا تو وہ بھی میرے ذہن کو کنٹرول نہ کر سکتا تھا۔ میں نے فوری طور پر یہی سوچا

کہ اس طرح ظاہر کر دوں کہ یہ عمران یہی سمجھے کہ میرا ذہن اس کے کنٹرول میں آ گیا ہے۔ وہی ہوا' وہ مجھے حکم دینے لگا کہ میں ہمیشہ اس کے کنٹرول میں رہوں گا۔ پھر اس نے مجھے واپس اڈے میں جانے کا حکم دیا اور ساتھ کہا کہ میں ڈبلیو ڈبلیو اپنے ساتھ لے جاؤں اور اسے میزائل سیکشن میں ایسی جگہ نصب کر دوں جہاں سے کوئی دوسرا بھی اسے نہ دیکھ سکے اور مجھے نصب کرتے بھی کوئی نہ دیکھ سکے۔ میں نے اسے یقین دلا دیا کہ ایسا ہی ہو گا۔ ایسا میں نے اس لئے کہا تھا کہ اس طرح سے وہ لازماً مجھے چھوڑ کر اڈے کے اندر آنے کا موقع دیتا۔ پھر اس نے مجھے اپنے طور پر شعوری کنٹرول سے آزاد کر کے ڈبلیو ڈبلیو کا پیکٹ جو کہ کرومیم کی تہہ والے کاغذ میں لپٹا ہوا تھا یہ کہہ کر دیا کہ یہ اس کی طرف سے تحفہ ہے میں چونکہ اس دوران اس کا ذہن بھی پڑھ چکا تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ وہ یہ تحفہ کیوں دے رہا ہے۔ پھر اس نے ناواشنگو کو میرے ساتھ بھیج دیا تاکہ میں کسی اور اڈے پر نہ جاؤں اور ناواشنگو کے واپس جانے تک وہ اندازہ لگا لے کہ میں اسے میزائل سیکشن میں نصب کر چکا ہوں گا لیکن میں نے بتایا ہے کہ اس نے میرے ذہن کے متعلق غلط اندازہ لگایا تھا۔ عمران انتہائی طاقتور ذہن کا مالک ہے۔ اس لئے میں اس پر تو کنٹرول نہ کر سکتا تھا لیکن ناواشنگو جیسے احمق کو تو میں پھر بھی کنٹرول کر سکتا تھا چنانچہ میں نے اس کی چال اس پر ہی الٹ دینے کا پلان بنا لیا۔ اڈے پر پہنچ کر میں نے اس ناواشنگو کے ذہن کو کنٹرول میں کیا اور

پھر وہ ڈبلیو ڈبلیو اسے دے کر حکم دیا کہ وہ اسے جیب میں رکھ کر واپس اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس جائے اور انہیں صرف اتنا بتائے کہ میں اس کے سامنے اڈے کے اندر چلا گیا ہوں اور اس پیکٹ کے متعلق کچھ نہ بتائے۔ چنانچہ وہ ناواشنگو چلا گیا۔ اس لئے میں وقت دیکھ رہا تھا کہ وہ کتنی دیر میں واپس پہنچے گا۔ اب وہ احمق عمران اپنے طور پر تو اس ریموٹ کنٹرولر کو آپریٹ کر کے یہ سمجھ کر ڈبلیو ڈبلیو کو فائر کرے گا کہ ڈبلیو ڈبلیو میزائل سیکشن میں نصب ہے اور اس طرح وہ اس اڈے کو تباہ کر دے گا لیکن اسے یہ معلوم نہ ہو گا کہ ڈبلیو ڈبلیو تو اس کے قریب کھڑے ناواشنگو کی جیب میں موجود ہے۔ اس طرح ڈبلیو ڈبلیو تو ضرور چلے گا لیکن اڈے کی بجائے اس عمران اور اس کے ساتھی ہی ذروں میں تبدیل ہو جائیں گے "۔۔۔۔۔ پروفیسر برسکا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ویل ڈن پروفیسر۔۔۔۔ آپ نے تو کمال ذہانت سے کام لیا ہے۔ اس طرح ہمارا اڈہ بھی بچ جائے گا اور یہ لوگ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے۔ ویل ڈن پروفیسر میں آپ کی ذہانت اور عظمت کو سلام کرتا ہوں "۔۔۔۔۔ راسکوف نے بے پناہ مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن ابھی تک دھماکے کے اثرات یہاں تک نہیں پہنچے ڈبلیو ڈبلیو جس قدر طاقتور ہے اس کے پھٹنے سے تو پورے اڈے میں زلزلہ سا آ جاتا "۔۔۔۔۔ پروفیسر نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

"اڑہ تو شاک پروف ہے پروفیسر۔۔۔ لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ اثرات تو ضرور ہی محسوس ہونے چاہئیں"۔۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

"میرے خیال کے مطابق تو اب تک دھماکہ ہو جانا چاہیے ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے ایک بار پھر باہر جانا پڑے گا"۔۔۔۔ پروفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں پروفیسر۔۔۔۔ آپ کو باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ پوائنٹ ٹو پر ایسی مشین موجود ہے جسے اگر آن کیا جائے تو وہ پوائنٹ ٹو کے دھانے کے اردگرد کا منظر اور اگر ہم چاہیں تو اندر کا منظر بھی دکھا سکتی ہے۔ آئیے میرے ساتھ بس تھوڑی سی دیر لگے گی اس مشین کو چلانے میں لیکن ہم باہر گئے بغیر سب کچھ چیک کر سکیں گے"۔۔۔۔ راسکوف نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ اگر ایسی بات ہے تو زیادہ بہتر ہے"۔۔۔ پروفیسر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران نے ریموٹ کنٹرول کے آن ہونے والا بٹن دبایا۔ ریموٹ کنٹرول پر وہ بلب سپارک دینے لگا جو ظاہر کرتا تھا کہ ڈبلیو ڈبلیو بالکل درست حالت میں ہے اور اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ اس بلب کے سپارک کرتے ہی عمران کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

"ہاں بھئی۔۔۔ اب مشن مکمل ہو ہی جائے"۔۔۔۔ عمران نے گردن گھما کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو دم سادھے خاموش کھڑے ریموٹ کنٹرول کو دیکھ رہے تھے۔ ایک طرف ناوانشگو بھی غلاموں کی طرح سر جھکائے کھڑا تھا۔

"میں تین تک گنتی گنوں گا اور تین کی گنتی ختم ہوتے ہی یرخون کا اڈہ ختم ہو جائے گا جو اس لئے بنایا گیا تھا کہ پاکیشیا کو تباہ کر سکے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں

کہا اور پھر اس نے باقاعدہ گنتی شروع کر دی. گنتی شروع ہوتے ہی سب ساتھی سانس لینا بھول ہی گئے. عمران نے تین تک گننے کے بعد ریموٹ کنٹرول کے اس بٹن پر انگلی رکھ کر اسے پریس کر دیا. جس کے پریس ہوتے ہی خوفناک حد تک طاقتور ڈبلیو ڈبلیو فائر ہو جانا تھا. لیکن فائر بٹن پریس کرتے ہی عمران بری طرح چونک پڑا کیونکہ فائر لیب آن نہ ہوا تھا. اس کا مطلب تھا کہ فائر کرنے والی ریز ڈبلیو ڈبلیو کی فائرنگ مشین تک نہیں پہنچ رہیں.

"کیا ___ کیا مطلب ___ یہ فائر کیوں نہیں ہو رہا." ___ عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا.

"فائر نہیں ہو رہا ___ کیا مطلب" ___ صفدر نے چونک کر پوچھا.

"ڈبلیو ڈبلیو تو درست حالت میں ہے لیکن یہ فائر نہیں ہو رہا اس لئے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں کوئی تکنیکی خرابی پیدا ہو گئی ہے یا کر دی گئی ہے. پھر آخر یہ فائر کیوں نہیں ہو رہا" ___ عمران کے لہجے میں شدید الجھن تھی.

"ہو سکتا ہے اس پروفیسر نے اسے کسی ایسی چیز میں رکھ دیا ہو کہ فائر نہ ہو سکے. آخر وہ بھی بہت بڑا سائنسدان ہے" جولیا نے کہا اور دوسرے لمحے عمران بری طرح اچھل پڑا.

"اوہ ___ اوہ حماقت ہو گئی. اب میں سمجھ گیا ہوں کہ یہ فائر کیوں نہیں ہو رہا" ___ عمران نے بری طرح ہونٹ چباتے

ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریموٹ کنٹرول کو آف کر دیا.

"کیا ہوا ___ کچھ ہمیں بھی تو بتائیے" ___ سب ساتھیوں نے چونک کر کہا.

"اس احمق پروفیسر نے ڈبلیو ڈبلیو کو کرومیم کی تہہ والے کاغذ سے نکالے بغیر ویسے ہی کہیں رکھ دیا ہے اور اس کرومیم کی تہہ والے کاغذ کی وجہ سے فائرنگ ریز اس تک نہیں پہنچ رہیں. اوہ واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی ہے. مجھے اس کاغذ سے علیحدہ کر کے دینا چاہیے تھا." ___ عمران نے اسی طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور سب کے حلق سے طویل سانس نکل گئے.

"اس کا مطلب ہے کہ ڈبلیو ڈبلیو بھی ہاتھ سے گیا اور اڈہ بھی تباہ نہ ہو سکا. اب کیا کرنا ہے" ___ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا.

"اب خود جا کر اڈہ تباہ کرنا پڑے گا اور کیا کریں" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ ناواشنگو سے مخاطب ہو گیا.

"ناواشنگو تم جنگلوں کے محافظ ہو. کوئی ایسا راستہ بتاؤ جس سے ہم اڈے کے اندر پہنچ سکیں" ___ عمران نے ایک خیال کے تحت پوچھا.

"آقا عمران . . . ." ___ ناواشنگو نے سر اٹھا کر

عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران بُری طرح چونک پڑا۔ اس نے قریب سے جب ناواشنگو کی آنکھوں میں جھانکا تھا تو اسے فوراً معلوم ہو گیا تھا کہ ناواشنگو کا ذہن کنٹرولڈ ہے۔ اس کی آنکھیں اس کا صاف پتہ دے رہی تھیں۔ عمران نے یہ احساس ہوتے ہی اس کے ذہن کو ٹٹولنا شروع کر دیا اور شاید اسی لئے ناواشنگو بات کرتے کرتے رک گیا تھا۔ دوسرے لمحے عمران کے چہرے پر شدید سراسیمگی کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ اس نے نظریں ناواشنگو کے چہرے سے ہٹائیں اور تیزی سے ناواشنگو پر جھپٹ پڑا۔ دوسرے لمحے ناواشنگو اس کے سینے سے جکڑا کھڑا تھا۔

"کیا ــــ کیا ہوا"ــــــ سب لوگ عمران کی اس حرکت سے بُری طرح چونک پڑے۔

"صفدر اس کی جیب سے ڈبلیو ڈبلیو نکال لو ــــ جلدی کرو"ــــــ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور عمران کا یہ فقرہ سارے ساتھیوں پر بم بن کر گرا۔

"کیا ــــ کیا مطلب ــــ ڈبلیو ڈبلیو اور اس کی جیب میں"ــــــ صفدر جیسے آدمی نے بھی بُری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو ــــ نکالو اسے"ــــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر ناواشنگو پر جھپٹ پڑا اور واقعی چند لمحوں بعد کرومیم کی تہہ والے کاغذ میں لپٹا ڈبلیو ڈبلیو اس کے ہاتھوں

میں تھا۔ عمران نے ایک جھٹکا دے کر ناواشنگو کو ایک طرف کیا اور جلدی سے صفدر کے ہاتھوں سے ڈبلیو ڈبلیو لے لیا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار تھے۔

"اوہ خدا کی پناہ اگر یہ پھٹ جاتا تو اڈے کی بجائے ہمارے جسموں کے ذرات فضا میں بکھر جاتے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ڈبلیو ڈبلیو ہمارے پاس کھڑے ناواشنگو کی جیب میں موجود ہو گا لیکن خدا کا شکر ہے کہ جو حماقت مجھ سے ہوئی تھی وہی حماقت اس پروفیسر برسکی سے بھی سرزد ہوئی اور اس حماقت کی وجہ سے اس وقت ہم زندہ سلامت کھڑے ہیں"ــــــ عمران نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو تم نے پروفیسر کو دیا تھا۔ یہ اس کے پاس کیسے پہنچ گیا"ــــــ جولیا نے خوف اور حیرت کے ملے جلے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے پروفیسر کی ذہنی طاقت کا انتہائی غلط اندازہ لگایا تھا۔ وہ میری توقع سے بھی کہیں زیادہ طاقتور ذہن کا آدمی ہے۔ میں نے اپنی طرف سے اتنا محلول اس کی کھوپڑی میں انجیکٹ کیا تھا کہ اس کی ذہنی طاقت ختم ہو گئی تھی لیکن وہ چونکہ زیادہ طاقتور تھا اس لئے اس کی طاقت پوری طرح ختم نہ ہوئی تھی۔ البتہ وہ میرے ذہن پر کنٹرول نہ کر سکتا تھا۔ اور یقیناً اس نے مجھے ڈاج دیا کہ وہ میرے ذہن کے کنٹرول میں آ گیا ہے لیکن ایسا نہ تھا۔ اس طرح وہ یہاں سے بچ کر چلا

گیا اور پھر اس نے ناواشنگو کے ذہن کو کنٹرول کر کے یہ ڈبلیو ڈبلیو اس کی جیب میں منتقل کر دیا اور اسے حکم دیا کہ وہ اس کے متعلق اظہار نہ کرے لیکن ہماری قسمت اچھی تھی کہ پروفیسر کو بھی یہ خیال نہ آیا کہ وہ اسے کاغذ سے نکال کر دے۔ اگر وہ ایسا کر لیتا تو فائر بٹن پریس ہوتے ہی ہم سب ختم ہو جاتے"۔ عمران نے کہا اور اس کی بات سنتے ہی ایک بار تو سب ساتھیوں کے چہرے زرد پڑ گئے۔ ناواشنگو اب بھی ایک طرف سر جھکائے خاموش کھڑا تھا جیسے اس کا اس سارے واقعہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔ عمران چند لمحے خاموش کھڑا سوچتا رہا پھر وہ ناواشنگو سے مخاطب ہوا۔

" ناواشنگو میری طرف دیکھو"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ناواشنگو نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا، اور دوسرے لمحے اس کی پلکیں بھی جھپکنا بند ہو گئیں۔ وہ یک ٹک عمران کی آنکھوں میں دیکھے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک جھٹکے سے نظریں ہٹائیں تو ناواشنگو بری طرح چونک کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

" اوہ آقا عمران ۔۔۔ میں واپس کیسے اور کب آیا ہوں۔ میں تو اس پروفیسر کے ساتھ گیا تھا"۔۔۔۔ ناواشنگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم اچھے جنگلوں کے محافظ ہو ناواشنگو، کہ تمہیں جنگلوں کے بارے میں بھی علم نہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" مجھے یہ تم کیا کہہ رہے ہو آقا عمران ۔۔۔ ناواشنگو سے زیادہ جنگلوں کو کوئی جان سکتا ہے"۔۔۔۔ ناواشنگو نے اس بار بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر ایسی بات ہے تو پھر تم نے اب تک مجھے یہ کیوں نہیں بتایا کہ مقدس چشمہ کہاں موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اوہ مقدس چشمہ ۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ یہ راز تو صرف میں جانتا ہوں ۔۔۔ میں ناواشنگو ۔۔۔ اور یہ راز اس قدر مقدس ہے کہ میں اس کو کسی طرح بھی کسی کو نہیں بتا سکتا کیونکہ اس چشمے کی وجہ سے تو ٹکڑی کا مقدس جنگل زندہ ہے"۔۔۔۔ ناواشنگو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہارے اس مقدس چشمے کا پانی وہ سفید فام استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس چشمے کو نہ صرف ڈھونڈھ نکالا ہے بلکہ پائپوں کی مدد سے وہ اڈے کے اندر لے گئے ہیں۔ تمہارا یہ مقدس پانی ان خوفناک میزائلوں کی تنصیب میں کام آ رہا ہے"۔ عمران نے اسے اکسانے کے لئے بات بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔۔۔ اوہ ایسا نہیں ہو سکتا ۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس کا پانی کوئی آدمی استعمال نہیں کر سکتا۔ یہ مقدس چشمہ ہے"۔ ناواشنگو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" آؤ پھر مجھے دکھاؤ کہاں ہے وہ چشمہ، میں تمہیں ابھی

ثابت کر دیتا ہوں کہ میں سچ کہہ رہا ہوں یا جھوٹ "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" نہیں آقا عمران ۔۔۔ میں اس چشمے تک کسی غیر کو نہیں لے جا سکتا۔ تمہیں بھی نہیں۔ یہ مقدس چشمہ ہے۔ صرف میری ذات وہاں تک جا سکتی ہے "۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اچھا تمہاری مرضی "۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ناواشنگو کندھے اچکا کر خاموش ہو گیا۔

" آقا عمران تم سچ کہہ رہے ہو کہ ان سفید فاموں نے مقدس چشمے کے پانی کو استعمال کیا ہے "۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ہاں میں درست کہہ رہا ہوں ۔۔۔ جاؤ جا کر دیکھ لو "۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" مجھے جانا ہوگا اور اگر ان سفید فاموں نے ایسا کیا ہے تو پھر ناواشنگو ان سے ایسا انتقام لے گا کہ ان کی نسلیں بھی ختم ہو جائیں گی مگر ناواشنگو کا انتقام ختم نہ ہوگا "۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے غراتے ہوئے کہا۔

" کیسے لوگے انتقام، وہ تو اڈے کے اندر بند ہیں اور اڈے میں کوئی جا نہیں سکتا "۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" کوئی جائے یا نہ جائے ناواشنگو بہر حال جا سکتا ہے۔

ناواشنگو کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ میں جا رہا ہوں "۔ ناواشنگو نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے اس طرف کو مڑ گیا جدھر اڈہ تھا۔

" مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ تم اڈے کے اندر گئے ہو "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں آقا عمران ۔۔۔ لیکن ایک راستہ ایسا ہے جس کا علم ان سفید فاموں کو بھی نہیں ۔۔۔ وہ مقدس راستہ ہے۔ اس میں سے صرف میں گزر سکتا ہوں "۔ ناواشنگو نے کہا۔

" تم اس راستے کی بات کر رہے ہو جو درخت کے کھوکھلے تنے سے جاتا ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناواشنگو اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

" تت ۔۔۔ تت تم سب کچھ کیسے جانتے ہو۔ کیا تم بھی اپنے جنگلوں کے ناواشنگو ہو "۔۔۔۔۔ ناواشنگو حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" ہو سکتا ہے وہ راستہ بھی سفید فاموں نے ڈھونڈ نکالا ہو، جیسے پوائنٹ ٹو والی سرنگ انہوں نے ڈھونڈ نکالی تھی اور اب یہ راستہ بند ہو چکا ہو "۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ اس کا تو مجھے علم نہیں ہے"۔ —— ناداشنگو نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

" اگر راستہ بند ہو گیا ہو تو پھر تمہیں اس راستے تک ہمیں لے جانے میں تو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے"۔ —— عمران نے کہا۔

" ہاں اگر ایسا ہے تو واقعی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ ناداشنگو نے کہا اور عمران کا چہرہ کھل اٹھا۔

" ٹھیک ہے —— آؤ بھئی اب تم آسانی سے چل سکتے ہو تو تمہیں اس مقدس راستے کی زیارت کراؤں"۔ —— عمران نے کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے پھر وہ سب ناداشنگو کے ساتھ آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران نے جوزف اور جوانا کو بیگ بھی ساتھ لے چلنے کو کہہ دیا تھا اس لئے دونوں بیگ بھی وہ اٹھائے ہوئے تھے۔

" واقعی مجھ سے حماقت ہو گئی ہے۔ مجھے کاغذ سے علیحدہ کر کے ناداشنگو کو ڈبلیو ڈبلیو دینا چاہیے تھا لیکن میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ آئی تھی لیکن وہ کونسا مقدس راستہ ہے جس کا ذکر یہ عمران کر رہا ہے"۔ —— ایک میز پر رکھی ایک مستطیل شکل کی مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے پروفیسر برسکی نے ساتھ بیٹھے راسکوف سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس مشین پر موجود سکرین کے ذریعے انہوں نے نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کی تمام حرکات دیکھی تھیں بلکہ ان کی گفتگو بھی سنی تھی اور پھر جب وہ سب چلتے ہوئے اس مشین کی رینج سے باہر ہو گئے تو سکرین پر سے ان کی تصویریں بھی غائب ہو گئیں اور ان کی آوازیں بھی سنائی دینا بند ہو گئیں۔ اس وقت پروفیسر برسکی نے بات کی تھی۔

" جہاں تک میرا خیال ہے عمران اڈے کے شمالی طرف موجود ایک ٹیڑھی میڑھی سی سرنگ کی بات کر رہا ہے۔ اڈے کی تعمیر کے وقت یہ سرنگ سامنے آئی تھی اور پھر ہم نے چونکہ دیوار کھڑی کر دی تھی اس لئے اس سرنگ کی ہمیں پرواہ نہ رہی تھی لیکن مجھے حیرت ہے کہ عمران کو ان ساری باتوں کا کیسے علم ہو گیا۔ کیا یہ شخص جادوگر ہے "۔۔۔۔۔ راسکوف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں جانتا ہوں اسے کیسے معلوم ہوا ہے۔ اس نے ناوانشگو کے ذہن کو ٹٹول کر سب کچھ معلوم کر لیا ہے چونکہ ناوانشگو کے نزدیک چشمہ اور راستے کا محل وقوع مقدس ہے اس لئے ان کے گرد ناوانشگو کے ذہن میں مقدس ہالہ بن گیا ہے اور ذہن ٹٹولنے والے علم کے لئے یہی مسئلہ آج تک حل نہیں ہو سکا کہ مقدس ہالے کو کیسے کراس کیا جائے۔ مقدس ہالہ اس قدر راسخ خیالات پر مبنی ہوتا ہے کہ اسے کوئی ذہنی قوت کراس نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ عمران کو اتنا تو معلوم ہو گیا ہے کہ ایسا راستہ اور ایسا چشمہ موجود ہے۔ اس نے اس چشمے اور راستے کو بھی دیکھ لیا ہے لیکن چونکہ ان کے محل وقوع ناوانشگو کے ذہن میں موجود مقدس دھند میں لپٹے ہوئے ہیں اس لئے وہ باوجود کوشش کے ان کے محل وقوع معلوم نہیں کر سکا۔ اس لئے اس نے اندازے سے باتیں کر کے ناوانشگو کو اکسایا اور ساتھ ملا لیا لیکن اسے معلوم نہیں کہ راستہ واقعی دیوار ڈال کر بند کر دیا گیا ہے "۔۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیا۔

" لیکن اس سے اسے کیا حاصل ہو گا۔ وہ دیوار بھی نہیں

توڑ سکتا اور پانی کا پائپ بھی کیونکہ وہ ہم نے پہلے زمین کی انتہائی گہرائی تک لے جا کر پھر اسے موڑ کر اوپر لے آئے ہیں اور وہ بھی فاصلے فاصلے سے اس جوڑ میں بھی سیسہ بھرا ہوا ہے "۔۔۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

" تم بھول رہے ہو کہ اس کے پاس ڈبلیو ڈبلیو ہے۔ اس سے وہ دیوار تو توڑ ہی لے گا "۔۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

" نہیں پروفیسر ۔۔۔۔۔ دیوار ڈبلیو ڈبلیو تو ایک طرف ایٹم بم سے بھی نہیں ٹوٹ سکتی۔ ان دیواروں میں ایسے کیمیکلز استعمال کئے گئے ہیں جو ایٹم بم بلکہ ہائیڈروجن بم کے دھماکے کو بھی جذب کر کے بیکار کر سکتے ہیں "۔۔۔۔۔ راسکوف نے جواب دیا۔

" اوہ پھر ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔ لیکن اب ان کا خاتمہ بھی تو ہونا چاہیے ورنہ یہ ہمیں سکون سے مشن مکمل نہ ہونے دیں گے "۔۔۔۔۔ پروفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ایک صورت ہے کہ جب یہ اس راستے میں داخل ہو جائیں تو ہم اڈے کا راستہ کھول کر اس دھانے تک جائیں اور پھر اس دھانے کے اندر میزائل فٹ کر کے اسے فائر کر دیں۔ اس طرح یہ دونوں طرف سے پھنس جائیں گے۔ آگے دیوار اور پیچھے میزائل۔ اس طرح ان کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا "۔۔۔۔۔ راسکوف نے کہا۔

" مگر تم وہ دھانہ جانتے ہو "۔۔۔۔۔ پروفیسر نے چونک کر پوچھا۔

" بالکل جانتا ہوں — کمپیوٹر سروے رپورٹ میرے پاس موجود ہے۔ اس میں اس سرنگ اور اس کے دھانے کی پوری تفصیل موجود ہے"۔ —— راسکوف نے کہا۔

" پھر ٹھیک ہے — لیکن ایسا کرنے کے لئے جائے گا کون۔ — کیا تم جاؤ گے"۔ —— پروفیسر نے کہا۔

" ظاہر ہے مجھے ہی جانا پڑے گا۔ اگر ناروف اور کرشن زندہ ہوتے تو میں انہیں بھیجتا لیکن اب مجھے خود جانا ہو گا"۔ راسکوف نے کہا۔

" میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا — چلو اٹھو۔ ون الیون میزائل ان کے لئے یقینی موت بن جائے گا اور یہ میزائل میں ہی فٹ کر سکتا ہوں تم نہیں"۔ —— پروفیسر نے کہا اور راسکوف سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

تھوڑی دیر بعد راسکوف ایک دس فٹ لمبا سرخ رنگ کا میزائل کاندھے پر اٹھائے اڈے سے نکل کر باہر جنگل میں آیا تو پروفیسر بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے شمال کی طرف بڑھنے لگے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد راسکوف ایک پرانے شاہ بلوط کے درخت کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ اس درخت کا تنا بے حد چوڑا تھا اور اس وقت اس تنے کے اندر باقاعدہ ایک خلا سا صاف نظر آ رہا تھا۔

راسکوف نے احتیاط سے آگے بڑھ کر اس خلا کے اندر جھانکا۔ اس خلا سے ایک سرنگ نما راستہ نیچے گہرائی کی طرف

ڈھلوانی صورت میں جا رہا تھا۔

" یہ ہے دھانہ"۔ —— راسکوف نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں سمجھ گیا ہوں — یہ بتاؤ کہ یہاں سے ہمارے اڈے کی دیوار کتنے فاصلے پر ہو گی"۔ —— پروفیسر نے پوچھا۔

" صرف آدھا کلومیٹر کا فاصلہ ہو گا"۔ —— راسکوف نے جواب دیا۔

" کافی ہے ون الیون میزائل اس پوری سرنگ میں خوفناک تباہی پھیلا دے گا اور پھر ان کے پاس ڈبلیو ڈبلیو بھی ہے۔ وہ بھی پھٹ جائے گا اور اس خلا کی موجودگی بتا رہی ہے کہ یہ لوگ اندر سرنگ میں موجود ہیں۔ اتارو اس میزائل کو"۔ —— پروفیسر نے کہا اور راسکوف نے سر ہلاتے ہوئے کاندھے پر لدے ہوئے میزائل کو درخت کے تنے کے ساتھ احتیاط سے رکھ دیا۔ پروفیسر نے میزائل کو اٹھایا اور پھر خلا کے درمیان رکھ کر اسے اس طرح ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا کہ میزائل فائر ہونے کے بعد ادھر ادھر جانے کی بجائے ٹھیک سرنگ کے اندر دوڑتا ہوا آگے جائے۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اسے ایڈجسٹ کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

" قدموں کے نشانات بھی موجود ہیں اندر جاتے ہوئے"۔ راسکوف نے کہا۔

" ہاں میں نے بھی دیکھے ہیں — اب یہ کسی صورت بھی نہ

بچ سکیں گے۔ اب یہ پوری طرح چوہے دان میں پھنس گئے ہیں "۔ —— پروفیسر نے کہا اور پھر اس نے جیب سے میزائل کا چارجر نکالا اور اسے ایڈجسٹ کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے میزائل فائر کر دیا۔ چارجر کا فائر بٹن دبتے ہی میزائل سرر کی تیز آواز سے اچھل کر اندر سرنگ میں غائب ہو گیا اور پھر چند سیکنڈ بعد ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور زمین اس طرح لرزی جیسے نیچے زمین کی گہرائی میں زلزلہ آ گیا ہو۔

" ہا —— ہا —— ہا اب ان کا خاتمہ ہو گیا۔ ون الیون میزائل نے ان کے جسموں کو راکھ میں تبدیل کر دیا ہو گا "۔ —— پروفیسر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور راسکوف بھی بے پناہ مسرت کی وجہ سے قہقہہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔

" یہ لوگ واقعی بھوتوں کی طرح چمٹ گئے تھے۔ بہرحال اب ان کا خاتمہ ہو گیا۔ اب ہم اپنا مشن اطمینان سے تکمیل تک پہنچائیں گے۔ اس طرح پاکیشیا کا غرور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ جائے گا "۔ —— راسکوف نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں واپس اڈے میں جانے کے لئے مڑ گئے۔ ان کے چہروں پر گہرا اطمینان موجود تھا۔

سپیشل وے پر پہنچ کر وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور راسکوف نے سپیشل وے آف کر کے اڈے کو ایک بار پھر محفوظ بنا دیا۔

" اب میں اپنے کام پر جا رہا ہوں۔ پہلے بھی ان لوگوں کے

چکر میں کام کا کافی ہرج ہو گیا ہے "۔ —— پروفیسر پوسکی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" یس پروفیسر —— میں بھی بُری طرح تھک گیا ہوں۔ اس لئے اب میں بھی آرام کرنا چاہتا ہوں "۔ —— راسکوف نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک راہداری میں مڑ کر اپنے دفتر والے حصے کی طرف بڑھ گیا جس کے ساتھ ہی اس کے آرام کرنے کا کمرہ موجود تھا۔

ناواشنگو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لئے جنگل کے اندر چلتا ہوا کافی دور آ گیا۔ جنگل کا یہ حصہ شاہ بلوط کے درختوں سے پُر تھا۔ چند لمحوں بعد ناواشنگو شاہ بلوط کے ایک پرانے درخت کے سامنے جا کر رک گیا۔

" یہ ہے مقدس راستے کا دھانہ ۔۔۔ آقا عمران " ۔۔۔۔ ناواشنگو نے تنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ کھولو اسے " ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ناواشنگو آگے بڑھا۔ وہ درخت کے تنے کی عقبی طرف گیا چونکہ تنا بے حد چوڑا تھا اس لئے وہ اس کے پیچھے آ کر ان کی نظروں سے چھپ گیا لیکن اسی لمحے ہلکی سی کڑکڑاہٹ کی آواز ابھری اور چوڑے تنے کے درمیان ایک خلا سا پیدا ہو گیا۔

ناواشنگو بھی تنے کے پیچھے سے نکل کر سامنے آ گیا۔ عمران

نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر وہ سب ناواشنگو کی رہنمائی میں اس خلا میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک ڈھلوانی سی سرنگ تھی جو نیچے ہی نیچے چلی گئی تھی۔ وہ سب اس ڈھلوان پر تیزی سے اترتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ سرنگ بالکل سیدھی تھی۔ اس میں کہیں بھی کوئی خم یا موڑ نہ تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ راستہ پاتال کی گہرائی تک چلا جائے گا۔ راستہ تنگ تھا اس لئے وہ سب ایک قطار کی صورت میں چلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ جوزف اور جوانا دونوں کے پھیلے ہوئے کندھے دونوں طرف کی دیواروں سے ٹکرا رہے تھے۔ پھر اچانک راستہ ختم ہو گیا۔ اور سامنے زمین کے اندر سے لے کر اوپر چھت تک سرخ رنگ کی ایک ٹھوس دیوار موجود تھی۔ عمران نے قریب جا کر غور سے اس دیوار کو دیکھا اور پھر اسے ہاتھ لگایا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر قدرے الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔

" یہ تو ایٹر بلاکس وال ہے۔ اس پر تو ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا۔ اوہ اس قدر مضبوط اڈہ ہونے کی تو مجھے توقع بھی نہ تھی " عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اب " ۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

" تم نے دیکھ لیا ناواشنگو، انہوں نے یہ مقدس راستہ بھی بند کر دیا ہے " ۔۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں پاس کھڑے ناواشنگو سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم نے درست کہا تھا لیکن میں ناواشنگو ہوں۔ یہ دیواریں مجھے نہیں روک سکتیں " ۔۔۔۔ ناواشنگو نے سر ہلاتے ہوئے

کہا۔ اس کے لہجے میں اعتماد تھا۔

" تو پھر جاؤ ـــــ پھر کھڑے کیوں ہو " ـــــ عمران نے کہا۔

" آپ لوگ بھی جانا چاہتے ہیں یا میں اکیلا چلا جاؤں " ناواشنگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" پہلے تم راستہ تو بتاؤ " ـــــ عمران نے کہا اور ناواشنگو نے مسکراتے ہوئے سائیڈ کی دیوار کی جڑ میں ایک جگہ زور سے پیر مارا تو گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار یکلخت درمیان سے کھل گئی اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جسے وہ لوگ عام زمینی دیوار سمجھ رہے تھے دراصل وہ ایک کافی بڑی چٹان تھی جس کے اوپر مٹی کی تہہ اس طرح چڑھی ہوئی تھی کہ عام نظروں سے وہ مٹی ہی نظر آتی تھی۔ یہ چٹان گڑگڑاہٹ کی آواز سے پیچھے کو ہٹ گئی تھی۔ دوسری طرف اب ایک اور سرنگ نظر آ رہی تھی۔ لیکن یہ سرنگ سیدھی آگے کو بڑھ گئی تھی اور یہ پہلے والی سرنگ سے چوڑی تھی۔ ناواشنگو کے پیچھے وہ سب بھی اس سرنگ میں داخل ہو گئے۔ سب سے آخر میں جوانا اندر داخل ہوا تھا اور ابھی وہ اندر داخل ہی ہوا تھا کہ یکلخت اس کے عقب میں انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وہ سب بے اختیار منہ کے بل نیچے گرے۔ اسی لمحے جوانا اس کے آگے جوزف اور اس سے آگے چلنے والے تنویر تینوں کے اوپر چھت سے مٹی کے تودے آ گرے اور ایک طرح سے وہ ان

تودوں کے نیچے دب کر رہ گئے۔ ہر طرف مٹی ہی مٹی پھیل گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے پوری سرنگ بیٹھ گئی ہو لیکن وہ حصہ جس میں عمران، ناواشنگو، صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا موجود تھے محفوظ تھا۔ لیکن خوفناک دھماکے کی وجہ سے پوری سرنگ اس بری طرح لرزی تھی کہ وہ بے اختیار نیچے گر گئے تھے۔ جوانا، جوزف اور تنویر کے چیخنے کی آوازیں اور اوپر سے گرنے والے مٹی کے بڑے تودوں کے دھماکوں کی آوازیں سنتے ہی وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور واپس پلٹے۔

" نکالو انہیں ـــــ ورنہ یہ دم گھٹ کر مر جائیں گے " ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر وہ آگے بڑھ کر پاگلوں کے سے انداز میں مٹی کو ہٹانے لگے۔ تھوڑی سی محنت کے بعد انہوں نے ان تینوں کو مٹی سے باہر کھینچ لیا۔ وہ تینوں ہی بیہوش ہو چکے تھے۔ عمران نے ان کے منہ اور ناک میں گھسی ہوئی مٹی انگلیوں سے صاف کی اور پھر باری باری تینوں کے سینوں پر مخصوص انداز میں مالش کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ تینوں ہوش میں آ گئے اور عمران نے اطمینان بھرا سانس لیا۔

" یہ ہوا کیا ہے " ـــــ صفدر نے ان کے ہوش میں آ جانے کے بعد اس خوفناک دھماکے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

" میزائل سرنگ میں فائر کیا گیا ہے۔ یہ مخصوص آواز اور دھماکہ انتہائی طاقتور میزائل کا ہی لگتا ہے " ـــــ عمران

نے کہا اور پھر وہ مٹی کے تودوں کو پھلانگتے ہوئے آگے کی طرف جانے لگا لیکن آگے زمین برابر تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ پہلے والی سرنگ یا تو مکمل یا اس کا آخری حصہ بالکل بیٹھ چکا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ اب ان کی واپسی کا راستہ مکمل طور پر مسدود ہو چکا تھا۔

"میزائل فائر کرنے کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہے"۔۔۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اب ہمیں ہر صورت میں آگے جانا ہوگا ورنہ ہم زمین کے اندر ہمیشہ کے لئے دفن ہو کر رہ جائیں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا بلکہ اندھیرے میں بھی اس کے چہرے پر ابھر آنے والے شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"انہوں نے مقدس راستہ تباہ کر دیا ہے۔ اب ان کی موت یقینی ہے"۔۔۔۔۔۔ ناداشنگو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر آگے کی طرف چل پڑا۔ سرنگ آگے جا کر ذرا سی گھومی اور پھر موڑ مڑتے ہی ناداشنگو بھی چونک کر رک گیا۔ کیونکہ سامنے وہی سرخ رنگ کی دیوار موجود تھی۔

"ارے یہاں کیسے دیوار آگئی"۔۔۔۔۔۔ ناداشنگو کے منہ سے بے اختیار نکلا اور عمران کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ ایسا سانس جیسے جواری اپنی آخری بازی بھی ہار کر سانس لیتا ہے۔

"آقا عمران یہاں بھی دیوار ہے۔ اوہ میں سمجھا تھا یہاں نہ ہوگی"۔۔۔۔۔۔ ناداشنگو نے مڑ کر مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا یہ مقدس راستہ مکمل طور پر بند ہو چکا ہے اور ہم اب نہ واپس جا سکتے ہیں اور نہ ہی اس دیوار کو توڑ سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ ڈبلیو ڈبلیو بھی اس دیوار کو نہیں توڑ سکتا۔ تم تو کہتے تھے کہ وہ پہاڑ کو فضا میں بکھیر سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اسے بھی اصل پریشانی کا احساس ہو گیا تھا۔

"ہاں بشرطیکہ وہ عام پہاڑ ہو۔ ائیر بلاکس کا بنا ہوا نہ ہو"۔ عمران نے کہا۔

"یہ ائیر بلاکس کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"مخصوص کیمکلز سے بلاکس بنائے جاتے ہیں اور پھر انہی کیمکلز کی مدد سے ان بلاکس کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر چھت یا دیوار بنائی جاتی ہے۔ یہ دیوار یا چھت اس قدر مضبوط ہوتی ہے کہ اس پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا۔ یہ بلاکس چونکہ انتہائی گراں قیمت میں پڑتے ہیں اس لئے انہیں صرف اس جگہ استعمال کیا جاتا ہے جہاں انتہائی ضرورت ہو۔ ایسے بلاکس اب تک صرف ایٹمک لیبارٹریوں کی تیاری میں استعمال کئے گئے ہیں لیکن شاید روسیاہ نے پاکیشیا کے ایٹمی پلانٹ کی تباہی

کے

کو اس قدر اہمیت دے رکھی ہے کہ اس نے اس جنگل میں ایکر بلاکس کا اڈہ تعمیر کیا ہے۔ بہرحال یہ دیوار ڈبلیو ڈبلیو سے نہیں ٹوٹ سکتی اور ڈبلیو ڈبلیو یہاں استعمال بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ دیوار تو نہ ٹوٹے گی البتہ اس پورے حصے کی زمین فضا میں اڑ جائے گی اور ان کے ذروں میں ہمارے جسموں کے ذرے بھی شامل ہوں گے۔" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ہم ایک لحاظ سے مکمل طور پر پھنس گئے ہیں۔" ——— جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب یہ ہماری اجتماعی قبر کہلائے گی۔ چلو علیحدہ علیحدہ عرسوں کا خرچ تو بچ جائے گا۔ ایک ہی خرچہ میں ہم سب کے عرس اطمینان سے پڑھے جائیں گے۔" ——— عمران نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات یکلخت غائب ہو گئے تھے۔

"تم مسکرا رہے ہو اور ہماری جان پر بنی ہوئی ہے۔" ——— جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس یہ دیوار کس قدر گہری ہو گی۔" ——— اچانک جوزف نے پوچھا۔

"یہ تو کھودنے پر ہی معلوم ہو سکتا ہے ——— کیوں۔" ——— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس بیگ میں سرنگ کھودنے والی مشین تو موجود ہے

اس سے کیوں نہ مدد لی جائے۔" ——— جوزف نے کہا۔

"نہیں ——— وہ یہاں کام نہیں دے سکتی۔ وہ صرف سیدھی سرنگ کھود سکتی ہے۔ اوپر یا نیچے کی طرف نہیں جا سکتی اگر ایسا ہو سکتا تو میں پہلے ہی یہ کام شروع کر دیتا۔" ——— عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو اب کچھ سوچو گے بھی یا یونہی کھڑے احمقوں کی طرح سر ہلاتے رہو گے۔" ——— جولیا نے بُری طرح جھلاتے ہوئے کہا۔

"احمقوں کا سر تو خالی ہوتا ہے اس لئے بے اختیار ہلتا رہتا ہے مگر عقلمندوں کے سر وزن کی وجہ سے نہیں ہل سکتے۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ وزن عقل کی بجائے بھوسے کا ہو۔ دیکھو تنویر کس طرح ساکت کھڑا ہے۔" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اس احمق ناداتشگو کے پیچھے اس طرح چل پڑے تھے جیسے یہ ناداتشگو نہ ہو کوئی دیوتا ہو۔ اب بھگتو۔" ——— تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ——— اگر ہم اسی طرح یہاں کھڑے ایک دوسرے سے لڑتے رہے تو پھر ہماری موت یقینی ہے۔ یہاں موجود آکسیجن جلد ختم ہو جائے گی اور میرا خیال ہے ہم اس وقت سطح زمین سے کم از کم سو فٹ نیچے ہوں گے۔ اس قدر گہرائی میں تو آکسیجن ویسے ہی کم ہوتی ہے اس لئے آپ کوئی

تجویز سوچیں جس سے اس عذاب سے رہائی مل سکے "۔۔۔۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ماسٹر اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک بات کروں "۔ اب تک خاموش کھڑے ہوئے جوانا نے کہا اور سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

" تم بھی بات کرلو بھائی تاکہ تمہیں بھی یہ حسرت نہ رہے "۔ عمران نے کہا۔

" ماسٹر یہاں کی زمین نرم ہے۔ پتھریلی نہیں ہے۔ اگر ہم دیوار کے ساتھ ساتھ اسے ہاتھوں سے ہی کھودنا شروع کردیں تو یقیناً اس جگہ پہنچ جائیں گے جہاں اس دیوار کا اختتام ہوگا۔ اس کے بعد اوڑے کے اندر جانا مشکل نہ ہوگا "۔۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

" اتنی گہری قبر کو مزید گہرا کرنا چاہتے ہو بھائی۔ اس طرح تو رہی سہی آکسیجن کا کوٹہ بھی جلد ہی ختم ہوجائے گا "۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس بار سب خاموش ہوگئے۔ عمران کی پیشانی پر بھی لکیریں ابھر آئیں۔ وہ ان سب سے زیادہ صورتحال کی نزاکت کو سمجھ رہا تھا۔ اس نے یہ ہلکی پھلکی باتیں بھی اس لیے کی تھیں کہ شاید اس طرح اس کا ذہن کوئی کام کی تجویز سوچ سکے لیکن وہ واقعی اس بری طرح پھنسے تھے کہ کوئی صورت بچ نکلنے کی سمجھ ہی نہ آرہی تھی۔ پھر جس طرح بجلی کا کوندا چمکتا ہے اسی طرح اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔

" جوزف اپنا بیگ دکھاؤ مجھے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر جوزف سے کہا۔

" اوہ کوئی ترکیب سمجھ میں آگئی ہے "۔۔۔۔۔۔ جولیا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسرت کے آثار ابھر آئے۔

" ایک ہی ترکیب سمجھ میں آئی ہے کہ مولوی کو یہاں بلا لیا جائے۔ گواہ تو دو سے زیادہ ہیں اور تنویر جیسا شہ بالا بھی موجود ہے "۔۔۔۔۔۔ عمران نے جوزف سے بیگ لیتے ہوئے کہا۔

" پھر وہی بکواس "۔۔۔۔۔۔ جولیا واقعی بری طرح جھلا گئی تھی۔ تنویر کا منہ بھی بگڑ گیا تھا لیکن باقی ساتھی صرف مسکرا دیئے۔

" سُن لیا تم نے تنویر ۔۔۔۔ شہ بالا بکواس ہوتا ہے اور بات بھی درست ہے۔ اصل چیز تو دولہا ہے۔ یہ شہ بالا تو صرف دُم چھلا ہوتا ہے جو دم کو بس سیدھا کئے رکھتا ہے ٹیڑھا نہیں ہونے دیتا "۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ میں سے ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ عمران کو ٹرانسمیٹر نکالتے دیکھ کر وہ سب چونک پڑے لیکن وہ بولے نہیں۔ البتہ ان کے چہروں پر حیرت کے آثار تھے کہ عمران یہاں سے کس کو کال کرنا چاہتا ہے۔

" ناواشنگو اب تم نے بالکل خاموش رہنا ہے "۔۔۔۔۔۔

عمران نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرتے ہوئے ناواشنگو سے مخاطب ہوکر کہا اور ناواشنگو نے اثبات میں سر ملا دیا۔ عمران کے ذہن میں وہ فریکوئنسی آگئی تھی جو فکسڈ ٹرانسمیٹر پر ایڈجسٹ تھی اور جس سے عمران نے کرشن بن کر راسکوف سے بات کی تھی۔ اس نے وہی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر کا بلب تیزی سے سپارک کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد بلب یکلخت مسلسل جلنے لگا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیر گئی۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ناواشنگو بول رہا ہوں اوور" ـــــ عمران کے منہ سے ناواشنگو کی آواز نکلی اور ناواشنگو اس طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یس راسکوف اٹنڈنگ ـــــ تم کہاں سے بول رہے ہو ناواشنگو ـــــ کیا تم عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ اس درخت والے راستے میں تو نہ گئے تھے اوور" ـــــ دوسری طرف سے راسکوف کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں تو کیا کوئی بھی اس راستے سے اندر نہ گیا تھا۔ اس عمران نے مجھے کہا تھا کہ میں بس راستہ کھول دوں اور پھر اس نے اپنے بیگ میں سے ایک عجیب سا ہتھیار نکالا اور اس راستے کے باہر اور اندر اس آلے کی مدد سے ایسے نشانات لگا دیئے جن سے ایسے لگتا تھا جیسے بہت سے لوگ اندر

گئے ہوں۔ ان کے قدموں کے ٹیڑھے میڑھے نشانات بن گئے تھے لیکن کوئی اندر نہ گیا تھا اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ پھر تم لوگ کہاں تھے اور مجھے کیوں کال کیا ہے تم نے۔ اوور" ـــــ راسکوف کے لہجے میں اس بار شدید ترین الجھن موجود تھی۔

"راسکوف ـــــ یہ اڈے کو تباہ کر کے اس کے اندر موجود ساری سفید فام عورتوں کو مارنا چاہتے تھے۔ میں نے انہیں بہت روکا لیکن یہ نہ مانے۔ تم جانتے ہو کہ میں بھلا سفید فام عورتوں کی موت کیسے برداشت کر سکتا تھا۔ لیکن وہ ایسا کر رہے تھے کیونکہ انہوں نے اڈے کے اندر جا کر کوئی مشین چھپا دی ہے۔ وہ اس کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ وہ اس مشین کو جب پھاڑیں گے تو پورا اڈہ تباہ ہو جائے گا۔ سفید فام عورتیں بھی مر جائیں گی" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اڈے کے اندر مشین ـــــ کیا مطلب ـــــ میں سمجھا نہیں وہ اڈے کے اندر کیسے جا سکتے ہیں، اوور" ـــــ راسکوف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ یہ وہی مشین ہے جو انہوں نے سفید اور چمکدار کاغذ میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ کی چھوٹی مشین ان کے پاس موجود ہے۔ وہ واپس ثریا قبائل میں پہنچ کر اس اڈے کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے

مجھے کہا میں ان کے لئے گھوڑوں کا بندوبست کروں کیونکہ ان کے بہت سے ساتھی سخت زخمی ہیں۔ میں ان سے وعدہ کر کے آ گیا مگر انہیں معلوم نہ ہو سکا۔ میں چپکے سے وہ اڈہ تباہ کرنے والی اور یہ باتیں کرنے والی دونوں مشینیں بھی ساتھ اٹھا لایا ہوں تاکہ وہ سفید فام عورتوں کو نہ مار سکیں۔ اگر آپ مجھ سے معاہدہ کریں کہ اڈے میں موجود تمام سفید فام عورتیں جاتے ہوئے میرے حوالے کر دیں گے تو میں وہ تباہ کرنے والی مشین آپ کے حوالے کر سکتا ہوں۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ یہ تو بہت برا ہوا۔ اوہ میں سمجھ گیا، جب میں اور پروفیسر اس درخت والے راستے میں میزائل فائر کرنے گئے ہوں گے اس وقت یہ شیطان اندر داخل ہو گئے ہوں گے۔ تم اڈے کی عورتیں کہہ رہے ہو میں تمہیں روسیاہ سے عورتوں کا پورا گروہ منگوا کر دوں گا۔ تم وہ مشین مجھ تک پہنچا دو۔ اوور" ـــــ راسکوف نے انتہائی ہراساں سے لہجے میں کہا اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس نے تو میزائل فائر ہونے کا آئیڈیا سامنے رکھتے ہوئے گول مول سی باتیں کی تھیں لیکن راسکوف خود ہی کھل گیا تھا۔

"میں تیار ہوں۔ وہ لوگ اب مجھے تلاش کر رہے ہوں گے اور ان لوگوں سے بچنے کے لئے میں ایک اور مقدس راستے میں داخل ہو کر چھپ گیا ہوں کیونکہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ وہ مجھے ہر صورت میں ڈھونڈھ نکالیں گے اور اگر اس بار انہوں نے مجھے ڈھونڈھ نکالا تو وہ مجھے مار ڈالیں گے۔ اوور" عمران نے بات کو ضرورت کے مطابق گھماتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ناواشنگو ـــ ویری گڈ" ـــــ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر ان شیطانوں نے اب تک ڈبلیو ڈبلیو کو فائر کیوں نہیں کیا۔ وہ یقیناً تمہیں پاگلوں کی طرح تلاش کر رہے ہوں گے لیکن تم ہو کہاں، تفصیل بتاؤ اوور" ـــــ راسکوف کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔ اور عمران اس کی یہ بات سن کر سمجھ گیا کہ وہ بس سیدھا سادھا آدمی ہے جو اتنی جلدی اس کے چکر میں آ گیا ہے۔

"میں اس درخت والے راستے سے بائیں طرف ایک اور مقدس راستے میں چھپا ہوا ہوں لیکن آگے تمہاری وہ سرخ رنگ کی دیوار ہے اور باہر وہ مجھے تلاش کر رہے ہیں۔ اگر میں باہر گیا تو وہ یقیناً مجھے مار بھی ڈالیں گے اور مجھ سے مشین بھی چھین لیں گے۔ اوور" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا ـــ میں سمجھ گیا کہ تم کہاں ہو۔ کیا تم اکیلے ہو اوور" ـــــ راسکوف نے کہا۔

"ظاہر ہے میں نے اکیلا ہی ہونا ہے۔ لیکن اب میں باہر کیسے جاؤں گا۔ وہ تو مجھے مار ڈالیں گے اوور" ـــــ عمران نے ناواشنگو کی آواز میں تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو ناواشنگو، ہم تمہاری حفاظت کریں گے۔

تم ایسا کرو کہ جہاں تم دلوار کے ساتھ موجود ہو وہاں اس کی جڑ میں ایک فٹ مٹی کھودو تمہیں ایک باریک سی تار نظر آئے گی۔ تم اس تار کو جھٹکے سے توڑ دو۔ اس طرح دلوار میں ایک راستہ بن جائے گا اور تم اس راستے پر چلتے ہوئے سیدھے میرے پاس پہنچ جاؤ گے۔ جلدی کرو کہیں وہ آ نہ جائیں اور سنو یہ ٹرانسمیٹر کھلا رکھنا تاکہ مجھے تمہاری آواز سنائی دیتی رہے اوور؛" ——— راسکوف نے کہا۔

" اچھا اوور ؛" ——— عمران نے کہا اور ساتھ ہی وہ مسکراتے ہوئے سر ہلانے لگا۔ اس نے جلدی سے بیگ کھولا اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک جدید ساخت کا کٹر نکال لیا۔ پھر اس نے صفدر کو اشارہ کیا کہ وہ مٹی کھودے۔ صفدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر مٹی کھودنی شروع کر دی۔

" کیا کر رہے ہو ناواشنگو ——— کیا مٹی کھود رہے ہو۔ اوور" راسکوف نے بے چینی سے پوچھا۔

" ہاں میں مٹی کھود رہا ہوں۔ اوور " ——— عمران نے ٹرانسمیٹر سے ذرا پیچھے ہٹ کر کہا جیسے فاصلے سے بول رہا ہو۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا وہ بٹن پریس کر دیا تھا جس کے بعد بات کرنے کے لئے بار بار بٹن آف آن نہ کرنا پڑتا تھا۔ فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر میں یہ سہولت موجود ہوتی تھی۔ اس لئے شاید راسکوف نے اسے ٹرانسمیٹر کھلا رکھنے کے لئے کہا تھا لیکن اس جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر میں بھی یہ سہولت موجود تھی۔

اسی لمحے صفدر نے مٹی ہٹائی تو سرخ رنگ کی ایک پتلی سی تار باہر نکل آئی۔

" یہ سرخ رنگ کی تار مٹی سے نکلی ہے ——— یہی تار ہے دلوار میں راستہ بنانے کی " ——— عمران نے کہا۔

ہاں ہاں بالکل یہی تار ہے۔ اسے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ایک زور دار جھٹکا دو یہ ٹوٹ جائے گی اور راستہ بن جائے گا اوور " ——— راسکوف نے تیز لہجے میں کہا اور عمران نے صفدر کو ایک طرف ہٹنے کے لئے کہا اور خود کٹر ہاتھ میں پکڑے وہ دلوار کی جڑ میں پہنچ گیا۔ اس نے تار کو غور سے دیکھا اور اس کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے بڑی احتیاط سے کٹر کے منہ کو اس تار میں پھنسا دیا۔

" میں تار توڑ رہا ہوں۔ میں نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا ہے۔ اوور " ——— عمران نے کہا۔

" زور سے جھٹکا دو شاباش اوور " ——— راسکوف کی تیز آواز ابھری اور عمران نے کٹر کو دبایا۔ تار کٹ گئی اور اس کے دونوں سروں سے نیلے رنگ کا تیز شعلہ نکلا اور بجھ گیا۔ عمران نے یکلخت ناواشنگو کے لہجے میں ایک زور دار چیخ ماری اور پھر وہ پشت کے بل دھم سے زمین پر گرا۔ اس کے منہ سے دو تین بار کراہیں سی نکلیں اور پھر وہ کپڑے جھاڑتا اور مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

" ناواشنگو ——— ناواشنگو۔ کیا ہوا تمہیں۔ تم کیوں چیخے

ہو اوور "۔۔۔۔۔ راسکوف کی تیز آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی لیکن عمران نے نہ صرف خود کوئی جواب دیا بلکہ اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر ناواشنگو اور دوسرے ساتھیوں کو بھی خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا۔

راسکوف کافی دیر تک چیخ چیخ کر ناواشنگو کو پکارتا رہا لیکن جب اس طرف سے اسے کوئی جواب نہ ملا تو اچانک ٹرانسمیٹر آف ہو گیا اور عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

"لو بھئی ناواشنگو کی موت نے ہماری زندگی کا راستہ کھول دیا"۔۔۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیا مطلب"۔۔۔۔۔ سب نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"راسکوف ناواشنگو کو احمق بنا کر اس سے صرف ریموٹ کنٹرولر حاصل کرنا چاہتا تھا اور ساتھ ہی وہ اسے ختم بھی کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے یہ پلاننگ کی۔ میں اس تار کو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ نائٹرو نائٹم وائر ہے۔ ایسی تاریں حفاظت کے لئے لگائی جاتی ہیں۔ انہیں اگر ہاتھوں سے توڑا جائے یا عام کٹر سے کاٹا جائے تو اس میں سے ایسی ریز نکلتی ہیں کہ اسے توڑنے یا کاٹنے والے کا خون ایک لمحے میں جل جاتا ہے اور وہ آدمی فوری طور پر مر جاتا ہے۔ لیکن یہ گلاکوس کٹر ہے جس میں ایسی خوفناک ریز کے خلاف حفاظتی انتظامات موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے میرا خون تار کٹنے کے باوجود نہ صرف

چل رہا ہے بلکہ چھلانگیں مار رہا ہے۔ اب اس دیوار میں سے کوئی راستہ کھلے گا اور راسکوف ناواشنگو کی لاش سے ریموٹ کنٹرولر لینے آئے گا۔ اس لئے سب لوگ ہوشیار رہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ان سب کے چہروں پر حقیقی مسرت کی جگمگاہٹ ابھر آئی۔

"آقا عمران ۔۔۔۔۔ آپ واقعی آقا بننے کے لائق ہیں"۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے اس بار بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک دیوار کے درمیانی حصے میں سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور وہ سب تیزی سے دیوار کی سائیڈ میں ہو کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد واقعی دیوار میں سے ایک خلاء سا پیدا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک روسیاہی اچھل کر اندر داخل ہو گیا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل سامنے زمین پر گرا۔ عمران نے اس کی گردن کے عقبی حصے پر زوردار ہاتھ مارا تھا۔ نیچے گر کر اس نے پلٹ کر اٹھنے کی ابھی کوشش ہی کی تھی کہ عمران نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے لات اس کی کنپٹی پر ماری اور راسکوف چیختا ہوا الٹ کر چت ہوا اور پھر اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔

"چلو اٹھاؤ اسے کیپٹن شکیل"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے جھک کر بیہوش پڑے ہوئے راسکوف کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا اور وہ سب عمران کی رہنمائی

میں اس دلوار میں پیدا ہونے والے خلا سے گزر کر دوسری طرف پہنچ گئے۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے اختتام پر وہ ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے کا دوسرا دروازہ ایک اور راہداری میں کھلتا تھا اور وہ اس کمرے سے ہو کر اس راہداری میں پہنچ گئے لیکن اس راہداری کے اختتام پر ٹھوس دلوار تھی۔ اس طرح راہداری ختم ہو گئی تھی۔ اب وہ کسی اور طرف نہ جا سکتے تھے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ اب یہی سب کچھ بتائے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے مڑ کر کہا اور کیپٹن شکیل نے راسکوف کو فرش پر لٹا دیا اور پھر جھک کر اس نے اس کا منہ اور ناک ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی راسکوف کے جسم میں ہلکی سی حرکت پیدا ہوئی اور کیپٹن شکیل پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر اپنا بوٹ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد راسکوف کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے بے اختیار اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے پیر کو ذرا سا گھما دیا اور راسکوف کا نہ صرف جسم ساکت ہو گیا بلکہ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں بھی نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے لگ گیا۔

"خبردار۔۔۔ ایک لمحے میں مار ڈالوں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور پھر اس نے پیر کو واپس گھما دیا۔

"تت۔۔۔ تت تم زندہ ہو۔ اوہ دھوکہ کیا اس ناواشنگو

نے دھوکہ کیا ہے"۔۔۔۔۔ راسکوف نے ذرا سی حالت بہتر ہوتے ہی چیخ کر کہا۔

"دھوکہ اس نے نہیں کیا تم نے کیا ہے راسکوف۔ تم اسے مار کر اس سے ریموٹ کنٹرولر حاصل کرنا چاہتے تھے۔ بہرحال اب تم اگر ہمیں اڈے سے باہر نکلنے کا ایسا راستہ بتا دو جس سے گزرتے ہوئے ہمیں اڈے میں موجود کوئی شخص نہ دیکھ سکے تو ہم تمہیں زندہ چھوڑ دیں گے"۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بتاتا ہوں۔ میرے ساتھ چلو"۔۔۔۔۔ راسکوف نے جلدی سے کہا۔

"تم مجھے چکر دینے کی کوشش نہ کرو۔۔۔ جلدی بتاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے پیر کو ذرا سا گھما دیا۔

"بب۔۔۔ بب بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ اوہ اس قدر عذاب"۔۔۔۔۔ راسکوف نے پھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ ایک بار پھر مسخ ہونے لگ گیا تھا۔

"بتاؤ ورنہ اس بار"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پیر کو ذرا سا پیچھے کیا تو راسکوف کسی ٹیپ کی طرح بولنے لگا۔ عمران چونکہ مارٹینا سے اڈے کے اندرونی حصوں کے بارے میں معلومات حاصل کر چکا تھا اس لئے وہ کسی حد تک تو اس کی ساخت سے واقف تھا لیکن مارٹینا اس کے میکنزم کو

نہ جانتی تھی اور راسکوف انچارج تھا۔ اس لئے عمران کو تفصیلات اس سے پوچھنا پڑیں۔ اس نے مختلف سوال کئے اور جب اسے تسلی ہوگئی کہ اب وہ کسی کے علم میں آئے بغیر یہاں سے نکل جائیں گے تو عمران نے پیر کو تیزی سے گھما دیا۔ راسکوف کے حلق سے خرخراہٹ نکلنے کے ساتھ ساتھ اس کے ناک اور منہ سے خون کسی فوارے کی طرح اُبلنے لگا۔ اس کا پورا جسم ذبح ہوئی مرغی کی طرح چند لمحوں کے لئے پھڑکا اور پھر وہ ساکت ہوگیا۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

" آؤ میرے ساتھ ___ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اس اڈے کے اندر بھی ایسے انتظامات ہیں کہ وہ ہمیں ایک بار پھر کسی موت کے پنجرے میں بے بس کر سکتے ہیں " ___ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے گزر کر وہ دوسری راہداری میں پہنچے تھے۔ یہ کمرہ لفٹ کے طور پر کام کرتا تھا۔

" تم اسے تباہ کرنے کی بجائے یہاں سے نکلنا چاہتے ہو۔ کیا مطلب " ___ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" اس کے اندر ابھی پروفیسر برسکی بھی موجود ہے۔ اور دوسرے کافی لوگ بھی ہیں اور تم سب زخمی ہو۔ اس لئے اگر ہم نے لڑنا شروع کیا تو یہ اڈہ ہماری قبر بن سکتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہوگا کہ وہ کچی قبر تھی یہ پختہ قبر بن جائے گی۔ میں اسے ڈبلیو ڈبلیو سے تباہ کروں گا " ___ عمران نے

جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔ کمرہ نما لفٹ نے انہیں اوپر ایک راہداری میں پہنچایا جہاں سے وہ راسکوف کے دفتر تک پہنچ گئے۔ دفتر کے اندر سپیشل وے کھولنے والی مشین موجود تھی۔ عمران نے جیب سے کاغذ میں لپٹا ہوا ڈبلیو ڈبلیو نکالا۔ اس نے اسے ایک بار پھر کاغذ میں لپیٹ کر رکھ لیا تھا تاکہ اسے اندر سے مشین کے ذریعے چیک نہ کیا جا سکے۔ اس نے کاغذ کھولا اور ڈبلیو ڈبلیو کو ایک الماری کے نچلے خانے میں اس طرح چھپا کر رکھ دیا کہ خاص طور پر دیکھنے پر وہ نظر آسکتا تھا۔

" آقا عمران اڈے میں بہت سی سفید عورتیں بھی ہیں " ناداشنگو نے قدرے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

" کیا تم ان سفید فام عورتوں کے ساتھ مرنا چاہتے ہو " عمران نے اس طرح غراتے ہوئے جواب دیا کہ ناداشنگو بے اختیار سہم کر خاموش ہوگیا۔

سپیشل وے کھول کر عمران اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے اڈے سے باہر نکل آنے میں کامیاب ہوگئے۔ اور وہاں پہنچ کر عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

" جلدی کرو ___ اب ہمیں جلد از جلد یہاں سے دور ہٹنا ہوگا " ___ عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے پوائنٹ ٹو کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے چہروں پر اطمینان بھرے تاثرات موجود تھے۔ ڈبلیو ڈبلیو اس اڈے کے اندر پہنچ

چکا تھا اور اس بار وہ کرومیم کی تہہ والے کاغذ میں نہ لپٹا ہوا تھا۔

پوائنٹ ٹو تک پہنچنے میں انہیں آدھا گھنٹہ لگ گیا۔ وہ اب پوائنٹ ٹو کے اس دھانے پر پہنچ گئے جس کے بعد ڈھلوان سے وہ اندر جا سکتے تھے۔

"ٹھیک ہے اب اس خوفناک اڈے کو تباہ ہو جانا چاہیے۔ اس پروفیسر برسکی اور اس کے ساتھیوں سمیت"۔۔۔ عمران نے جیب سے ریموٹ کنٹرولر نکالا اور اس پر لپٹا ہوا کاغذ علیحدہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ناواشنگو اس کے قریب کھڑا تھا۔ عمران نے جیسے ہی کاغذ ہٹایا ناواشنگو کسی عقاب کی طرح جھپٹا اور عمران کے ہاتھ سے ریموٹ کنٹرولر چھین کر وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا پوائنٹ ٹو کے دھانے میں غائب ہو گیا۔ ناواشنگو کی یہ حرکت اس قدر اچانک اور خلاف توقع تھی کہ عمران جیسا شخص بھی حیرت سے بت بنا کھڑا رہ گیا اور پھر ایک لمحے بعد جیسے ہی اس کا ذہن اس جھٹکے سے سنبھلا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے دھانے کی طرف دوڑ پڑا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اس طرف دوڑے لیکن پھر انہیں بے اختیار رکنا پڑا کیونکہ دھانہ بند ہو چکا تھا۔ اب وہاں ٹھوس زمین تھی جہاں ایک لمحہ پہلے دھانہ موجود تھا۔

"اس آدمی کی بھی مجھے سمجھ نہیں آسکی۔ سنجانے اچانک اس کے دماغ میں کونسا کیڑا رینگتا ہے"۔۔۔ عمران نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بھاگ کر جوزف کے ہاتھ میں پکڑا ہوا بیگ جھپٹا اور اسے کھول کر اس کے اندر ہاتھ مارنے لگا۔ سب ساتھیوں کے چہرے ناواشنگو کے اس حیرت انگیز اقدام سے حیرت سے بگڑے ہوئے تھے۔ لیکن وہ خاموش تھے کیونکہ ناواشنگو کی اس حرکت نے واقعی انہیں بے بس کر کے رکھ دیا تھا۔ ناواشنگو تو سرنگ کے راستے موت کے جنگل کو کراس کر کے شریا قبائل تک آسانی سے پہنچ سکتا تھا لیکن وہ اب ایسا نہ کر سکتے تھے۔ انہیں لازماً موت کا جنگل کراس کرنا پڑتا اور اس جنگل میں نصب آٹومیٹک مشینری انہیں لازماً جلا کر رکھ دیتی۔ اڈے کو بھی ریموٹ کنٹرولر کے بغیر تباہ نہ کیا جا سکتا تھا۔ وہ واقعی عجیب بے بسی سی محسوس کر رہے تھے۔ عمران نے بیگ کے اندر سے ایک چپٹا سا آلہ نکالا۔ اس کا ریپر پھاڑ کر ایک طرف پھینکا اور پھر اس آلے کو لے کر وہ تیزی سے اس جگہ آیا جہاں دھانہ تھا۔ اس جگہ کو کراس کرتا ہوا وہ ذرا آگے کی طرف دوڑا اور پھر شمال کی طرف مڑ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ صفدر سمجھ گیا کہ عمران اس جگہ پر بھاگ رہا ہے جہاں نیچے سرنگ ہے۔ لیکن عمران کے اس طرح بھاگنے کی وجہ انہیں سمجھ میں نہ آئی تھی البتہ آلے کو دیکھ کر انہوں نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ یہ کسی قسم کا بم ہے اور عمران یہ بم مار کر اس سرنگ کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ کافی دور آگے جا کر عمران یکلخت زمین

پر گرا اور اس نے کان زمین سے لگا دیا۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا آلہ زمین پر رکھ کر اس کے اوپر موجود ایک بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے بعد اس نے دوسرا بٹن دبا دیا اور پھر سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بار پھر زمین پر لیٹا اور اس نے کان زمین پر لگا دیا۔ اس کے بعد وہ آہستہ سے اٹھا اور اس نے جھک کر آلے کے دونوں بٹن آف کئے اور آلے کو اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"ادھر آ جاؤ" ـــــ عمران نے زور سے انہیں پکارا اور وہ سب عمران کا اشارہ ملتے ہی کٹھ پتلیوں کی طرح حرکت میں آ گئے۔

"میں نے سرنگ کے اندر بیہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی ہے۔ ناواشنگو گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا تھا۔ میں نے گھوڑے کی ٹاپیں سن لی تھیں۔ وہ یہاں سے ذرا سا پیچھے تھا اور اب گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز بھی بند ہو گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ناواشنگو اور گھوڑا دونوں بیہوش ہو چکے ہیں"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کے پہنچنے کے بعد کہا۔

"لیکن اب اس سرنگ کے اندر کیسے جائیں گے" ـــــ جولیا نے کہا۔

"ایک ہی صورت ہے کہ جس قدر بم ہمارے پاس موجود ہیں سب اس سرنگ کے اوپر فائر کر دو۔ گو سرنگ کافی گہرائی میں ہے لیکن پھر بھی راستہ بن ہی جائے گا۔ مسئلہ تھا اس

ناواشنگو کو فوری طور پر روکنے کا وہ حل ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ پھر انہوں نے نہ صرف بیگوں میں موجود تمام بم باہر نکال لئے بلکہ اپنی جیبوں میں موجود بم بھی باہر نکال لئے۔

"میرا خیال ہے انہیں ایک جگہ اکٹھا رکھ کر ان پر فائرنگ کی جائے تو اس طرح زیادہ طاقتور بلاسٹ ہو گا" ـــــ تنویر نے کہا۔

"بالکل درست ہے بلکہ تھوڑی سی مٹی کھود کر ان کا ڈھیر قدرے گہرائی میں کرو تاکہ اندر کی طرف بلاسٹ ہو" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر جہاں عمران نے آلہ لگایا تھا اس سے کافی آگے کر کے عمران کے کہنے پر انہوں نے ہاتھوں سے ایک گڑھا کھودا اور پھر سارے بم اس کے اندر ڈھیر کر کے وہ سب پیچھے ہٹنے لگے۔ کچھ دور جا کر عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس کا رخ اس ڈھیر کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ مشین پسٹل کی فائرنگ کے فوراً بعد ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس جگہ سے جہاں بموں کا یہ ڈھیر موجود تھا مٹی کا ایک فوارہ سا باہر کو ابلا بالکل ایسے جیسے آتش فشاں پھٹنے سے لاوا آسمان کی طرف لپکتا ہے۔ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ کچھ دیر کے لئے تو انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہوں۔ زمین بھی بری طرح نہ صرف لرزی بلکہ دور دور تک اس

میں گہری دراڑیں سی پڑ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد جب مٹی بیٹھ گئی تو وہ سب اس طرف کو لپکے۔ دوسرے لمحے وہ سب خوشی سے اچھل پڑے کیونکہ نیچے گہرائی میں سرنگ کا تھوڑا سا کھلا ہوا حصہ صاف نظر آ رہا تھا۔ باقی حصہ مٹی سے پُر ہو چکا تھا۔

"ابھی کچھ دیر رک جاؤ ۔۔۔ سرنگ کے اندر تیز گیس پھیلی ہوئی ہے۔ وہ نکل جائے" ۔۔۔ عمران نے انہیں پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا اور پھر چند منٹوں تک وہ گیس نکلنے کا انتظار کرتے رہے۔ اس کے بعد عمران سب سے پہلے آگے بڑھا اور گڑھے میں اتر کر جہاں تک وہ نیچے جا سکتا تھا جانے کے بعد اس نے چھلانگ لگائی اور سرنگ کے اندر پہنچ گیا۔ گیس نکل چکی تھی اور سامنے سرنگ کے اندر گھوڑا گرا پڑا تھا جب کہ ناداشنگو کا جسم سرنگ کی دیوار کے ساتھ گھوڑے کے نیچے دبا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے گھوڑے کی ٹانگیں پکڑ کر اسے پوری قوت سے دوسری سمت کیا تو ناداشنگو کا جسم گھوڑے کے بوجھ سے آزاد ہو گیا۔ عمران نے سب سے پہلے اس کی جیب میں موجود ریموٹ کنٹرولر نکال کر اسے چیک کیا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں ریموٹ کنٹرولر ٹوٹ پھوٹ نہ گیا ہو لیکن ریموٹ کنٹرولر درست حالت میں تھا۔ اور اسے درست حالت میں دیکھ کر عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ اس دوران اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے سرنگ میں پہنچ چکے تھے۔

"تم لوگ اس مٹی کو ہٹا کر سرنگ کا راستہ صاف کر دو میں ذرا اس ناداشنگو سے دو باتیں کر لوں" ۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم اسے گولی مارو ۔۔۔ وہ اڈہ تباہ کر دو پہلے" ۔۔۔ جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے اسے گولی مارنے کے بعد ہم تریا قبائل کو بھی اپنا دشمن بنا لیں اور پھر یہاں سے پیدل مہذب دنیا تک جائیں۔ اس کی مدد کے بغیر ہم اس علاقے سے باہر نہیں جا سکتے، مس جولیانا فٹز واٹر" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے جھک کر ناداشنگو کی ناک اور منہ دونوں کو اپنے ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی ناداشنگو کے جسم میں حرکت پیدا ہونے لگ گئی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے ریموٹ کنٹرولر پہلے ہی جیب میں رکھ لیا تھا۔ اب اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

ناداشنگو ہوش میں آتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت سے ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

"تو تم نے آخری لمحے میں ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کی ناداشنگو" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"نن نن نہیں آقا عمران ۔۔۔ تم ان ساری سفید عورتوں کو بھی مارنا چاہتے تھے اس لئے میں نے یہ تم سے چھین لیا تھا۔ انہیں مت مارو، انہیں باہر نکال لو۔ میں تمہاری منت

کرتا ہوں "۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے عمران کے پیر پکڑ لئے۔

" اس کا مطلب ہے تمہیں دنیا میں صرف سفید فام عورتوں سے دلچسپی ہے اور یقیناً تم اس لئے ہمارے ساتھ رہے تھے کہ ہم اڈے سے ساری سفید فام عورتوں کو نکال کر تمہارے حوالے کر دیں گے "۔۔۔۔۔ عمران نے اسے زور سے لات مارتے ہوئے کہا۔ اور ناواشنگو چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پیچھے فرش پر جا گرا۔

" بولو ۔۔۔ جواب دو ۔۔۔ اور سنو میں صرف سچ سننا پسند کروں گا "۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ناواشنگو یکلخت ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

" سچ سننا چاہتے ہو تو سن لو ۔۔۔ میں نے واقعی اس لئے تمہارا ساتھ دیا تھا۔ مجھے نہ تم سے کوئی دلچسپی ہے نہ اڈے سے اور سن لو تم چاہے جس قدر بھی بڑے جادوگر ہو لیکن تم کسی طور بھی میری مدد کے بغیر اس علاقے سے باہر نہیں جا سکتے۔ اس لئے بہتر یہی ہے تم ساری سفید فام عورتوں کو اڈے سے نکال کر میرے حوالے کر دو اور اپنی اس ساتھی عورت کو بھی جاتے ہوئے مجھے دے جاؤ ورنہ ..... "۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے چیختے ہوئے کہا۔

" ورنہ کیا ..... "۔۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" ورنہ تم میں سے کوئی بھی زندہ نہ بچ کر جا سکے گا۔ تم

زیادہ سے زیادہ مجھے مار لو گے لیکن میرے مرتے ہی ثریا قبیلے کے مقدس پگوڈا کی گھنٹیاں بج اٹھیں گی اور سارے قبائل کو پتہ لگ جائے گا کہ مجھے مار دیا گیا ہے اور پھر ماڑینا بتا دے گی کہ مجھے کس نے مارا ہے اور پھر ثریا قبائل تمہیں زندہ نہ چھوڑیں گے۔ میں ناواشنگو ہوں اور ناواشنگو کی موت کا انتقام لئے بغیر وہ چین سے نہ بیٹھیں گے "۔۔۔۔۔ ناواشنگو نے ہذیانی انداز میں کہا۔

" کیوں جولیا ۔۔۔ کیا تم اس کے ساتھ رہنے پر تیار ہو "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جولیا سے کہا۔

" میں اس کے منہ پر تھوکتی بھی نہیں۔ ادھر دکھاؤ مجھے مشین پسٹل میں اسے بتاتی ہوں کہ سفید فام عورتیں اس کا کیا حشر کر سکتی ہیں "۔۔۔۔۔ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بالکل اسی انداز میں عمران کے ہاتھ پر جھپٹا مارا جس طرح ناواشنگو نے عمران کے ہاتھ سے ریموٹ کنٹرول چھینا تھا اور دوسرے لمحے سرنگ مشین پسٹل کی فائرنگ اور ناواشنگو کی چیخوں سے گونجنے لگی۔ جولیا پاگلوں کے سے انداز میں اس پر فائر کئے جا رہی تھی۔

" ارے ارے بس اتنا غصہ اچھا نہیں ہوتا۔ وہ تو کب کا مر چکا ہے "۔۔۔۔۔ عمران نے جولیا کا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکے سے اس سے مشین پسٹل چھینتے ہوئے کہا اور جولیا اس طرح سانس لینے لگی جیسے ہانپ رہی ہو۔ ناواشنگو کے جسم

کو اس نے واقعی چھلنی کر کے رکھ دیا تھا۔

"مس جولیا اس قدر جذباتی ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے تھے۔ ناواشنگو کے بغیر مشربا قبائل کو سنبھالا نہ جاسکے گا۔ یہ خود اسے ہینڈل کر لیتے"۔ صفدر نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ انتہائی کمینے ذہن کا آدمی تھا۔ میں اسے مزید برداشت نہ کر سکتی تھی"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گھبراؤ مت صفدر تنویر کا قد و قامت بالکل اس جیسا ہے۔ میں اسے ناواشنگو بنا دوں گا۔ پھر تو شاید جولیا کو بھی اعتراض نہ ہوگا"۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور جولیا بھی بے اختیار مسکرا دی۔

"لیکن مجھے تو ان کی زبان نہیں آتی"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے جولیا کو مسکراتے دیکھ کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے زبان نہ آنے کی وجہ سے سخت مایوسی سی ہو رہی ہو۔

"تو کیا ہوا۔۔۔۔۔۔ آخر گونگا ناواشنگو بھی تو ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم بکواس کرنے کی بجائے مشن مکمل کرو جو ہوگا بعد میں دیکھا جائے گا۔ ارے ہاں تو تم کہہ رہے تھے کہ وہ دیواریں ایٹم بم بھی نہیں توڑ سکتا۔ پھر یہ خالی ڈبلیو ڈبلیو کیسے اڈہ تباہ کر دے گا"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"تم اڈے میں موجود انتہائی خوفناک میزائلوں کو بھول گئی ہو۔ ڈبلیو ڈبلیو اور میزائل جب اکٹھے پھٹیں گے تو ان کی طاقت ہائیڈروجن بم سے بھی بڑھ جائے گی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جیب

سے ریموٹ کنٹرولر نکالتے ہوئے جواب دیا۔

"تم فائر کرو"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ریموٹ کنٹرول کا فائر بٹن پریس کر دیا۔ اس بار بٹن کے اوپر موجود بلب ایک جھماکے سے جلا اور پھر وہ بھی بجھ گیا اور پہلے والا بلب بھی۔ اس کے ساتھ ہی اس قدر خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا کہ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے سروں پر ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ زمین اس طرح زوردار جھٹکے لے کر ہلی کہ وہ سب بے اختیار سرنگ کی عقبی دیوار سے ٹکرا کر نیچے جا گرے۔ ان کے حواس منجمد سے ہو کر رہ گئے تھے۔ دھماکے مسلسل ہو رہے تھے اور زمین ہر دھماکے کے ساتھ بری طرح جھٹکے لے رہی تھی۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ساری سرنگ ان جھٹکوں سے تباہ ہو کر بیٹھ جائے گی اور وہ اس میں دب کر زندہ دفن ہو جائیں گے لیکن پھر آہستہ آہستہ دھماکوں کی شدت میں کمی آنے لگی۔ اور زمین کو لگنے والے جھٹکے بھی بند ہو گئے۔ کافی دیر بعد جب شدت ختم ہوئی تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ انتہائی مضبوط سرنگ چونکہ کافی گہرائی میں تھی اور پھر اصل اڈے سے فاصلہ بھی کافی تھا اس لئے سرنگ تباہ ہونے سے بچ گئی تھی۔ ان کے چہروں پر فاتحانہ تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہے تھے جیسے میلوں دوڑ کر آئے ہوں۔ وہ آخر کار روسیاہ اور کافرستان کی پاکیشیا کے خلاف ہولناک سازش کا خاتمہ کرنے میں کامیاب

ہو ہی گئے تھے۔

"اب یہاں سے نکلنے کی کرو کیونکہ میزائلوں کے پھٹنے سے پیدا ہونے والی آگ نجانے کہاں کہاں تک پھیل جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اسی طرف بڑھنے لگا جدھر جوزف اور جوانا نے مل کر سرنگ کی مٹی صاف کر دی تھی۔

"اگر وہ گھوڑے مل جاتے تو"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ وہ گیس کی وجہ سے بیہوش پڑے ہوں گے اور مجھے گھوڑوں کو ہوش میں لانے کا ابھی طریقہ نہیں آتا۔ تنویر جانتا ہو تو میں کہہ نہیں سکتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سرنگ قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شد

لیڈیز آن لائن

[illegible]

[illegible]